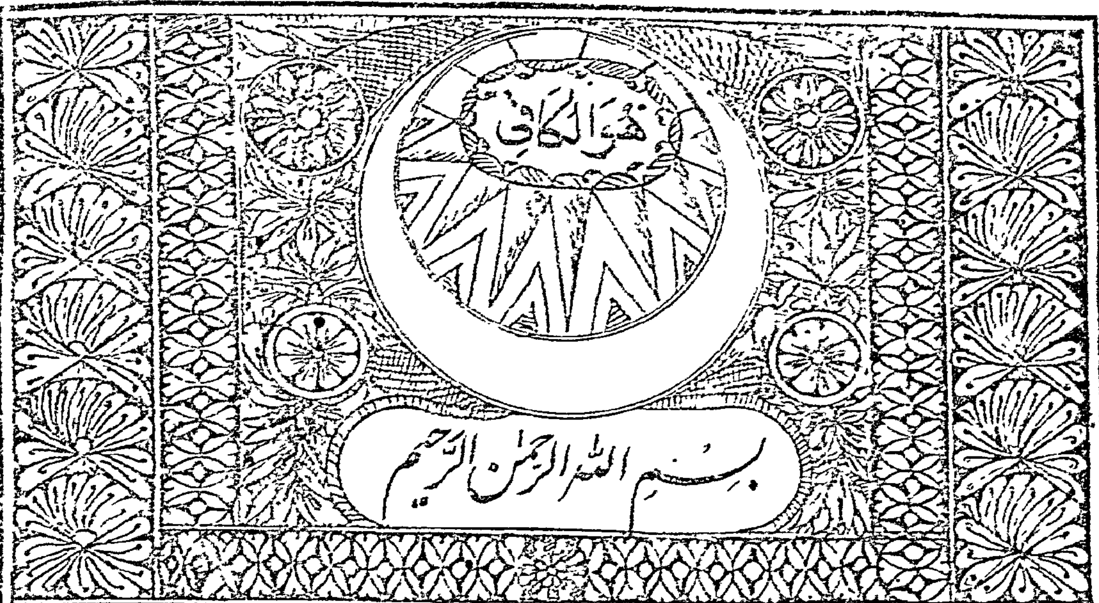
ما شاء الله لا قوة الا بالله

شفاء العلیل



قول الجمیل

در مطبع حیدری واقع ممبئی طبع گردید



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَوْلِيَآءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِيْنَ۔ امابعد عاجز بندہ گناہون سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ (مترجم) خدمات اہل دین مین عرض کرتا ہے کہ بعض مخلص احباب نے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب قول الجمیل فی بیان سواء السبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو مین کرے تا زمانہ آخیر مین روز بروز جہل کی ترقی ہے اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہوکر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلقاً بیعت کی انکار کرین نہ ہر نااہل سے بیعت کرلین ہرچند مترجم بسبب کور باطنی کے اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنیکی کہ ذاکرین حق اور اولیاء طریقت کی اشغال مین سے ہے لیاقت نہین رکہتا لیکن بمضمون اس حدیث صحیح کے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہے کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے پہرتے ہین پہر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو اونکو اپنے پرون سے اول آسمان تک چہا لیتے ہین پہر جب حقتعالی فرشتون کو شاہد کرکے فرماتا ہے کہ مین نے اونکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہے کہ اون مین تو فلانا بندہ گنہگار بہی ہے جو اونکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تہا سو وہان بیٹہ گیا تو حقتعالی فرماتا ہے کہ ہمنے اونکو بہی

بخشا وہ ایسے لوگ ہین جنکے پاس کا بیٹھہ جانیوالا شقی یعنے بے نصیب نہین رہتا ترجمہ اس کتاب کو
وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیون نہو کہ حدیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہے
انشاء اللہ تعالی - **نظم** - سیہ دل تبہ کار گو مین ہون لیکن + فدائے ہون اللہ کی عاشقون کا
یہہ امید رکہتا ہون لطف ازل سے + کہ اس دل مین پرتو پڑے صادقون کا + اور کیا عجب ہے
رحمت بعلت سبب انگیز سے کہ کوئی بندۂ خدا اہل دل اس ترجمہ کو دیکھہ کر خوش ہو جاوے
اور مترجم کی افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعاے مغفرت
کرے - **مصرع** - وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاْسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل
ہے **فصل** پہلی اور دوسری اقسام بیعت اور اوسکے احکام اور شرایط مین
فصل تیسری سالکین کی تربیت کی ترتیب مین **فصل** چوتھی مشایخ قادریہ کے اشغال مین
فصل پانچوین مشایخ چشتیہ کے اشغال مین **فصل** چھٹی مشایخ نقشبندیہ کے اشغال مین
فصل ساتوین بال کار اشغال یعنے تحصیل نسبت مین **فصل** آٹھوین عزائم اور اعمال مین
فصل نوین عالم ربانی کی شرایط اور چند نصایح مین **فصل** دسوین وعظ گوئی اور وعظ کی
شرایط اور آداب وغیرہ مین **فصل** گیارہوین سلاسل طریقت کے اسناد مین اب معلوم
کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب مین محاورہ مقدم رکہا گو اصل کی تراجم الفاظ مین تقدیم اور تاخیر واقع
ہوا اسواسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولیت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ مین حاصل نہین اور جو حواشی
مصنف قدس سرہ اور اونکی خلف الرشید علامۂ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبد العزیز رح کی اس
کتاب پر صحیح پایا مزید توضیح اور تکثیر فوائد کیواسطے اونکا ترجمہ بھی ذیل فوائد مین مندرج کردیا
جہان کہین مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبد العزیز مراد ہونگے اور اسکا نام - شفاء
العلیل ترجمہ **قول الجمیل** رکہا حقتعالی اس ترجمہ کو اپنی مزید کرم سے مقبول
فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور سایر اہل دین کو اس کتاب کی برکات سے فائدہ مند کرے آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ قُلُوْبَ بَنِيْ اٰدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِفَيَضَانِ الْاَنْوَارِ مُتَهَيِّئَةً لِاِبْدَاعِ
الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ سب تعریف اللہ کو جسنے بنی آدم کے دلون کے واسطے فیضان انوار کے

مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لایق ٹہرایا - وَبَعَثَ الْاَنْبِيَاءَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارَ دَاعِيْنَ وَهَادِيْنَ اِلٰى طُرُقِ اِكْتِسَابِهِمَا بِالطَّاعَاتِ وَالْاَذْكَارِ اور بہیجا انبیاء برگزیدہ اخیار کو داعی اور ہادی بناکر معارف اور اسرار الٰہی کی تحصیل کی راہین بتاوین عبادت اور اذکار سے ثُمَّ جَعَلَ لَهُمْ وَرَثَةً يَقُوْمُوْنَ بِعِلْمِهِمْ وَرُشْدِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ الْاَبْرَارِ پہر حقتعالی انبیاء کے وارث ٹہرائے منجملہ علماء راسخین ابرار جو اونکے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیاء کے قرناً بعد قرن قایم رکہین وَلَا تَزَالُ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ بِالْاَشْرَارِ اور ہمیشہ تا قیامت اونمین سے چند لوگ حق پر قایم رہینگے اونکو ضرر نہ پہنچا سکین جو شریر اونکے معاند اور منکر ہونگے وَجَعَلَهُمْ سُرُجًا يَهْتَدِي النَّاسُ بِهَا فِيْ ظُلُمَاتِ الطَّبِيْعَةِ اِلٰى قُرْبِ الْجَبَّارِ اور حقتعالی نے وارثین انبیاء کو چراغ ہدایت بنایا جنسے طبیعت اور بشریت کی تاریکیون مین لوگ راہ پاتے ہین خدا کی قرب کی طرف فَمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ فَقَدْ رَشَدَ وَلَهُ النَّعِيْمُ الْمُقِيْمُ وَالْجَنَّاتُ وَالْاَنْهَارُ سو جسکا کہ دل بیدار ہے یا اوسنے کلام حق کو سنا دہیان کرکے سو وہ توراہ پاگیا اور اوسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہین وَمَنْ اَعْرَضَ وَتَوَلّٰى فَقَدْ غَوٰى وَهَوٰى وَلَهُ الْجَحِيْمُ وَالْحَمِيْمُ وَمَا لَهُ مِنْ اَنْصَارٍ اور جسنے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بہولا اور نیچے گر پڑا اور اوسکے لیے دوزخ اور آب گرم ہے اور کوئی اوسکا مددگار نہین نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ہم ستایش کرتے ہین اللہ کی اور اس سے مدد چاہتے ہین اور اوس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہین اپنی نفوس کی برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکا کوئی راہ بتانیوالا نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے کوئی اسکا ساجہی نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارا پیشوا اور سردار یعنے جناب محمد مصطفے اوسکا بندہ اور رسول ہے جسکو اللہ نے

بسیج مجھ بشیر اور نذیر کرکے بہیجا حق تعالی اوس سید بشیر نذیر پر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور اوسکی آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور بہت سے سلامتی عطا فرماوے اما بعد فیقول العبد الضعیف الفقیر الی رحمۃ اللہ الکریم ولی اللہ بن الشیخ عبد الرحیم عمّمہما اللہ بفضلہ الجسیم وجعل مآلہما الی النعیم المقیم ھذہ فصول مشتملۃ علی اصول الطریقۃ وما یتصل بہا مما استفدنا من مشائخنا النقشبندیۃ والجیلانیۃ والچشتیۃ رضی اللہ تعالی عنہم سمیتہا بالقول الجمیل فی بیان سواء السبیل حسبی اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بن شیخ عبد الرحیم اون دونوں کو اللہ ڈہانپ لی اپنی فضل جسیم سے اور دونو کا ٹہکانا نعمت دائمی کی طرف ٹہراوے یہہ چند فصلیں مشتمل ہیں قواعد طریقت پر یعنے کلیات درویشی پر اور اوسپر جو طریقت سے متقارب اور مناسب ہے یعنے دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے اپنی نقشبندی اور قادری اور چشتی پیروں سے حاصل کیا ہے رضی اللہ عنہم اور ان فصول کا قول جمیل فی بیان سواء السبیل مین نے نام رکہا اور اللہ مجکو کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور نہین بچاؤ گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو اونچا ہے برائی والا

فصل ان فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے

اگرچہ زمانہ رسالت مین بیعت امور شتی کیواسطے تہی اور اب ایک مقصد مین منحصر ہے اور یہہ امر اصل غرض کو مضر نہین قال اللہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما حقتعالی نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجہسے اے محمد وہ اللہ سے بیعت کرتی ہین اللہ کا دست قدرت اونکی ہاتہوں پر ہے سو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہے اور جسنے پورا کیا اوسکو جسپر اللہ سے قول کیا تہا سو عنقریب اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا۔ واستفاض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الناس کانوا یبایعونہ تارۃ علی الھجرۃ والجھاد وتارۃ علی اقامۃ ارکان الاسلام وتارۃ علی الثبات والقرار فی معرکۃ الکفار وتارۃ علی التمسک بالسنۃ والاجتناب عن البدعۃ والحرص علی الطاعات کما صح انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بایع نسوۃ من الانصار علی ان لا ینحن اور احادیث مشہورہ مین منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان
اسلام یعنے صوم اور صلوۃ حج زکوۃ پر اور گاہی ثبات اور قرار پر معرکہ کفار میں چنانچہ بیعۃ الرضوان
اور کبھی سنت نبوی کی تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ
بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصاریوں کی عورتوں سے
نوحہ نکرنے پر وَرَوَی ابنُ ماجۃَ انَّہ بَایَعَ نَاسًا مِنْ فُقَرَاءِ المُہَاجِرِینَ عَلٰی اَنْ لَا یَسْئَلُوا النَّاسَ
شَیْئًا فَکَانَ اَحَدُہُمْ یَسْقُطُ سَوْطُہٗ فَیَنْزِلُ عَنْ فَرَسِہٖ فَیَاْخُذُہٗ وَلَا یَسْئَلُ اَحَدًا اور ابن
ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اسپر کہ لوگوں سے کسی چیز کا
سوال نکریں سو اونمیں سے کسی شخص کا یہہ حال تھا کہ اوسکا کوڑا گرجاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اوترکر اوسکو اوٹھا
لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اوٹھا دینے کا بھی سوال نکرتا تھا وَمِمَّا لَا شَکَّ فِیْہِ وَلَا شُبْہَۃَ اَنَّہٗ اِذَا ثَبَتَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلٰی سَبِیْلِ الْعِبَادَۃِ وَالْاِہْتِمَامِ بِشَاْنِہٖ فَاِنَّہٗ لَا یَنْزِلُ
عَنْ کَوْنِہٖ سُنَّۃً فِی الدِّیْنِ اور جسمیں کچھہ شک اور شبہہ نہیں وہ یہہ ہے کہ جب ثابت ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کی نہ بر سبیل عادت تو وہ
فعل سنت دینی سے کمتر تو نہیں ف اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال
اہتمام تھا تو بیعت کی مسنون ہونے میں اب کچھہ شک اور شبہہ نہیں رہی اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ کَانَ خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَعَالِمًا بِمَا اَنْزَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْحِکْمَۃِ مُعَلِّمًا
لِلْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ مُزَکِّیًا لِلْاُمَّۃِ فَمَا فَعَلَہٗ عَلٰی جِہَۃِ الْخِلَافَۃِ کَانَ سُنَّۃً لِلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَہٗ عَلٰی
جِہَۃِ کَوْنِہٖ مُعَلِّمًا لِلْکِتَابِ وَالْحِکْمَۃِ وَمُزَکِّیًا لِلْاُمَّۃِ کَانَ سُنَّۃً لِلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِیْنَ باقی رہا
یہہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اوسکی زمین میں اور عالم تھے اوس کے
جو اللہ تعالی نے اوتارا قرآن اور حکمت کو اوتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے
پاک کرنیوالے تھے سو جو فعل کہ حضرت نے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفا کیواسطے سنت ہو گیا اور جو فعل
کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تزکیہ امت کی کیا وہ علما راسخین کے واسطے سنت ہوا ف
علما راسخین سے وہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں فَلْنَبْحَثْ عَنِ الْبَیْعَۃِ مِنْ اَیِّ قِسْمٍ
ہِیَ فَظَنَّ قَوْمٌ اَنَّہَا مَقْصُوْرَۃٌ عَلٰی قَبُوْلِ الْخِلَافَۃِ وَاَنَّ الَّذِیْ تَتَعَادُہُ الصُّوْفِیَّۃُ مِنْ مُبَایَعَۃِ الْمُتَوَبِّیْنَ

پس

لیس بشیء وهذا الظن فاسد لما ذکرنا من ان النبی صلی الله علیه واله وسلم کان یبایع تارۃ علی اقامۃ ارکان الاسلام وتارۃ علی التمسک بالسنۃ وهذا صحیح البخاری شاهد علی انه صلی الله علیه واله وسلم اشترط علی جریر عند مبایعته فقال والنصح لکل مسلم انه بایع قوما من الانصار فاشترط ان لا یخافوا فی الله لومۃ لائم ویقولوا بالحق حیث کانوا فکان احدهم یجاهر الامراء والملوک بالرد والانکار وانه صلی الله علیه واله وسلم بایع نسوۃ من الانصار واشتراط الاجتناب عن التوجه الی غیر ذلک وکل ذالک من باب التزکیۃ والامر بالمعروف والنهی عن المنکر

لوہکو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کرین کہ وہ کون قسم مین سے ہے سو بعضے لوگون نے یہہ گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر ہے قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیون کی عادت ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعا کچھہ نہین اور یہہ گمان فاسد ہے بدلیل اوسکے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم گاہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے تمسک بالسنۃ پر اور یہہ صحیح بخاری گواہی دے رہی ہے اسپر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی اونکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہہ شرط کر لی کہ نڈر رہین امر خدا مین کسی ملامتگر کے ملامت سے اور حق ہی بات بولین جہان رہین سو اونمین سے بعضے لوگ امرا اور سلاطین پر کھل کر بلا خوف رد اور انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے بیعت لی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز کرین انکی سوائے بہت امور مین بیعت ثابت ہے اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین ف تو صاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہین ۔ فالحق ان البیعۃ علی اقسام منها بیعۃ الخلافۃ ومنها بیعۃ الاسلام ومنها بیعۃ التمسک بحبل التقوی ومنها بیعۃ الهجرۃ والجهاد ومنها بیعۃ التوثق فی الجهاد تو حق یہہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے بعضے بیعت خلافت کی اور بعضے بیعت اسلام لانیکی اور بعضے تقوی کی رسی پکڑنے کے اور بعضے بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضے بیعت جہاد مین مضبوط رہنے کی وکانت بیعۃ الاسلام متروکۃ فی زمن الخلفاء اما فی زمن الراشدین منهم فلان دخول الناس فی الاسلام فی ایامهم کان غالبا بالقهر والسیف لا بالتالیف واظهار البرهان ولا طوعا ورغبۃ واما فی غیرهم

فَلِاَنَّهُمْ كَانُوْا فِي الْاَكْثَرِ ظَلَمَةً وَفَسَقَةً لَا يَهْتَمُّوْنَ بِاِقَامَةِ السُّنَنِ اور مسلمان ہونیکی بیعت خلفاء کے زمانہ مین متروک تھی خلفاء راشدین کے وقتین بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تہی کہ داخل ہونا لوگون کا اسلام مین اونکے ایام مین اکثر بسبب شوکت اور تلوار کی نہا نہ تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام پر اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفاء راشدین کے سوا اور خلفا کیوقت مین چنانچہ خلفاء مروانیہ اور عباسیہ کی وقت مین اسواسطے بیعت اسلام متروک تہی کہ اونمین اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین مین کوشش بلیغ نہ کرتے تھے وَكَذٰلِكَ بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوٰى كَانَتْ مَتْرُوْكَةً اَمَّا فِيْ زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ فَلِكَثْرَةِ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ اسْتَنَارُوْا بِصُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَاَدَّبُوْا فِيْ حَضْرَتِهٖ فَكَانُوْا لَا يَحْتَاجُوْنَ اِلٰى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَاَمَّا فِيْ زَمَنِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنْ اِفْتِرَاقِ الْكَلِمَةِ وَاَنْ يُظَنَّ بِهِمْ مُبَايَعَةُ الْخِلَافَةِ فَتَهِيْجُ الْفِتَنُ وَكَانَتِ الصُّوْفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يُقِيْمُوْنَ الْخِرْقَةَ مَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ لَمَّا انْدَرَسَ هٰذَا الرَّسْمُ فِي الْخُلَفَاءِ انْتَهَزَ الصُّوْفِيَّةُ الْفُرْصَةَ وَتَمَسَّكُوْا بِسُنَّةِ الْبَيْعَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اسیطرح تقوی کی رسی تھامنے کی بیعت زمانہ خلفا مین متروک ہوگئی ہی خلفاء راشدین کے زمانے مین تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک تہی جو نورانی ہوچکی ہی بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور متادب ہوگئی ہی آپ کے حضور مین تو اونکو کچھہ حاجت نہ تہی خلفا کی بیعت کی تصفیہ باطن کیواسطے اور خلفاکے سوا اور زمانہ مین بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والون کے ساتھہ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد اوٹھے بیعت مذکورہ متروک تھی اور اوسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینے کو قایم مقام بیعت کی کرتے تھے پہر بعد مدت جب یہہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہوگئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم ف مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم کے بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کی ہوئی کہ جو سنت مردہ کو جلاوے تو اوسکو اسکا اجر ملے گا اور اون لوگون کا اجر اوسکو ملیگا جو اوس سنت پر چلین **فصل** اس فصل مین سنیت بیعت اور اوسکی غایت اور منفعت اور اوسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہے۔ وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ اَمْ سُنَّةٌ ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِيْ شَرْعِهَا ثُمَّ مَا شَرْطُ مَنْ يَاْخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَايِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَايِعِ وَمَا نَكْثُهٗ ثُمَّ هَلْ يَجُوْزُ تَكْرَارُ الْبَيْعَةِ مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ وَعُلَمَاءَ كَثِيْرِيْنَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَاْثُوْرُ

عِنْدَ الْبَيْعَةِ - اور شاید کہ اے مخاطب تو کہے گا کہ مجکو بیعت کا حکم بتائی کہ کیا ہے واجب ہے یا سنت پھر
بیعت کی مشروع ہونے مین حکمت کیا ہے پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنیوالے کی شرط کیا
ہے پھر بیعت کرنے والے مین انبائی بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہے پھر کیا جایز ہے مکرر کرنا بیعت
کا ایک عالم یا علما کثیر سے یا جایز نہین پھر کون الفاظ منقول ہین سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُوْلُ
اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰى فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ سُنَّةٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِاَنَّ النَّاسَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يَدُلَّ دَلِيْلٌ عَلٰى تَاثِيْمِ تَارِكِهَا وَلَمْ يُنْكِرْ اَحَدٌ مِنَ الْاَئِمَّةِ
عَلٰى تَارِكِهَا فَكَانَ كَالْاِجْمَاعِ عَلٰى اَنَّهَا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ - سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کے جواب مفصلاً
پہلے سوال کے جواب کو تو یون سمجھنا کہ بیعت سنت ہے واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب نے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اوسکے سبب سے حق تعالی کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے
تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نکی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نکی تو یہہ عدم انکار
گویا اجماع ہو گیا اسپر کہ وہ واجب نہین **ف** اور اگر بیعت تقوی کی واجب ہوتی تو بالضرور اوسکے
تارک پر انکار روا ہوتی تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہے اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل مسنون
بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَجْرٰى
سُنَّتَهُ اَنْ تُضْبَطَ الْاُمُوْرُ الْخَفِيَّةُ الْمُضْمَرَةُ فِى النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَاَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَيُنْصَبَا مَقَامَهَا
كَمَا اَنَّ التَّصْدِيْقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِيٌّ فَاُقِيْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَهُ وَكَمَا اَنَّ رِضَى
الْمُتَعَاقِدَيْنِ بِبَذْلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِيْعِ اَمْرٌ خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِيْمَ الْاِيْجَابُ وَالْقَبُوْلُ مَقَامَهُ اور سوال
ثانی کا جواب یون ہے کہ سنت اللہ یون جاری ہے کہ امور خفیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین اونکا
ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قایم مقام ہون امور قلبیہ کی چنانچہ تصدیق
اللہ اور اوسکے رسول اور قیامت کی امر مخفی ہے تو اقرار ایمان کا بجاے تصدیق قلبی کی
قایم کیا گیا اور چنانچہ رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہے تو
ایجاب اور قبول کو قایم مقام رضای مخفی کے کر دیا - فَكَذٰلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِيْمَةُ عَلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ وَ
التَّمَسُّكُ بِحَبْلِ التَّقْوٰى خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِيْمَتِ الْبَيْعَةُ مَقَامَهَا سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک
معاصی کا اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو اوسکی قایم مقام کر دیا

ف سنت بودن بیعت

جواب سوال اول

ف حکمت بیعت

جواب سوال دوم

وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ فَشَرْطُ مَنْ يَاْخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرٌ اَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰى بَلْ يَكْفِيْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرَهَا وَحَقَّقَهُ عَلٰى عَالِمٍ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ وَالْقَصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ بِذٰلِكَ اور مسئلہ ثالث کا جواب یہہ ہے کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور مرشد مین چند امور شرط ہین شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہہ مراد نہین کہ بڑے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہے بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا اون کے مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کی محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اوسکو تحقیق کر لیا ہو اور اوسکے معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اوسکی قریب ہے اوسکو جان چکا ہو۔ **ف** یعنے دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام مستنبط قرآنی۔ وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَشَرْحَ غَرِيْبِهِ وَاِعْرَابَ مُشْكِلِهِ وَتَاْوِيْلَ مُعْضِلِهِ عَلٰى رَاْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کی اور اوسکے معانی دریافت کر چکا ہو اوسکی شرح غریب یعنی لغات مشکل کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا بر راے فقہائے دین کی معلوم کر چکا ہو۔ **ف** مشکل اور معضل مین فرق یہہ ہے کہ مشکل اوس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہے جسکی معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین نہو سکے یا دوسری حدیث اوسکی معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی شاہ عبد العزیز دہلوی نے کہ اسی طرح مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہے مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کے اسواسطے تصریح کی کہ چارون امامون کی مخالفت مین ضلالت صریح ہے گویا اوسنے ترک اجماع کیا وَلَا يُكَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا الْفَحْصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِيْدِ اَلَا تَرٰى اَنَّ التَّابِعِيْنَ وَاَتْبَاعَهُمْ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور بیعت لینے والا مکلف نہین علم قرآن مین اختلافات قرات کی یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کی تجسس کا کیا تو نہین جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہے سا تھہ پہنچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو اتنی بات تو کتب

معتبرہ

معتمدہ حدیث مین تفحص رواۃ پر منحصر نہین اگرچہ تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین **ف**
منقطع وہ حدیث ہے جسکا راوی اول سند مین مذکور نہو اور مرسل وہ ہے جو آخر سند مین راوی مذکور
نہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود
بالخیر تھا اور وسایط سند قلیل ہوتی تھی تو انقطاع سے ہی حصول ظن بلوغ خیر متصور تھا بخلاف
غیر تابعین اور تبع تابعین کی کہ اونکو یہہ دولت قریبہ خداداد کہان حاصل خلاصہ یہہ ہے کہ پیری مریدی
کیواسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کیواسطے
تو بہت سا کچھہ درکار ہے وَلَا بِعِلْمِ الْأُصُوْلِ وَالْكَلَامِ وَجُزْئِيَّاتِ الْفِقْهِ وَالْفَتَاوٰى اور بیعت
لینے والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور احکام حوادث کی یاد رکہنے کا مکلف
نہین **ف** مولانا عبد العزیز قدس سرہ نے حاشیہ مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات
مراد نہین بلکہ صور معتز وحصہ مراد ہین جنکی طرف کمتر حاجت ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس
تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہین اونکا حفظ مشروط ہے وَاِنَّمَا
شَرَطْنَا الْعِلْمَ لِاَنَّ الْغَرَضَ مِنَ الْبَيْعَةِ اَمْرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِرْشَادُهُ اِلٰى تَحْصِيْلِ
السَّكِيْنَةِ الْبَاطِنَةِ وَاِزَالَةِ الرَّذَائِلِ وَاكْتِسَابِ الْحَمَائِدِ ثُمَّ امْتِثَالُ الْمُرْشَدِ بِهٖ فِيْ كُلِّ
ذٰلِكَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا كَيْفَ يُتَصَوَّرُ مِنْهُ هٰذَا اور عالم ہونا مرشد کا ہمنے فقط اسلئے
واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہے مشروعات کا اور روکنا اوسکو خلاف شرع سے
اور اوسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کی اور دور کرنا بدخوؤن کا اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر
مرید کا عمل مین لانا اوسکو جمیع امور مذکورہ مین سو جو شخص کہ عالم اور واقف ان امور سے نہوگا اوس سے
یہہ کیونکر متصور ہوگا **ف** مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہوگیا ہے فقرا و جہال کو
اسوقت مین یہہ خبط سمایا ہے کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا کچھہ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو مضر ہے
اسواسطے کہ شریعت کچھہ اور ہے اور طریقت کچھہ اور حالانکہ صوفیان قدیم کی کتب اور ملفوظات مین
مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین
تصنیف حضرت عبد القادر جیلانی مین صاف مصرح لکہا ہے کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصوف کی پھر
بھی جہالت سے کے منافست ہے کہ جن مرشدو نکا نام صبح شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین

اونکے کلام سے ہی غافل ہین کردہ کیا فرما گئے ہین وَقَدِ اتَّفَقَ کَلِمَۃُ الْمَشَائِخِ عَلٰی اَنْ لَّا یَتَکَلَّمَ عَلَی النَّاسِ اِلَّا مَنْ کَتَبَ الْحَدِیْثَ وَقَرَءَ الْقُرْاٰنَ اور متفق ہے مشایخ کا قول اسپر کہ وعظ کرے لوگون کو مگر وہ شخص جسنے کتابت حدیث کی کی ہو یعنی روایت کی ہو اسناد سے اور جس نے قرآن کو پڑہا ہو۔ اَللّٰھُمَّ اَنْ یَّکُوْنَ الرَّجُلُ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ الْاَتْقِیَاءَ دَھْرًا طَوِیْلًا وَّتَاَدَّبَ عَلَیْھِمْ وَکَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰہِ وَسُنَّۃِ رَسُوْلِہٖ فَعَسٰی اَنْ یَّکْفِیَہٗ ذٰلِکَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسنے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور اون سے ادب سیکہا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یعنے قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنی افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنۃ کے موافق کرلیتا ہو تو امید ہے کہ اسقدر معلومات بہی اوسکو کفایت کرے درصورت عدم علم واللہ اعلم وَالشَّرْطُ الثَّانِیْ اَلتَّقْوٰی فَیَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْکَبَائِرِ غَیْرَ مُصِرٍّ عَلَی الصَّغَائِرِ اور بیعت لینے کی دوسری شرط عدالت اور تقوی ہے تو واجب ہے کہ کبیرہ گناہون سے پرہیز رکہتا ہو اور صغیرہ گناہون پر اڑ نجاتا ہو **ف** مولانا عبدالعزیز نے حاشیہ مین فرمایا کہ تقوی مرشد کا اسواسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجبول ہے اپنے بنی نوع کی اقتدا ئے افعال پر اور صفائی باطن مین فقط قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہو فقط زبانی تقریرون پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ یَّکُوْنَ زَاھِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَۃِ مُوَاظِبًا عَلَی الطَّاعَاتِ الْمُؤَکَّدَۃِ وَالْاَذْکَارِ الْمَاْثُوْرَۃِ الْمَذْکُوْرَۃِ فِیْ صِحَاحِ الْاَحَادِیْثِ مُوَاظِبًا عَلٰی تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِہٖ سُبْحَانَہٗ وَکَانَ یادداشت لَہٗ مَلَکَۃً رَاسِخَۃً اور تیسری شرط بیعت لینے کی یہہ ہے کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعت موکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثون مین مذکور ہین مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکہتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اوسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہے یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ اَنْ یَّکُوْنَ اٰمِرًا بِالْمَعْرُوْفِ نَاھِیًا عَنِ الْمُنْکَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَاْیِہٖ لَا اِمَّعَۃً لَیْسَ لَہٗ رَاْیٌ وَلَا اَمْرٌ ذَا مُرُوَّۃٍ وَّعَقْلٍ تَامٍّ لِیَعْتَمِدَ عَلَیْہِ فِیْ کُلِّ مَا یَاْمُرُ بِہٖ وَیَنْھٰی عَنْہُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّھَدَاءِ فَاَنَّکَ لِصَاحِبِ

البیعۃ اور چوتھی شرط یہہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ مرد ہرجائی ہر دم خیالی جسکو نہ رائے ہو نہ امر ذی مروۃ اور صاحب عقل کامل ہوتا اوسپر اعتماد کیا جاوے اوسکی بنائے اور رد کے فعل پر حق تعالی نے فرمایا کہ گواہی اونکی مقبول ہے جن گواہون کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدون مین عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشد مین بطریق اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہہ مراد نہین کہ آمر بالمعروف اور مستقل الرائے وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تا اعتراض وارد ہو کہ یہہ امور شہادت مین شرط نہین تو چاہیے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہون بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہہ ہے کہ حق تعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہے لہذا اوسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بہی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کر تعین اوسکی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد مین بطریق اولی ہوگا۔

وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ اَنْ يَّكُوْنَ صَحِبَ الْمَشَايِخَ وَتَأَدَّبَ بِهِمْ دَهْرًا طَوِيْلًا وَاَخَذَ مِنْهُمُ النُّوْرَ الْبَاطِنَ وَالسَّكِيْنَةَ وَهٰذَا لِاَنَّ سُنَّةَ اللّٰهِ جَرَتْ بِاَنَّ الرَّجُلَ لَا يُفْلِحُ اِلَّا اِذَا رَاَى الْمُفْلِحِيْنَ كَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَا يَتَعَلَّمُ اِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الصِّنَاعَاتِ اور پانچوین شرط یہہ ہے کہ بیعت لینے والا مرشدان کامل کی صحبت مین رہا ہو اور اون سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز اور اون سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہہ یعنی صحبت کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادات الہی یون جاری ہوئی ہے کہ مراد نہین ملتی جبتک مراد پانے والون کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہین اور پیشے یعنی جیسی آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہین آتے **ف** مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بہید یہہ ہے کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہے کہ یہہ اپنے کمالات کو حاصل نہین کرسکتا بدون اپنے ابنائے جنس کے مشارکت اور معاونت کی بخلاف اور حیوانات کی کہ اونکے کمالات پیدایشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ پیرنا حیوانات مین پیدایشی کمال ہے اور انسان کو بدون سیکھے نہین آتا وَلَا يُشْتَرَطُ فِيْ ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْكَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا تَرْكُ الْاِكْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمَرَةُ

المجاهدات لا شرط الكمال والثاني مخالف للشرع ولا تغتر بما فعله المغلوبون في احوالهم
انما المأثور القناعة بالقليل والورع من الشبهات اور شرط نہین اسمین یعنی بیعت لینے مین ظہور
کرامات اور خوارق عاداتکا اور نہ ترک بیشہ وریکا اسواسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات
ثمرہ ہے مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک اکتساب مخالف شرع ہے اور دہوکا
نکہائیو اوس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب حال بسبب غلبہ اپنے حال کے
کسب حلال کیطرف متوجہ نہین ہوتے ہین اونکی نقل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ
تہوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال شتبہ اور بیشہ مکروہ اور شتبہ سے
بچنا ضرور ہے ف مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین کہ کمال زہد اختیار کرے یعنی عبادات
شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا جیسا کہ صوم دہر اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری نسا سے کرنا اور طعام
لذیذ کا نکہانا اور جنگل یا پہاڑ پر رہنا جیسا کہ ہمارے وقت کے عوام اوسکو شرط کمال کی جانتے ہین
اسواسطے کہ یہہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس مین داخل ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانون کو تو اللہ تمکو سخت پکڑے گا اور فرمایا رہبانیت اسلام مین جایز نہین
واما المسئلة الرابعة فاعلم انه يجب ان يكون المبايع بالغا عاقلا راغبا وقد جاء في الحديث انه
عرض على النبي صلى الله عليه وآله وسلم صبي ليبايعه فمسح على رأسه ودعا له بالبركة ولم يبايع
اور سوال رابع کا جواب یون جان کہ واجب ہے یہہ کہ بیعت کرنیوالا جوان ہوشیار رغبت والا ہو
اور مقرر حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا عرض کیا گیا تا آپ سے بیعت کرے
تو حضرت نے اوس کا سر سہلایا اور اوسکے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی ف مولانا نے
فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کیواسطے اسواسطے مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف
نہین تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا اوسکے حق مین کیا مذکور ہے ومن المشائخ من یجوز بیعة
الصغار تبرکا وتفولا والله اعلم اور بعضے مشایخ لڑکونکی بیعت کو جایز رکہتے ہین بنا بر برکت اور
نیک فالی کی واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کی ہے کہ حضرت
زبیر اپنے بیٹے عبداللہ کو بیعت کیواسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اپنی طرف متوجہ دیکہکر مسکرائے پہر اون سے بیعت لی ذ اکتا

المسئلة الخامسة فاعلم ان البیعة المتوارثة بین الصوفیة علی وجوہ احدها بیعة التوبة من المعاصی والثانی بیعة التبرک فی سلسلة الصالحین بمنزلة سلسلة اسناد الحدیث فان فیہما برکة والثالث بیعة تاکد العزیمة علی التجرد لامر اللہ وترک مانہی عنہ ظاہرا وباطنا وتعلیق القلب باللہ تعالی وہو الاصل اور سوال خامس کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہے وہ کئی طریق پر ہے پہلا طریق بیعت توبہ معاصی سے اور دوسری طریقہ بیعت تبرک ہے یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلہ مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہے کہ اسمین البتہ برکت ہے اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت ہے یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کی ظاہر اور باطن سے اور تعلق دل سے اللہ جل شانہ کا اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہے واما الاولان فالوفاء بالبیعة فیہما ترک الکبائر وعدم الاصرار علی الصغائر والتمسک بالطاعات المذکورة من الواجبات والسنن الرواتب والنکث بالاخلال فیما ذکرنا اور پہلے دونون قسم کے طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہے ترک کبایر سے اور نہ اڑجانا صغایر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور موکدہ سنتونکی اور عہد شکنی عبارت ہے خلل ڈالنے سے اوسمین جنکو ہمنے مذکور کیا یعنے ارتکاب کبایر او اصرار علی الصغایر اور طاعات پر مستعد نہونا بیعت شکنی ہے واما الثالث فالوفاء البقاء علی ہذہ الھجرة والمجاہدة حتی یکون متنورا بنور السکینة ویصیر ذلک دیدنا لہ وخلقا وجبلة فبعد ذلک قد یرخص فیما اباحہ الشرع من اللذات والاشتغال ببعض ما یحتاج الی طول التعہد کالتدریس والقضاء والنکث فی ذلک اور تیسرے طریقہ پورا کرنا بیعت کا عبارت ہے مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہانتک کہ روشن ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور پھر اوسکی عادت اور خو اور جبلی ہو جاوے بلا تکلف تو اسحالت کے گاہی اوسکو اجازت دیجاتی ہے اوسمین جسکو شرع نے مباح کیا ہے از قسم لذات کے اور مشغول ہونا بعضے اون کامون سے جنمین طول مدت کی طرف حاجت ہوتی ہے جیسی درس کرنا علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہے اسکے خلل اندازی سے قبل از نورانیت دل اما المسئلة السادسة فاعلم ان تکرار البیعة من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ماثور وکذلک

عَنِ الصُّوْفِيَّةِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَيْنِ فَاِنْ كَانَ بِظُهُوْرِ خَلَلٍ فِيْمَنْ بَايَعَهٗ فَلَا بَاْسَ وَكَذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ غَيْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّهٗ يُشْبِهُ الْمُتَلَاعِبَ وَيَذْهَبُ بِالْبَرَكَةِ وَيَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّيُوْخِ عَنْ تَعَهُّدِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور چھٹے سوال کا جواب مین معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اسی طرح حضرت صوفیہ سے لیکن دو پیرون سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کی ہو اوس پیر مین جس پیر سے بیعت کر چکا ہے تو کچھہ مضایقہ نہین اور اسطرح اوسکی موت کے بعد یا اوسکی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اوسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی اور بلا عذر تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہے کھیل کے اور ہر جگہہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہے اور مرشدون کے دلون کو اوسکی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہے واللہ اعلم یعنی اوسکو ہرجائے اور دم خیالی سمجھکر اوسپر کچھہ التفات نہین فرماتے ہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَاْثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ يَّخْطُبَ الشَّيْخُ الْخُطْبَةَ الْمَسْنُوْنَةَ اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے نزدیک یہہ ہے کہ مرشد خطبہ مسنون پڑھے ۔ وَهِيَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اور خطبہ مسنون یہہ ہے یعنی الحمد للہ سے آخر تک ترجمہ اوسکا یہہ ہے سب تعریف اللہ کو ہم اوسکی حمد کرتے ہین اور اوس سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت اوس سے چاہتے ہین اور پناہ مانگتے ہین اللہ کی اپنی نفوس کی بدیون سے اور اپنے اعمال کی برائیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ بتانے والا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق سوا اللہ کے نہین اور اسکی کہ محمدؐ بندہ ہے اللہ کا اور اوسکا رسول رحمت بھیجے اللہ اوسپر اور اوسکے آل اور اوسکے اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرمائے ثُمَّ يُلَقِّنُهُ الْاِيْمَانَ الْاِجْمَالِيَّ فَيَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَلٰى مُرَادِ اللّٰهِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰى مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّاْتُ مِنْ جَمِيْعِ الْاَدْيَانِ وَجَمِيْعِ الْعِصْيَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر بعد خطبہ مذکورہ کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یون کہے کہ کہہ ایمان لایا مین اللہ کا اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ کا اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے سوائے اسلام کے اور بیزار ہوا سب گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین کہ گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوسکا بندہ ہے اور اوسکا رسول ثُمَّ يَقُوْلُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا پھر مرشد کہے مرید سے کہہ کہ مین نے بیعت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اونکے خلفا کیواسطے سے پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین مگر اللہ اور مقرر محمد رسول ہے اللہ کا ۔ اوسکا بندہ اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور رمضان کی صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر تجکو استطاعت ہوگی اوسکے راہ کی ــ

ف استطاعت سبیل سے مراد زاد و راحلہ ہے ثُمَّ يَقُوْلُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰى اَنْ لَّآ اُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَآ اَسْرِقَ وَلَآ اَزْنِيَ وَلَآ اَقْتُلَ وَلَآ اٰتِيَ بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِيْهِ بَيْنَ يَدَيَّ وَرِجْلَيَّ وَلَآ اَعْصِيَهٗ فِيْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہہ کہ بیعت کی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ کے بواسطے خلفا حضرت سے اسپر کہ شریک نکرون گا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نکرونگا اور زنا نکرونگا اور قتل نکرون گا اور بہتان کو نہ لاؤن گا اپنے دونو ہاتھ اور دونون پاؤن کے درمیان سے اوسکو افترا کرکے اور نا فرمانی رسول کریم کی نکرون گا امر شرع مین **ف** اس مضمون کی بیعت قرآن مجید مین منصوص ہے ثُمَّ يَتْلُو الشَّيْخُ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا پھر مرشد ان دو آیتون کو پڑہے یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش

کرو اللہ کیطرف وسیلہ اور جہاد کرو اوسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہاین تجھسے اے نبی وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اون کے ہاتھون پر ہے سو جسنے بیعت کو توڑا یہی بات ہے کہ اوس نے اپنی ذات کی مضرت کیواسطے بیعت کو توڑا اور جسنے پورا کیا اوسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب او سکو اجر عظیم عنایت کریگا۔ ف پہلی آیت مین وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیہ مین فرمایا کہ ہمنے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اون کے ہم عصر ایک عالم نے اون سے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت بیعت کی اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہہ ممکن نہین کہ وسیلہ سے ایمان مراد لیجئے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اوسپر دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بہی مراد نہین ہو سکتا کہ وہ تقوی مین داخل ہے اسواسطے کہ تقوی عبارت ہے امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسی طرح جہاد بہی مراد نہین ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقوی مین داخل ہے پس متعین ہو گیا کہ وسیلہ سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر ایکے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہین ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثُمَّ یَدْعُوْ لِنَفْسِہٖ وَلِلتِّلْمِیْذِ لِلْحَاضِرِیْنَ فَیَقُوْلُ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کیواسطے سو یون کہے کہ اللہ تعالی برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہنچاوے ہم کو اور تمکو وَلَا بَأْسَ اَنْ یُّلَقِّنَہٗ فَیَقُوْلُ قُلِ اخْتَرْتُ الطَّرِیْقَۃَ النَّقْشَبَنْدِیَّۃَ اَوِ الْقَادِرِیَّۃَ اَوِ الْجِشْتِیَّۃَ الْمَنْسُوْبَۃَ اِلَی الشَّیْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خَوَاجَۃ نقشبند اَوِ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ اَوِ الشَّیْخِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السَّنْجَرِیْ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحَھَا وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ اَوْلِیَائِھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اوسمین کچہہ مضایقہ نہین کہ مرید کو یون تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مین نے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کی یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ معین الدین سنجری یعنی سیستانی کی طرف خداوندا ہمکو فتوح اس طریقہ کی عنایت کر اور ہمکو امن طریقہ

کے دوستونکی گروہ مین حشور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سمعت سیدی الوالد یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مبشرۃ فبایعتہ فاخذ علیہ الصلوۃ والسلام یدی بین یدیہ فانا اصافحہ عند البیعۃ علی ھذہ الصفۃ سنا مین نے اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین سو مین نے آپسے بیعت کی سو آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے میری دونون ہاتھون کو اپنے دونو دست مبارک مین کر لیا سو مین تو اسی طرح جیسے خواب مین دیکھا مصافحہ کرتا ہون بیعت لینے کیوقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر مرید سے فرماتے ہین کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلاوے پھر بیعت لینے والا اوسپر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہے اسیطرح عمرو بن عاص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اما بیعۃ النساء فبان یاخذ الشیخ طرف ثوب والتی یبایع طرفہ الاخر واللہ اعلم اور عورتون کی بیعت کرنیکا تو یہ طریقہ ہے کہ مرشد کپڑیکا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اوسکا پکڑے اللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بہی عورتون سے جایز ہے بلا اخذ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے **فصل**

اس فصل مین مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے لتربیۃ السالکین درجات مترتبۃ فاول ما یجب ان ینظر فیہ العقیدۃ فاذا رغب امرء فی سلوک طریق اللہ تعالی امرہ اولا بتصحیح العقائد علی موافقۃ السلف الصالح من اثبات واجب واحد لا الہ الا ھو متصف بجمیع صفات الکمال من الحیوۃ والعلم والقدرۃ والارادۃ وغیرھا مما وصف اللہ بہ نفسہ وثبت بہ النقل عن المخبر الصادق علیہ الصلوۃ والسلام والہ والصحابۃ والتابعین سالکونکی تربیت کیواسطے درجات ہین علی الترتیب سو اول جسمین نظر کرنا واجب ہے اوسکا عقیدہ ہے تو جب کوئی مرد راہ خدا کے چلنے مین راغب ہو تو حکم کرے اوسکو اول عقاید صحیح کرنیکا موافق عقائد سلف صالح کی یعنے اثبات واجب الوجود کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہین سوائے اوسکے موصوف ہے جمیع صفات کمال سے حیوۃ مین اور علم اور قدرت اور ارادہ مین اور سوائے اسکے اور صفات جیسے حق تعالی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہے اور نقل اوسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام سے اور صحابہ اور تابعین سے منزہ من جمیع سمات النقص والزوال من الجسمیۃ والتحیز والعرضیۃ والجھۃ والالوان والاشکال ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان اور زوال کی سب عیبون سے

مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت مین ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے۔ وَاَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَالضِّحْكِ وَ اِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ فَنُؤْمِنُ بِهٖ عَلَى الْجُمْلَةِ ثُمَّ نَكِلُ تَفْصِيْلَهٗ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَعْلَمُ اَلْبَتَّةَ اَنَّهٗ لَيْسَ كَمِثْلِ اِتِّصَافِنَا بِالتَّحَيُّزِ وَغَيْرِهٖ بَلْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ وَنَعْلَمُ اَنَّهٗ شَيْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى كَمَا اَثْبَتَ فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ اور وہ جو وارد ہوا ہے استوا علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسکا ایمان ہم رکھتے ہین مجمل بلا تفصیل پھر اوسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہین یعنے وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے استوا علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ اوسکے استوا وغیرہ مین ہمارا سا اتصاف بالتحیز وغیرہ نہین بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہین اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور جانتے ہین ہم کہ استوا علی العرش ایک چیز ثابت ہے اللہ تعالی کیواسطے چنانچہ اوسنے اپنی کتاب محکم مین اوسکو ثابت کیا ہے۔ **ف** مترجم کہتا ہے کہ صفات متشابہ مین یعنی استوا وغیرہ مین قدماے سلف سے یہی منقول ہے کہ اسپر مجمل ایمان لائے اور تاویل نہ کیجئے اور تفصیل اسکی علم الٰہی پر سپرد کیجئے امام مالک نے فرمایا کہ استوا علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اسکی مجہول ہے اور اسمین سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مبادا تاویل مین غیر حق کو قرار دینا پڑے ثُمَّ اِثْبَاتُ نُبُوَّةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عُمُوْمًا وَنُبُوَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خُصُوْصًا وَوُجُوْبِ اِتِّبَاعِهٖ فِيْ كُلِّ مَا اَمَرَ وَنَهٰى وَتَصْدِيْقِهٖ فِيْ كُلِّ مَا اَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجِسْمَانِيِّ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَةِ وَالْقِيٰمَةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا ثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرِّوَايَةُ پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم اور نبوت سیدنا ومولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علے الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا جس مین کہ آپنے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ کی جمیع اخبار مین منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الٰہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سواے اسکے اور امور مین چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل حضرت سے ثابت ہے اور روایت اوسکی صحیح ہے ثُمَّ يَتْلُوْهُ النَّظَرُ فِيْ اِجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ پھر بعد تصحیح

عقاید کی نظر لاحق ہو کبایر کی اجتناب اور صغایر سے شرمندہ ہونے مین وَالْحَقُّ اَنَّ الْكَبِیْرَةَ كُلُّ ذَنْبٍ اُوْعِدَ عَلَيْهِ بِالنَّارِ وَالْعَذَابِ الشَّدِيْدِ فِي الْقُرْاٰنِ اَوِ السُّنَّةِ الصَّحِيْحَةِ الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اَوْ سُمِّيَ مُرْتَكِبُهٗ كَافِرًا كَقَوْلِهٖ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ وَفَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ اَوْ شُرِعَ عَلٰى مُرْتَكِبِهٖ حَدٌّ كَالزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيْقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْ كَانَ مُسَاوِيًا اَوْ اَكْثَرَ شَرًّا مِنْ هٰذِهِ الْمَذْكُوْرَاتِ فِيْ حُكْمِ بَدَاهَةِ الْعَقْلِ اور حق یہہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے جسپر وعید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اوسکے مرتکب کو کافر کہا ہو چنانچہ حدیث مین فرمایا کہ جسنے نماز کو عمدًا ترک کیا وہ کافر ہے اور دوسری حدیث مین ہے کہ فرق مابین مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہے سو جسنے اوسکو چھوڑا وہ کافر ہے یا کبیرہ وہ ہے جسکے مرتکب پر شرع مین حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبایر مذکورہ سے صریح عقل کے حکم مین فَمِنْهَا الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِبَادَةً وَاسْتِعَانَةً فِي الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَاِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سو منجملہ کبایر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہے یعنی خدا کے ساتھہ ساجھا لگانا عبادت مین اور استعانت مین یعنی غیر خدا سے مدد مانگنا روزی اور شفا وغیرہما مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہے اس حق تعالیٰ کے قول مین ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

ف مولانا نے حاشیہ اس کتاب مین فرمایا کہ مدد مانگنا روزی اور شفا مین ہمارے زمانے مین شایع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک فی العبادۃ یہہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کیواسطے یا خانہ خدا کیواسطے مخصوص ہین اون کو غیر خدا کیواسطے کرنا چنانچہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کے ذکر کرنا یا قبور کی گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہہ جو فرمایا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ کا اشارہ ہے اوسکی وجہہ یہہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہے تخصیص اور حصر کو یعنے خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہین اور خاصکر تجھی سے ہم مدد چاہتے ہین یہہ جب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوے تو سواے خدا کے اوروں کی عبادت کرنا کسی سے مدد مانگنا روزی

اور ثنا وغیرہ مین ہرگز جایز نہین وجہ اختصاص عبادت کے تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استعانت کے
یہہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسرے رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو
نجانے کیونکر اسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کرسکے اور اگر علم اور قدرت دونو
ہون لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو تو محتاج پر کیونکر اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلثہ مخصوص بخدا ہے علیم و قدیر و رحیم
ہین لہذا استعانت غیر خدا سے جایز نہین بعضے گور پرست کہتے ہین کہ اولیا کو حق تعالی نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو
اونسے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو اونکا جواب یہہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع
امت سے ثابت کردو کہ اولیا اللہ کو ایسا علم محیط ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت
اونکے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہین اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے
ہین سو اوسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو اون کج بحثون کا کلام ہی لایق التفات کے نہین حق تعالی
اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کجروی اور کج فہمی سے بچاوے آمین وَمِنْهَا تَصْدِيْقُ
الْكَاهِنِ اور منجملہ کبایر تصدیق کرنا ہے کاہن کا ف کاہن عرب مین کچھہ لوگ تھے کہ جنون سے
دریافت کرکے اخبار غیبی لوگون کو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہے منجم اور رمال
اور جفار اور شانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اوسکا دعوی کرے
وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہے وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُوْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا
وَالْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا وَكَذَا اِنْكَارُ ضَرُوْرِيَّاتِ الدِّيْنِ اور منجملہ اکبر الکبایر کی پیغمبر اور قرآن اور فرشتونکو
بدکہنا اور انکار کرنا اور مسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا۔ ف مولانا نے
فرمایا ضروریات دین وہ امور ہین جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہون
وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ کبایر نماز اور زکوۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے
وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهَا قَتْلُ الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ اور منجملہ کبایر ہے
جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق مین اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جانکا قتل کرنا داخل ہے
وَمِنْهَا الزِّنَا وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالنَّصْبُ وَالْغُلُوْلُ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ
وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيْفُ
الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبٰوا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْكِذْبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسِّعَايَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ وَيَنْهَبَ وَتَرْكُ الْهِجْرَةِ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَمُوَالَاتُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَكُلُّ ذَالِكَ مِنَ الْكَبَائِرِ اور منجملہ کبایر زنا ہے اور اغلام اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت کا مال چرانا اور جہوٹی گواہی دینا اور جہوٹی قسم کہانا اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کہانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اونکی خدمت نکرنا اور حق برداری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول مین کمی کرنا پورا ندینا اور بیاج کہانا اور جہاد مین کفار کی صف جنگ سے بہاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ باندہنا اور معاملات فیصل کرنے مین رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردون اور عورتون کے درمیان مین کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافرون سے دوستی کرنا اون کی خیر خواہ ہونا اور جوا کہیلنا اور جادو کرنا سو یہہ سب کبایر مین داخل ہین۔ ف مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس نے کہا کہ کبایر ستر کے قریب ہین اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قریب سات سو کے ہین اور انسب یہہ ہین کہ کبایر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہین تو کبیرہ یہہ خلاصہ تقریر امام عز الدین بن سلام ہے اور شیخ ابوطالب مکی نے فرمایا کہ مین نے کبایر کی احادیث کو جمع کیا تو سترہ کبایر مصرح پائی چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر جم جانے کی نیت اور رحمت الٰہی سے نا امید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان مین جہوٹی گواہی دینا پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا اور جہوٹی قسم کہانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کہانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرم گاہ مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہات مین ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانون مین یعنی جہاد مین صف جنگ سے بہاگنا اور ایکگناہ تمام بدن سے یعنے والدین کی نافرمانی حق تعالی اپنے کرم سے ہمکو ان گناہون سے بچاوے آمین وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ دَفَعَ طَرِيقَةً مَأْمُورَةً فِي الدِّينِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبایر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے مخالف یا رافع ہو دین کے طریقہ ماموره کا ۔ ثُمَّ بَعْدَ ذَالِكَ النَّظَرُ فِي أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ فَيَفْهَمُهَا عَلٰى مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ

تحقیق

تفصیل

سکیۂ

الأبعاض والآداب والهيئات والأذكار پھر اجتناب کیا پر اور ندامت صغایر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام مین از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قایم کرے رعایت ابعاض اور آداب اور ہیأت اور اذکار سے ف مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہان وہ امور ہین جو ارکان وغیرہ کو شامل ہون از قسم امور متاکدہ سوا ون مین بعضے فقہا کے نزدیک بعضا امر واجب ہے اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت موکدہ۔ ثم بعد ذالك النظر في المعاش من الأكل والشرب واللباس والكلام والصحبة وغير ذالك وفي العقد المنزلي من النكاح والملكة والأولاد والمعاملات من البيع والهبة والإجارة فيصححها على السنة من غير مداهنة ولا اعوجاج پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش مین منجملہ اکل اور شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیرہ ذالک کے اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی مین منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد کی اور نظر کرنا چاہیے معاملات مین از قسم بیع اور ہبہ اور اجارہ کی تو اونکو صحیح اور ٹھیک کرے بر وجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے ثم بعد ذالك النظر في الأذكار المأمورة بها في الأوقات من الصباح والمساء ووقت النوم وغيرها وتهذيب الأخلاق من الرياء والعجب والحسد والحقد والمواظبة على التلاوة وذكر الآخرة والمواظبة على مجالس العلم وحلق الذكر والمساجد فاذا تأدب بهذه الآداب حان ان يشتغل بالأشغال الباطنة ويجتهد في تعليق القلب بالله عز وجل دائما ان النظر اليه ببصر القلب وانما تركنا بيان هذه الأمور المقدمة استكثارا لها واعتمادا على فهم الطالب الصادق المتتبع للكتاب والسنة والفقه والكتب المتوسطة في السلوك مثل رياض الصالحين والمختصرة في العقيدة كالعقائد العضدية ومن لم يتيسر له تتبعها فليأخذها من عالم والله اعلم پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے اون اذکار مین جو اوقات مخصوصہ یعنے صبح اور شام اور وقت خواب وغیر ذالک مین مامور ہین پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق مین منجملہ ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کی اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقون پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب مذکورہ کے ساتھ متادب ہوگیا تو اب وقت آیا اشتغال باطنی

مولانا نے فرمایا ہے کہ بعضے حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور مکروہ اسکا ترک کرنا وہی بعضی علما کے نزدیک سنت یا مستحب ہے اور جو چیز کسی حدیث مین وارد ہے اور فقہا نے اوسے اپنی کتابون مین یا سلسلے مین ذکر کیا ہو

کے اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کریگا اور اوسی کوتاہ کئے
رہنے کا دل کی بینائی سے اور ہمنے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ تفصیل اون کو بہت جان کر چھوڑ دیا
اور طالب صادق کی فہم پر بھروسا کر کے جو طالب کم قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسط
سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقاید مانند عقیدہ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہے
اور جسکو تتبع علم ان کتابون کا میسر نہو وہ کسی عالم سے دریافت کرلے واللہ اعلم ف مولانا نے
فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہ نے کثیر جان کر ترک کیا اونکو ہم مجملا بیان کرتے ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد یہان ایمان سے ورع اور
تقوی کا مرادف ہے تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ اونکا بیان یون ہے کہ خدا کا
ایمان لانا اور اوسکی صفات کا اور اوسکے غیر کو حادث جاننا اور اوسکے ملائکہ کا اور اسکی کتابون کا
اور اوسکے رسولون کا اور تقدیر کا اور پچھلے دن کا ایمان لانا اور حق تعالی سے محبت رکھنا اور غیر حق سے
محبت یا بغض اللہ ہی کیواسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا
اور اونکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا تو حضرت کی تعظیم ہی مین داخل ہے اور آنحضرت کی سنت
کی پیروی کرنا اور اعمال کو خالص اللہ ہی کیواسطے کرنا اور ترک ریا اور نفاق تو اخلاص ہی مین داخل ہے
اور خدا سے خوف رکھنا اور اوسکی رحمت سے امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا اور
احسانات ربانیہ کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصایب مین صابر رہنا اور
قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ
اور پندار کا ترک اور حسد اور کینہ کا ترک اور غضب کا ترک درحقیقت تواضع ہی مین داخل ہے اور توحید لسانی
پر ناطق رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین اور متوسط رتبہ سو آیتین
ہین اور اوس سے زیادت تلاوت کرنا اعلی رتبہ مین داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور
دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار تو ذکر ہی مین داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا
اور اجتناب نجاسات تو تطہیر ہی مین داخل ہے اور ستر عورت یعنی چھپانے کی چیز کو چھپا رکھنا اور فرض
اور نفل نماز کا پڑہنا اور اسی طرح فرض اور نفل زکوۃ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا
اور طعام اور ضیافت سخاوت ہی مین داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف مین بیٹھنا

اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک
اور صحبت کو چھوڑنا جہان اپنا دین نہ قایم رہ سکے اور اسی مین ہجرت بھی داخل ہے اور نذر
اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قایم رکھنا اور قسم وغیرہ کی کفارات کو ادا کرنا اور نکاح سے عفت
حاصل کرنا اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور ماباپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کی تربیت
کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنا اور مالکون کو لونڈی غلامون پر
مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قایم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا۔
اور احکام مسلمین کی اطاعت کرنا اور خلق مین اصلاح کرتی رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح
بین الناس مین داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو نیکی کے اعانت
مین داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد
ہی مین داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا تو اداے امانت مین داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط
ادا کر دینے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق
لینے مین سختی نکرنا اور حسن معاملہ مین داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر
اور ترک تبذیر اور اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نکرنا انفاق المال فی حقہ مین داخل ہے اور
سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعاے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگون کو بچانا ضرر نہ پہنچانا اور
لہو ولعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہے شیخ جلال الدین
سیوطی نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم مین فرمائی ہے واللہ اعلم **فصل** فی اشغال
المشائخ الجیلانیۃ وھم اصحاب امام الطریقۃ الشیخ ابی محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی
رضی اللہ عنہ وعن تابعیہم اجمعین یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال مین سے ہے قادریہ
امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے لوگ ہین خدا راضی رہے اون سے اور اونکے
سب تابعین سے **ف** مصنف نے انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب
حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف مین اور مجالس ستین اونکا ملفوظ ہے اور اصل طریقہ
قادریہ اوسمین مفصل موجود ہے ۔ فاول ما یلقنونہ الجھر بذکر اللہ تعالی والمراد بھذا الجھر
ھو غیر المفرط فلا منافاۃ بینہ وبین ما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیث

قَالَ اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَاتَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَاغَائِبًا الْحَدِیْثَ سو پہلا شغل جسکو مشایخ قادریہ تلقین کرتے ہین ذکر اللہ ہے جہر سے یعنے بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہہ ہے کہ افراط سے نہو تو اس تقریر سے کچھہ مخالفت نرہی اسکے جواز مین اور اوسمین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اسطرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانون پر کہ تم بہرے اور غایب کو نہین پکارتے ہو الی آخر الحدیث **ف** پوری حدیث یون ہے بروایت ابو موسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھہ ہے اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تمسے قریب تر ہے اونٹ کی گردن سے انتہی یہہ تمثیل ہے شدت قرب سے والاحق تعالی حبل الورید سے بھی قریب تر ہے **شعر** اتصالی بے تکیف بے قیاس * ہست رب الناس را با جان ناس * کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فمنہ اسم الذات اِمَّا بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّقُوْلَ اللّٰهُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَهْرِ بِقُوَّةِ الْقَلْبِ وَالْحَلْقِ جَمِیْعًا ثُمَّ یَلْبَثُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ نَفْسُهٗ ثُمَّ یَفْعَلُ هٰكَذَا اَوْهٰكَذَا سو منجملہ ذکر جہری کی اسم ذات سے خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونون کی قوت کے ساتھہ کہے پھر ٹہر جاوے یہانتک کہ ذاکر کے سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے وَاِمَّا بِضَرْبَتَیْنِ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ وَیَضْرِبَ الْجَلَالَةَ مَرَّةً فِی الرُّكْبَةِ الْیُمْنٰی وَمَرَّةً فِی الْقَلْبِ وَیُكَرِّرُ ذٰلِكَ بِلَا فَصْلٍ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّكُوْنَ الضَّرْبُ لَاسِیَّمَا الْقَلْبِیُّ بِقُوَّةٍ وَشِدَّةٍ لِیَتَاَثَّرَ الْقَلْبُ وَیَجْمَعَ الْخَاطِرَ خواہ ذکر دو ضربی ہو اسکا طریقہ یہہ ہے کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو مین اور دوسری بار دل مین ضرب کرے اور اسکو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہہ ہے کہ ضرب خصوصًا قلبی قوت اور سختی کے ساتھہ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہون وَاِمَّا بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَیَضْرِبُ مَرَّةً فِی الرُّكْبَةِ الْیُمْنٰی وَمَرَّةً فِی الرُّكْبَةِ الْیُسْرٰی وَمَرَّةً فِی الْقَلْبِ وَلٰكِنِ الثَّالِثُ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اوسکا طریقہ یہہ ہے کہ چار زانو بیٹھے تو ایکبار داہنی زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسرے بار دل مین ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو۔ وَاِمَّا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَیَضْرِبَ مَرَّةً فِی الرُّكْبَةِ الْیُمْنٰی وَمَرَّةً فِی الرُّكْبَةِ الْیُسْرٰی وَمَرَّةً فِی الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهٗ وَلٰكِن

اَلرَّابِعُ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر چہار ضربی ہو اوسکا طریقہ یہہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایکبار دا ہنی زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو۔ وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصِفَتُهُ اَنْ يَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلَ لَا كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ ثُمَّ يَمُدُّهَا حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اِلٰهَ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ يَضْرِبُ اِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ وَيُلَاحِظُ نَفْيَ الْمَحْبُوْبِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتَهَا [illegible] تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اور منجملہ ذکر جہری کی نفی اور اثبات سے اور وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کلمہ ہے اور طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ بطور نماز روبقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھہ بند کرلے اور لا کہے گویا اپنی [illegible] سے اوسکو نکالتا ہے پہر اوسکو کہینچے یہانتک کہ داہنے مونڈہے تک پہنچے پہر الٰہ کہے گویا اوسکو دماغ کی جہلی سے نکالتا ہے پہر اِلَّا اللّٰهُ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کے نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اسکا ذات مقدس مین دہیان کرے **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہہ لاحظہ اور تصور باعتبار مراتب ذاکرین کے مختلف ہے یعنے مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منتہی نفی وجود کی وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ مَا الْحِكْمَةُ فِيْ اِشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِيْدَاتِ وَمُرَاعَاتِ اَمَاكِنِهَا فَاَقُوْلُ جُبِلَ الْاِنْسَانُ عَلَى التَّوَجُّهِ اِلَى الْجِهَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلٰى اِيْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَاَنْ تَدُوْرَ فِيْ نَفْسِهِ الْاَحَادِيْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا هٰذَا الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّهِ اِلٰى غَيْرِ نَفْسِهٖ وَكَبْحًا عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَةِ لِيَتَدَرَّجَ مِنْهُ اِلٰى قَصْرِ التَّوَجُّهِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اور شاید کہ تو کہے اے سالک کہ کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کی شرط کرنے مین اور کیا فائدہ ہے اونکے مکانات کے مراعات مین تو مین جواب مین کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ کی طرف متوجہہ ہونے پر اور آوازون کی طرف کان لگانے پر اور اسپر مجبول ہے کہ اسکے دلمین احادیث اور خطرات گہومان کرین تو علماء طریقت نے یہہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونیکی روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے آنیسے باز رکہنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بہی توجہ تونکر اوسکا دہیان فقط اللہ پاک سے لگ جاوے **ف** مولانا حاشیہ مین فرماتے ہین اور اسی طرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور ہیات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہین مناسبات مخفی کی سبب سے جنکو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت مین کسر نفسی ہے اور بعضے

جلسے مین خشوع اور خضوع اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہے اور بعضے مین نشاط ہے اسی
ہیئت کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکہہ پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہونیکو منع فرمایا کہ یہہ
اہل نار کی شکل ہے اسواسطے کہ ایسی ہیئت مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے
سرگرمی عبادات کا تو اوسکو یاد رکھنا چاہئے یعنے ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ سمجھنا
چاہئے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے ہین وَيَنْبَغِي أَنْ يَجْتَمِعَ أَهْلُ السُّلُوكِ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُونَ
اللّٰهَ عَلَى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ فَفِي ذَالِكَ فَوَائِدُ لَا تُوجَدُ فِي الْوَحْدَةِ اور لایق ہے کہ اہل سلوک مجتمع ہون حلقہ
کرکے بعد نماز فجر اور عصر کی ذکر الٰہی کرنیکے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع مین فواید ہین جو تنہائی
مین حاصل نہین ہوتے فَإِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ أَثَرُ هٰذَا الذِّكْرِ الْجَلِيِّ شُوهِدَ فِيهِ نُورُهُ أُمِرَ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَ
الْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْأَثَرِ انْبِعَاثُ الشَّوْقِ وَاطْمِينَانُ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَانْتِفَاءُ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَإِيثَارُ اللّٰهِ
تَعَالَى عَلَى كُلِّ مَا عَدَاهُ پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اوسکا نور اوسمین دکھائی دے
تو اوسکو ذکر خفی کا امر کیا جاوے اور ذکر جلی کی اثر سے انبعاث شوق مراد ہے یعنی شوق کا اوبھرنا
اور نام خدا سے دل مین چین آنا اور احادیث نفس یعنے وساوس کا دور ہونا اور حق تعالی کو اوسکے ما
سوا پر مقدم رکھنا وَمَنْ وَاظَبَ عَلَى الذِّكْرِ اسْمِ الذَّاتِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَرْبَعَةَ الْافِ مَرَّةٍ مَعَ تَقْدِيمِ
الشُّرُوطِ الَّتِي أَسْلَفْنَاهَا وَاسْتَمَرَّ عَلَى ذَالِكَ شَهْرَيْنِ أَوْ نَحْوًا مِنْ ذَالِكَ فَإِنَّهُ يُشَاهِدُ فِيهِ الْأَثَرَ
لَا مُحَالَةَ سَوَاءٌ كَانَ غَبِيًّا أَوْ ذَكِيًّا اور جو شخص کہ مواظبت کرے اسم ذات پر ہر دن مین چار ہزار بار
ساتھہ تقدیم اون شروط کی جنکو ہم اول مذکور کرچکے ہین اور دو مہینے یا مانند اسکے اس ذکر پر مداومت
کرے تو اوسمین یہہ اثر البتہ مشاہدہ ہوگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم - أَمَّا الذِّكْرُ الْخَفِيُّ فَمِنْهُ اسْمُ
الذَّاتِ مَعَ أُمَّهَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهُ أَنْ يُغَمِّضَ عَيْنَيْهِ وَيَضُمَّ شَفَتَيْهِ وَيَقُولَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰهُ
سَمِيعٌ اَللّٰهُ بَصِيرٌ اَللّٰهُ عَلِيمٌ كَأَنَّهُ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ إِلَى صَدْرِهِ وَمِنْ صَدْرِهِ إِلَى دِمَاغِهِ إِلَى
الْعَرْشِ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُ عَلِيمٌ اَللّٰهُ بَصِيرٌ اَللّٰهُ سَمِيعٌ هَابِطًا عَلَى تِلْكَ الْمَنَازِلِ كَمَا صَعِدَ عَلَيْهَا فَهٰذِهِ
دَوْرَةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَفْعَلُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَمِنْ أَهْلِ هٰذَا الشَّانِ مَنْ يَزِيدُ اللّٰهُ قَدِيرٌ اور منجملہ ذکر خفی
تو اسم ذات ہے اون صفات کے ساتھہ جو اصول مین اور طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ اپنے دونون آنکھون
اور دونون لبون کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گو گویا انکو اپنی ناف سے

ذکر خفی
اسم ذات
دورہ

نکالتا ہے اپنے سینہ تک اور اپنے سینہ سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش
تک پھر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اُترتا ہوا انہین منزلون پر جیسا کہ ان پر چڑہتا تھا درجہ بدرجہ تو یہہ
ایک دورہ ہوا پر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقہ کی بعض لوگ اللہ قدیر کو بہی زیادہ کرتے ہین ف
توضیح اسکی یون ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینہ تک چڑہے اپنی تصور مین پہر اللہ بصیر کہکر
سینہ سے دماغ تک پہنچے پہر وہان سے اللہ علیم کہکر عرش تک پہنچے پہر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ
اُترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینہ تک ٹہرے پہر اللہ
سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار
آسمان تک پہنچے اور چوتہی بار عرش تک وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَصِفَتُهُ إِمَّا كَذِكْرِنَا فِي الْجَهْرِ وَ
إِمَّا بِأَنْ يَكُوْنَ مُتَيَقِّظًا مُطَّلِعًا عَلَى أَنْفَاسِهِ فَإِذَا خَرَجَ النَّفَسُ بِطَبِيْعَتِهِ مِنْ غَيْرِ قَصْدِهِ
وَإِرَادَتِهِ قَالَ مَعَ خُرُوْجِهِ لَا إِلٰهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَإِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُوْلِهِ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ
الْأَكَابِرُ وَهٰذَا پَاسِ اَنْفَاس وَلَهُ أَثَرٌ عَظِيْمٌ فِي نَفْيِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِيْثِ النَّفْسِ ۔ اور منجملہ
ذکر خفی نفی اور اثبات ہے اور طریقہ اوسکا یا اوسطرح ہے جو ذکر جلی مین مذکور ہو چکا یا اسطرح پر ہے کہ ذاکر
بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اور اپنی دمون پر آگاہ رہے پہر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادہ
اور قصد کے تو اوسکے باہر ہونے کے ساتھ دل کی زبان سے کہے لا الہ پہر جب سانس اندر کو جاوے
خود بخود تو اندر جانیکے ساتھ الا اللہ کہے طریقت کی بزرگون نے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس
انفاس ہے اور اوسکا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانے مین چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے
شعر اگر تو پاس داری پاس انفاس ٭ بسلطانی رسانندت ازین پاس شعر تا بجاروب
لا نروبی راہ ٭ نرسی در مقام الا اللہ ٭ رباعی درذات مقدست کسی را راہ نیست ٭
وزحسن جلال ہیچکس آگاہ نیست ٭ سرمایۂ رہ روان کہ راہش طلبند ٭ جز گفتن لا الہ الا اللہ نیست ٭
فَإِذَا ظَهَرَ أَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ وَشُوْهِدَ فِي الطَّالِبِ نُوْرُهُ أُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْأَثَرِ الشَّوْقُ
وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزِيْمَتِهِ إِلَى الْفِكْرِ وَإِيْثَارُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلَى
طَلَبِهِ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوْتِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالِ بِأَمْرِ الدُّنْيَا
پہر جب ذکر حق کا اثر ظاہر ہو اور طالبین کو اسکا نور معلوم ہو تو اوسکو مراقبہ کرنیکا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق

مراد ہے اور غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کے جانب اور تقدیم اللہ عز و جل کی اور ہمت کا جم جانا اوسی کے طلب پر اور حلاوت پانا چپ رہنے مین اور گفتگو اور اشتغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَةُ فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلٰی اَنْوَاعٍ كَثِيْرَةٍ يَجْمَعُهَا اَمْرٌ وَهُوَ اَنْ يَتَلَفَّظَ بِاٰيَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ اَوْ يَتَخَيَّلَهَا فِي الْجَنَانِ وَيَفْهَمَ مَعْنَاهَا فَهْمًا جَيِّدًا ثُمَّ يَتَصَوَّرَ كَيْفَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَمَا صُوْرَةُ تَحْقِيْقِهٖ ثُمَّ يَجْمَعَ الْخَاطِرَ عَلٰی تِلْكَ الصُّوْرَةِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطْرَةٌ سِوَاهَا حَتّٰى يَتَحَقَّقَ الْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا وَنَوْعُ ذُهُوْلٍ عَمَّا سِوَاهَا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہے اور جامع اون اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہہ ہے کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اوسکا دل مین خیال کرے اور اوسکے معنی کو خوب طرح بوجہے پھر تصور کرے کہ یہہ معا کیونکر ہے اور اوسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے اسکے کوئی خطرہ نہ آوے یہانتک کہ اسمین استغراق متحقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکی ماسوا سے حاصل ہو مترجم کہتا ہے خلاصہ یہہ ہے کہ لفظ کی مفہوم مین اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے اسکے کوئی چیز دہیان مین نرہے اسکو مراقبہ کہتے ہین وَالْاَصْلُ فِيْهَا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ احسان یہہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھہ رہا ہے سو اگر تو اوسکو نہ دیکھہ سکے تو یہہ دہیان کر کہ وہ تجہ کو دیکھتا ہے فَيَتَلَفَّظُ السَّالِكُ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ يَتَخَيَّلُ فِي الْجَنَانِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ حُضُوْرَهٗ تَعَالٰى وَنَظَرَهٗ وَمَعِيَّتَهٗ تَصَوُّرًا جَيِّدًا مُسْتَحْكِمًا مَعَ تَنْزِيْهِهٖ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ حَتّٰى يَسْتَغْرِقَ هٰذَا التَّصَوُّرُ تو سالک اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اوسکو دل مین خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالی کے حضور اور نظر اوسکی معیت یعنی ساتھہ ہونیکو خوب مضبوط تصور کرے با وجود پاک ہونے اوس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہان تک تصور کو جماوے کہ اسمین ڈوب جاوے اَوْ يَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَيَتَصَوَّرُ مَعِيَّتَهٗ قَائِمًا وَقَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا فِي الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ وَالشُّغْلِ وَالدَّعَةِ یا اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالی تمہارے ساتھہ ہے جہان کہین کہ تم ہو تو اوسکے ساتھہ ہونیکو دہیان کرے کہڑے اور بیٹھے اور لیٹے تنہائی اور لوگو کی

ملاقات مین اور مشغولی اور بیکاری مین اور یتلفظ أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ او أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرَىٰ
او نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ او وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ او إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ او
هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَهٰذِهٖ مُرَاقَبَاتٌ مُفِيدَةٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
یا یہہ آیت پڑہے کہ أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے جدہر تم متوجہ ہو تو وہان اللہ کی ذات ہے یا
یہہ آیت پڑہے أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرَىٰ یعنے انسان نہین جانتا کہ اللہ اوسکو دیکھتا ہے یا اس
آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنے ہم قریب ترہین انسان کے رگ گردن سے یا اس آیت کا تصور
کرے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ یعنے اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے یا اس آیت کا دہیان کرے إِنَّ
مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ یعنے البتہ میرا رب میرے ساتھہ ہے وہ اب مجہکو ہدایت کریگا یا اس آیت کا مراقبہ
کرے هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنے حق تعالیٰ اول ہی اوس سے پہلے کوئی چیز نہین آخر ہے جو
بعد فنائے عالم باقی رہیگا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات
کے کہ اوسکی حقیقت کو کوئی نہین سمجہہ سکتا سو یہہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھہ دل متعلق ہونیکے واسطے
مفید ہین وَأَمَّا الْمُفِيدَةُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّكْرِ وَالْمَحْوِ فَهِيَ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ
وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَصِفَتُهٗ أَنْ يَتَصَوَّرَ نَفْسَهٗ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ
وَالسَّمَاءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَكُلُّ شَيْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْكِيبُهٗ وَهَيْئَتُهٗ وَيَتَصَوَّرُ اللّٰهَ بَاقِيًا مَوْجُودًا فَيَبْقَىٰ عَلٰى
هٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِيًّا فَإِنَّهٗ يُفِيدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبے جو قطع علایق اور پوری مجرد ہوجانے اور
بیہوشی اور فنا کے لئے مفید ہین سو اونمین سے ایک مراقبہ اس آیت کا ہے کہ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ
وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ یعنے جو زمین پر ہے وہ نیست اور نابود ہونیوالا ہے اور باقی رہیگی
تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور اوسکی مراقبہ کا طریقہ یہہ ہے کہ آپ کو تصور کرے
کہ مرگیا اور ایسی راکہہ ہوگیا جسکو ہوائین اوڑاتے ہین اور آسمان ٹکڑے ہوگیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل
مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دہیان کرے سو اس تصور پر دیر تک قایم رہے تو یہہ نیستی اور نابودی کو
مفید ہوگا ف ایسے تصور اتکی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم مین امیر المومنین علی مرتضی سے
مروی ہے کہ مجہہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قل اللهم اهدني وسددني واذكر بالهدى هدايتك
الطريق وبالسداد سداد السهم یعنے اے علی کہہ کہ خداوندا مجہکو ہدایت کر اور سیدہا چلا اور ہدایت سے

فائدہ

اپنی راہ کی پیٹ چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو وہ بیان کر تو آنحضرت نے امیر المومنین سید اولیا کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہنچ جاوے تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے کذا فی الحاشیہ العزیزیہ وکذالک ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نیستی کا باعث ہے ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ + یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو وہ تمکو ملنے والی ہے جہان کہین کہ تم ہوگے موت تمکو پا جاوے گی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجون مین ہو فاذا ظہر اثر المراقبۃ فی الطالب وشوھد نورہ امر بالتوحید الافعالی + پھر جب اثر مراقبہ کا طالب مین ظاہر ہو اور اسکا نور مشاہدہ ہو تو اوسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے توحید افعالی یہہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم مین ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا ؎ وزین نوعی از شرک پوشیدہ نیست + کزیدم بیازرد و عمرم بخست ٭ واعلم ان الشارع علیہ الصلوٰۃ والسلام رغب وحث علی شئین علی الذکر والمراد منہ ما یتلفظ بہ وعلی الفکر والمراد منہ المراقبۃ اور جان رکھہ اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب اور رغبت دلائی ذکر پر اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسری فکر پر اور مراد اوس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِكَشْفِ الْوَقَائِعِ الْآتِيَةِ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ أَنْ يَعْتَكِفَ الطَّالِبُ فِي خَلْوَةٍ وَيَغْتَسِلَ وَيَلْبَسَ أَحْسَنَ لِبَاسِهِ وَيَتَطَيَّبَ وَيَجْلِسَ عَلَى السَّجَّادَةِ وَيَضَعَ مُصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلٰى يَمِينِهِ وَمُصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلٰى يَسَارِهِ وَمُصْحَفًا كَذٰلِكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمُصْحَفًا كَذٰلِكَ خَلْفَهُ ثُمَّ يَدْعُو اللّٰهَ أَنْ تَكْشِفَ عَلَيْهِ الْوَاقِعَةُ الْفُلَانِيَّةُ وَيُجْهِدُ هِمَّتَهُ ثُمَّ يَشْرَعُ فِي اسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَيْرِ غَمْضِ الْعَيْنِ فَيَضْرِبُ مَرَّةً فِي الْمُصْحَفِ الْأَيْمَنِ وَمَرَّةً فِي الْأَيْسَرِ وَمَرَّةً خَلْفَهُ وَمَرَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَجِدَ فِي نَفْسِهِ انْشِرَاحًا وَنُورًا وَيُوَاظِبُ عَلٰى ذٰلِكَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَإِنَّهُ يَكْشِفُ عَلَيْهِ الْبَتَّةَ قُلْتُ هٰذَا مَا قِيلَ وَفِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ لِمَا فِيهِ مِنْ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ الْمُصْحَفِ بعض مشائخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے وقائع آیندہ کی کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہہ ہے کہ طالب خلوت مین اعتکاف کرے اور غسل کرے

اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کہلا مصحف اپنی دہنی طرف رکہے اور کہلا مصحف اپنی بائین طرف رکہے اور اسی طرح ایک مصحف آگے رکہے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکہے پہر حق تعالی کی کوشش تمام یہہ دعا کرے کہ فلانی واقعہ کو اوس پر ظاہر کر دے پہر اسم ذات کی ذکر مین شروع کرے بدون آنکہہ بند کر کرنیکے تو ایکبار دہنی مصحف پر ضرب کرے اور ایک بار بائین پر اور ایک بار پیچھے اور ایک بار آگے ضرب لگاوے یہان تک کہ اپنے دل مین کشایش اور نور کو پاوے اور سات دن اور مانند اسکے اسپر مداومت کرے خلوت کے ساتھہ تو البتہ اسپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون کہ ایسا کچھہ کہا ہے کہنے والون نے اور میرے دل مین اس کا کچھہ تردّد ہے اسواسطے کہ اسمین بے ادبی ہے مصحف مجید کی ساتھہ والذی اختارہ سیدی الوالد فی ھذا الباب ان یذکر اللہ تعالی بھذہ الاسماء یا علیم یا مبین یا خبیر مع مراعاۃ الشروط المذکورۃ اما کما وصفناہ فی الذکر بضربۃ واحدۃ او ثلاث ضربات واللہ اعلم۔ اور کشف واقعہ آیندہ مین جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہہ ہے کہ اللہ تعالی کا ذکر کرے ان اسماء ثلاثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکورہ کے مراعات کے سات یا اوس طرح جیسا ہمنے ذکر یک ضربی مین بیان کیا ہے یا اوس طرح جیسا ذکر سہ ضربی مین واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا شروط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کی مراد ہے وقالوا مما جربنا لکشف الارواح بھذہ الشروط المذکورۃ ان یضرب فی الجانب الایمن سبوح وفی الایسر قدوس وفی السماء رب الملائکۃ وفی القلب والروح اور مشایخ قادریہ نے کہا ہے کہ جو طریقہ کہ کشف ارواح کیواسطے ہمارا مجرب ہے شروط مذکورہ کے ساتھہ وہ یہہ ہے کہ داہنی طرف سبوح کے ضرب لگاوے اور بائین طرف قدوس کے اور آسمان مین رب الملئکۃ کی ضرب لگاوے اور دل مین والروح کے ولتحصیل الامور المھمۃ الصعبۃ بھذہ الشروط ان یصلی فی اللیل ما قدر لہ ثم یضرب فی الایمن یا حیّ وفی الایسر یا وھاب لیفعل ذلک الف مرۃ اور امور مہمہ مشکلہ کی حاصل کرنیکے واسطے اونہین شروط مذکورہ کے ساتھہ یہہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑہے جسقدر اوس کیواسطے مقدور ہو پہر داہنی طرف یا حیّ کی ضرب لگاوے اور بائین طرف یا وہاب کی اسی طرح ہزار بار کرے ولانشراح الخاطر ودفع البلایا ان یضرب اللہ فی القلب ولا الٰہ الا ھو کما

وصفنا

وصفناہ فی النفی والاثبات والحی فی الجانب الایمن والقیوم فی الایسر اور انشراح خاطر اور دور کرنے بلاؤن کا یہہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل مین لگاوے اور لا آلہ الا ہو کی اوسطرح ضرب لگاوے جیساہمنے نفی اور اثبات مین بیان کیا اور الحی کی ضرب دہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائین طرف لگاوے واذا اراد ان یدعو اللہ عزوجل بشفاء مریض او دفع جوع او توسیع الرزق او قھر عدو فلیطلب الاسم المناسب بحاجۃ فی الاسماء الحسنی فلیذکر بذلک الاسم بضربتین او ثلث ضربات او اربع فیقول یا شافی یا صمد او یا رزاق او یا مذل الی غیر ذلک واللہ اعلم واحکم اور جب اللہ عزوجل سے دعا کرنیکا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشایش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنی سے طلب کرے سو اوس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے سات ذکر کرے تو یون کہے شفائی بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین یا صمد یا کشایش رزق مین یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اسکے اور اسمائے الٰہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم واحکم فصل فی اشغال المشایخ الچشتیۃ وھم اصحاب امام الطریقۃ خواجہ معین الدین حسن الچشتی وچشت قریۃ شیوخہ رضی اللہ عنہ وعنھم اجمعین + یہہ فصل ہے مشایخ چشتیہ کی اشغال مین اور وہ امام طریقت خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہین اور چشت خواجہ معین الدین کی پیرون کے گاون کا نام ہے خدا راضی رہے اون سے اور اونکے سب پیرون سے ف مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا مین ہین اونکے ہاتھہ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوئے منقول ہے کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہہ نقش ظاہر ہو گیا حبیب اللہ مات فی حب اللہ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت مین مرگیا۔ قالوا جاء علی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ دلنی علی اقرب الطریق الی اللہ وافضلھا عند اللہ واسھلھا لعبادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ فقال علی کرم اللہ تعالی وجھہ کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمض عینیک واسمع منی ثلث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلث مرات وعلی یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجھہ لا الہ الا اللہ ثلث مرات والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یسمع

ثم لقن علی کرم اللہ وجھہ الحسن البصری وھکذا حتیٰ وصل الینا وھذا الحدیث انما وجدناہ عند ھوٴلاء المشایخ وعلی قوانین اھل الحدیث فیہ بحث طویل + مشایخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیا علی مرتضیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجکو وہ راہ بتائے جو سب راہون سے زیادہ تر قریب ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کی نزدیک اور اوسکے بندون پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر سطے مداومت ذکر کی خلوتمین سو علی کرم اللہ وجھہ نے کہا کیونکر ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھون کو بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آن حضرت نے تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ اور علی مرتضیٰ سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے تین بار لا الہ الا اللہ کہا اور آن حضرت اوسکو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے یہہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد ہمارے مرشد ہم تک پہنچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہمنے فقط ان مشایخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اسمین طویل بحث ہے۔ ف مولانا نے فرمایا بحث کی یہہ وجہہ ہے کہ یہہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور بشدت منقطع ہے اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری کی علی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہین اور رکاکت الفاظ اسپر علاوہ ہے مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیائے چشت رضی اللہ عنہم کی ساتھہ حسن ظن اسکو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہ انقطاع ساقط نکیجیے کیونکہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بشرط عدالت رواۃ حدیث مرسل بھی حجت ہے واللہ اعلم فاذا اراد الشیخ ان یلقن تلمیذہ امرہ ان یصوم یوما فان کان یوم الخمیس فھو اولیٰ ثم یامرہ بالاستغفار عشر مرات والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر مرات ثم یقول ان اللہ تعالیٰ یقول فی محکم کتابہ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم فاجتھد ان لا یاتی علیک زمان الا وانت ذاکر واعلم ان قلبک موضوع تحت ثدیک الایسر باصبعین علی صورۃ زھر الصنوبر ولہ بابان باب فوقانی وباب تحتانی پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مرید کی تلقین کریگا تو اوسکو امر کرے روزہ رکہنے کا سو اگر پنجشنبہ کا دن ہو تو بہتر ہے پھر اوس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے مضبوط کتاب مین فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم یعنی اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اوسپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے

تجکو نہ گذرے اور معلوم کرا سے طالب کہ تیرا دل رکھا ہے تیری بائیں چھاتی کی نیچے دو انگل پر بصورت
شگوفہ چلغوزہ سکے اور اوس کے دو دروازہ ہیں ایک دروازہ اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا ف
ف مصنف نے حاشیہ میں فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے ملا ہے اور باب
تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے - اما الباب الفوقانی ففتحہ بالذکر الجلی فاما
التحتانی ففتحہ بالذکر الخفی + دل کے اوپر کے دروازہ کی کشایش تو ذکر جلی سے ہوتی
ہے اور نیچے کے دروازہ کی کشادگی تو ذکر خفی سے ہوتی ہے - فاذا اردت الذکر الجلی فاجلس
متربعًا وخذ العرق الذی یسمّی کیماس بابهام قدمك الیمنی والتی تلیها و سمعت سیدی
الوالد قدس سرہ یقول هو عرق فی بطن الرکبة یهبط من جانب الفخذ واخذہ بهذہ الکیفیة
یفید نفی الخواطر ویجمع الهمة ویسخن القلب تسخینا عجیبا + پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے
تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اوس رگ کو جسکا کیماس نام ہے اپنے داہنے پانو کے انگوٹھے اور پچھلی اونگلی
کو داب کر اور میں نے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سُنا کہتے تھے کہ کیماس وہ رگ ہے کہ زانو کے تلے
ران کی جانب سے اوتری ہے اور اوسکا اسطرح سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید ہے اور دل کو
گرم کر دیتا ہے عجیب گرمی کے ساتھ واجلس جلسة الصلٰوة مستقبل القبلة باجتماع العزیمة قل لا اله
الا الله بالشدة والمد واخراج القوة من داخل القلب واخرج لفظة لا من السرة وامددها
الی المنکب الایمن ولفظة اله من ام الدماغ تشیر بذلك انك اخرجت حب من سوی
الله تعالی من باطنك والقیته خلفك فتنفس نفسًا اخرفاضرب الا الله فی القلب
بالشدة والقوة اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست نماز کے رو بقبلہ حضور دل سے ہمت کو مجتمع کر کے
پھر کہہ لا الہ الا اللہ سختی اور کشیدگی کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا ناف سے
نکال اور اوسکو کھینچ داہنے مونڈھے تک اور لفظ الہ کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اوس تصور سے
گویا تو نے مغیر خدا کے محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اوسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم
کی سوا الا اللہ کو دل میں سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کر و یلاحظ المبتدی نفی المعبودیة من غیر الله
تعالی والمتوسط نفی المقصودیة والمنتهی نفی الوجود + اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی
ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا - والشرط

الاعظم فی هذا الذکر جمع الھمۃ و فھم المعنی وینبغی لصاحب الذکر الجلی ان لا یقلل الطعام جدا بل یکفیہ ان یخلی ربع المعدۃ وینبغی ان یاکل شیئا من الدسم لئلا یتشوش دماغہ اورشرط اعظم اس ذکر میں ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والیکو لائق یہہ ہے کہ کھانیکو نہایت کم نکرے بلکہ اوسکو کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رہے اور مناسب ہے کہ کچھہ چکنائی کھایا کرے تاکہ اوسکا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے واذا اردت پاس انفاس فکن مستیقظا واقفا علی انفاسک فکلما خرج النفس فقل مع خروجہ لا الہ کانک تخرج محبۃ کل شیء سوی اللہ من باطنک واذا دخل النفس فقل مع دخولہ الا اللہ کانک تدخل و تثبت محبۃ اللہ فی قلبک اور جب کہ تو اے سالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دمونپر واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو تو اوسکے نکلنے کے ساتھہ لا الہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کیطرف آوے تو اوسکے داخل ہونیکے ساتھہ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل مین قالوا والرکن الاعظم ربط القلب بالشیخ علی وصف المحبۃ والتعظیم وملاحظۃ صورتہ قلت ان للہ تعالی مظاھر کثیرۃ فما من عابد غنیا کان او ذکیا الا وقد ظھر بحذائہ صار معبودا لہ فی مرتبتہ ولھذا السر نزل الشرع باستقبال القبلۃ والاستواء علی العرش وقال رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْھِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قِبْلَتِہٖ وَسَاَلَ جَارِیَۃً سَوْدَاءَ اَیْنَ اللّٰہُ فَاَشَارَتْ اِلَی السَّمَاءِ فَسَاَلَھَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ بِاِصْبَعِھَا یَعْنِیْ اللّٰہُ اَرْسَلَکَ فَقَالَ ھِیَ مُؤْمِنَۃٌ فَلَا عَلَیْکَ اَنْ لَا تَتَوَجَّہَ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ وَلَا تَرْبُطَ قَلْبَکَ اِلَّا بِہٖ وَلَوْ بِالتَّوَجُّہِ اِلَی الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ النُّوْرِ الَّذِیْ وُضِعَ عَلَیْہِ وَھُوَ اَزْھَرُ اللَّوْنِ کَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ اَوْ بِالتَّوَجُّہِ اِلَی الْقِبْلَۃِ کَمَا اَشَارَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صلعم فَیَکُوْنُ کَالْمُرَاقَبَۃِ لِلّٰہِ الْحَمْدُ مشایخ چشتیہ قدس سرہم نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دلکا لگانا اور گانٹھنا ہے مرشد کے ساتھہ محبت اور تعظیم کے صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا مین کہتا ہون حق تعالی کے مظاہر کثیرہ ہین سو کوئی عابد غبی ہو یا ذکی نہین مگر کہ وہ اسکے مقابل ظاہر ہو کر اوسکا معبود ہو گیا ہے اور اسی بھید کے سبب سے رو بقبلہ ہونا اور استواء علی العرش کا شرع مین نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہہ کے سامنے نہ تہوکے اسواسطے کہ اللہ تعالی اوسکے

ا

اوسکے درمیان اور اوسکے قبلہ کے درمیان مین اور آنحضرت نے سیاہ لونڈی سے پوچھا تو فرمایا کہ اللہ کہان ہے تو لونڈی نے آسمان کیطرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اوس سے پوچھا کہ مین کون ہون تو اوسنے اپنی اونگلی سے اشارہ کیا مراد اوسکی یہہ ہے کہ خدا نے تجکو بھیجا ہے تو فرمایا کہ یہہ ایمان دار ہے تو ایسا تجھپر کچھہ مضایقہ نہین اسمین کہ تو متوجہ ہو مگر اللہ ہی کیطرف اور اپنا دل نہ لگاوے مگر اوس سے اگرچہ عرش کیطرف متوجہ ہو کر اور اوس نور کا تصور کرکے جسکو حق تعالی نے عرش پر رکھا ہے اور وہ نہایت روشن رنگ سے چاند کی رنگ کے مانند یا قبلہ کیطرف متوجہ ہو کر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف اشارہ کیا ہے تو یہہ اس حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم **ف** مصنف نے حاشیہ مین فرمایا کہ حق تعالی کے عالم مثال مین تجلی ہے تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اوسکو ادراک کرتا ہے مترجم کہتا ہے تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ مین مفصل مذکور ہے یہہ رسالہ مختصر لایق اوسکے تفصیل کے نہین فَاِذَا تَنَوَّرَ الطَّالِبُ بِنُوْرِ الذِّكْرِ اَمَرَهُ بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنَ الرَّقِيْبِ سُمِّيَتْ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ يُرَاقِبُ قَلْبَهُ اَوْ يُرَاقِبُ اللّٰهَ كَمَا اَنَّ اللّٰهَ يُرَاقِبُهُ فَيَقُوْلُ بِلِسَانِهِ اَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهِ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ شَاهِدِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَوْ كَاَنَّهُ حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تُشَاهِدُهُ پھر جب طالب رنگین ہوجاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اسکو مراقبہ کرنے کا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظت اور نگھبان سے مشتق ہے اسکا مراقبہ اسوسطے نام رکھا گیا کہ سالک بعضی مراقبات مین اپنے دل کی محافظت اور نگھبانی کرتا ہے یا بعضی مراقبات مین اللہ تعالی کا مراقب ہوتا ہے جیسا اللہ تعالی اوس کی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرنیکے وقت زبان سے کہے یا اپنی دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنے آگاہ ہوجا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہے یا اوسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلہ کے درمیان مین اور تو اوسکو مشاہدہ کرتا ہے قَالَ الْمَشَايِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِي الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ يَلْزَمُهُ مُرَاعَاةُ اُمُوْرٍ دَوَامُ الصِّيَامِ وَدَوَامُ الْقِيَامِ وَتَقْلِيْلُ الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ فِيْ حَالَاتِ الْيَقْظَةِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكُ الْغَفْلَةِ رَاْسًا حَتّٰى تَكُوْنَ عِنْدَهُ مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا دَخَلَ فِي الْحُجْرَةِ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى تَعَوَّذَ وَسَمّٰى وَقَرَاَ سُوْرَةَ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا

مراقبہ

تشبیہ

شرائط

چلہ

تنبیہ

ادخل الرجل اليسرى قال اللهم انت وليي في الدنيا والاخرة كن لي كما كنت لمحمد صلى الله
عليه واله وسلم وارزقني محبتك اللهم ارزقني حبك واشغلني بجمالك واجعلني من المخلصين
اللهم امح نفسي بجذبات ذاتك يا انيس من لا انيس له رب لا تذرني فردا وانت خير الوارثين
مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جو چلہ مین داخل ہونیکا ارادہ کرے اوسکو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہے
ہمیشہ روزہ رکھنا اور اسدن قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے اور صحبت خلق کو کم کر
دینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کی حالات مین اور مرشد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے
رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہانتک کہ اوس کے نزدیک غفلت از قسم حرام کی ہو جائے پھر جب
حجرے مین داہنا پاؤن داخل کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور
قل اعوذ برب الناس کو تین بار پڑہے اور جب بایان پاؤن داخل کرے تو اللہم سے آخر تک دعا
کرے یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت مین میرا مددگار ہو جا جیسا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا کارساز تھا اور مجھکو اپنی محبت دے الہی مجھکو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ مشغول کر اور
مجھکو عباد مخلصین مین کر ڈال الہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات کی کششون سے اے انیس اوسکے
جسکا کوئی انیس نہین اے رب مجھکو نہ چھوڑ تو تنہا اور تو بہتر وارثین سے ہے ثم يقوم على المصلى ويقول اني
وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين احدى وعشرين
مرة ثم يركع ركعتين في الاولى اية الكرسي وفي الثانية امن الرسول ثم يسجد سجدة طويلة
ويجتهد في الدعاء ثم يقول يا فتاح خمس مائة مرة ثم يشتغل بالاذكار التي ذكرناها
پھر مصلے پر کہڑا ہو اور اني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين
کو اکیس بار پڑہے یعنی مین نے اپنا مونھہ متوجہ کیا یکسو ہو کر اوسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا
کیا اور مین مشرکین مین داخل نہین پھر دو رکعت پڑہے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑہے اور دوسری
رکعت مین آمن الرسول پھر لمبا سجدہ کرے اور دعا مین خوب کوشش کرے پھر پانسو بار یا فتاح
کہے پھر اون اذکار مین مشغول ہو جسکو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر جلی اور پاس انفاس اور مراقبات وقالوا اذا
دخل المقبرة قرأ سورة انا فتحنا في ركعتين ثم يجلس مستقبلا الى الميت مستدبر القبلة
يقرأ سورة الملك ويكبر ويهلل ويقرأ سورة الفاتحة احدى عشرة مرة ثم يقرب

مِنَ الْمَيِّتِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَقُولُ يَا رُوْحُ يَضْرِبُهُ فِي السَّمَاءِ وَ يَا رُوْحَ الرُّوْحِ يَضْرِبُهُ فِي الْقَلْبِ حَتّٰى يَجِدَ انْشِرَاحًا وَنُوْرًا ثُمَّ يَنْتَظِرُ لِمَا يَفِيْضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلٰى قَلْبِهٖ اور مشایخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورہ انا فتحنا دو رکعت مین پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اسکو آسمان مین ضرب کرے اور یا روح الروح کی دلمین ضرب کرے یہانتک کہ کشایش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے ہو اسکے دل پر وَلِلْچِشْتِيَّةِ صَلٰوةٌ تُسَمّٰى صَلٰوةَ الْمَعْكُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا اَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ مَا نَشُدُّ هَا بِهٖ فَلِذٰلِكَ حَذَفْنَاهَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ اور چشتیون کے یہان ایک نماز ہے جسکو صلوٰۃ المعکوس کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اوسکی نہین پائی جس سے ہم اوسکی تقویت کرین اسیواسطے ہمنے اوسکو ذکر نکیا اور علم اوسکے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے وَلَهُمْ صَلٰوةٌ تُسَمّٰى صَلٰوةَ كُنْ فَيَكُوْنُ اور چشتیہ کے یہان ایک نماز ہے جسکو صلوٰۃ کن فیکون کہتے ہین **ف** صلوٰۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہین کہ مطلب برآری مین اوسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے قَالُوْا مَنْ اعْتَرَضَتْ لَهٗ حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْيُرْكِعْ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِي الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَءُ فِي الْاُوْلٰى الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَالْاِخْلَاصَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةً وَالْاِخْلَاصَ مَرَّةً وَيَقُوْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ اى آسان کنندہ دشواریها واى روشن کنندہ تاریکیها مِائَةَ مَرَّةٍ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَيَدْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا كَانَتِ الثَّالِثَةُ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاْسِهٖ وَجَعَلَ كُمَّهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَبَكٰى وَدَعَى اللّٰهَ اِلٰى حَاجَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً فَاِنَّهٗ لَابُدَّ يُسْتَجَابُ لَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مشایخ چشتیہ نے صلوٰۃ کن فیکون کے بیان مین کہا ہے کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ تین رات ولیالی ثلثہ سے یعنے چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ ایکبار اور سو بار یون کہے اے آسان کنندہ دشواریہا

صلوٰۃ معکوس

صلوٰۃ کن فیکون

وای روشن کنندہ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حق تعالی سے
دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے
اوتاری اور اپنی آستین کو اپنی گردن مین ڈالی اور روی حق تعالی سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور
انشاء اللہ تعالی دعا مستجاب ہو اسکی واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ بعضے نادانون نے اعتراض
کیا ہے آستین گردن مین ڈالنا کیونکر جایز ہوگا حالانکہ ادعیہ ماثورہ مین وہ ثابت ہے نہین ہم جواب
دیتے ہین کہ قلب رداء یعنے چادر کا الٹنا پلٹنا نماز استسقا مین رسول علیہ السلام سے ثابت ہے
تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسی طرح آستین گردن مین ڈالنا امر مخفی کے اظہار کیواسطے یعنی تضرع کی
باواسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر ناجایز ہوگا فصل فِي أَشْغَالِ الْمَشَايِخِ
النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ خَوَاجَهْ بَهَاءِ الدِّينِ نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ وَعَنْ تَابِعِيهِمْ أَجْمَعِينَ یہ فصل ہے مشایخ نقشبندیہ کی اشغال مین نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاؤالدین
نقشبند بخاری کے مریدین اللہ راضی ہو اون سے اور اونکے سب مریدون سے قَالُوا طُرُقُ الْوُصُولِ
إِلَى اللهِ ثَلٰثٌ أَحَدُهَا الذِّكْرُ مِنْهُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَأْثُورُ عَنْ مُتَقَدِّمِيهِمْ نقشبندیہ نے
کہا کہ اللہ تک پہنچنے کی تین راہین ہین ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کی نفی اور اثبات ہے اور وہی منقول
ہے متقدمین نقشبندیہ سے وَصِفَتُهُ أَنْ يَنْتَهِزَ فُرْصَةً مِنَ التَّشْوِيشَاتِ الْخَارِجِيَّةِ كَالْإِسْمَاعِ إِلَى أَحَادِيثِ
النَّاسِ وَالدَّاخِلِيَّةِ كَالْجُوعِ الْمُفْرِطِ وَالْغَضَبِ وَالْأَلَمِ وَالشِّبَعِ الْمُفْرِطِ ثُمَّ يَذْكُرُ الْمَوْتَ
وَيُحْضِرُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعَالَى مِمَّا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِي ثُمَّ يَضُمُّ شَفَتَيْهِ وَيُغْمِضُ
عَيْنَيْهِ وَيَحْبِسُ نَفَسَهُ فِي بَطْنِهِ وَيَقُولُ بِالْقَلْبِ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ إِلَى الْأَيْمَنِ وَيَمُدُّهَا
حَتَّى يَصِلَ إِلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ يُحَرِّكُ مَنْكِبَيْهِ إِلَى رَأْسِهِ فَيَقُولُ إِلٰهَ ثُمَّ يَضْرِبُ فِي قَلْبِهِ بِالشِّدَّةِ
إِلَّا اللهُ اور طریقہ نفی اثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ
لوگونکی گفتگو سننا اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زاید اور غضب اور درد اور
سیری مفرط پھر موت کو یاد کرے اور تصور مین اوسکو اپنے آگے سامنے کرلے اور اللہ تعالی سے
مغفرت چاہے اون گناہونکی جو اوس سے صادر ہوئے پھر دونون لبون اور دونو آنکھونکو
بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ مین حبس کرے اور دل سے کہے لا اسکو اپنی ناف سے داہنی

طرف نکالے اور کھینچے یہانتک کہ اپنے مونڈہے تک پہنچے پھر مونڈہے کو سر کیطرف جھکادے اور ہلاوے اور کہے اللہ پھر ضرب لگاوے اپنے دل مین سختی سے اِلّا اللہ کی ف مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب مین فرمایا کہ مبادی سلوک مین اسم ذات سے ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ہزار ایک بار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مثمر ہے قَالُوْا لِحَبْسِ النَّفَسِ خَاصِيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فِيْ تَسْخِيْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِيْمَةِ وَهَيَجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَيَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَا يَأْمُرُ بِهِ الْجُوْكِيَّةُ بَوْنٌ بَائِنٌ۔ نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنے دم روکنے کی عجیب خاصیت ہے باطن کے گرم کرنے مین اور جمعیت عزیمت اور عشق کی ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے مین اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا او سپر گران نہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے نفس غیر مفرط مراد ہے جسکی نوبت حصر نفس تک نہ پہنچے تو نقشبندیہ کی حبس دم مین اور اوس حبس دم مین کہ جسکو جوگی بتاتے ہین فرق بعید ہے ف مصنف قدس سرہ نے فرمایا ۔ رباعی

حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند + اثبات مقالات رہاہین بکنند + حبس نفس و حصر نفس دارد فرق + حبس نفس ست آنچہ نشانش بدہند + وَكَذٰلِكَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ اَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِيْ نَفَسٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِيْ نَفَسٍ وَاحِدٍ وَهٰكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اَحَدٍ وَعِشْرِيْنَ مَعَ الْمُرَاعَاةِ عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید کو ایکبار ایکدم مین کہے پھر تین بار ایکدم مین کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چندروز کی مشق مین اکیس بار تک پہنچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنے اول بار ایکبار اور دوسرے بار تین بار اور تیسرے بار پانچ بار اور چوتھے بار سات بار وعلے ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُوْدِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتِهَا لَهٗ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّاكِيْدِ وَاِجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لَا كَمَا يَدُوْرُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ اور شرط اعظم نفی اثبات کی ذکر مین ملاحظہ کرنا ہے نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کیواسطے بروجہہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ اوس طرح جیسی دل مین خطرات اور باتون کے خیالات گھومتے پھرتے ہین ۔ وَهٰذَا بَلَغَ اِلٰى

اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّةً وَلَمْ یُفْتَحْ لَهٗ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ وَانْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَجَبَ
الْاِشْتِغَالُ بِاِسْمِهٖ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْاَشْغَالِ الْاُخْرٰی فَلْیَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهٗ لَمْ یُقْبَلْ فَلْیَسْتَاْنِفْ بِهٰذِهِ
الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلَاثَةِ اِلٰی اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہنچا اور اوسکی واسطے
جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نکھلا تو اوسکو اوسکی اسم کی مشغولی واجب
ہوئی اور نفرت اور اشغال سے لازم آئی تو چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اوسکا عمل مقبول نہوا تو بشروط
مذکورہ اوسکو پھر سرے سے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک وَمِنْهُ الْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ كَاَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ عِنْدَ
الْمُتَقَدِّمِیْنَ وَاِنَّمَا اسْتَخْرَجَهٗ خَوَاجَهْ مُحَمَّدُ بَاقِیْ بِاللّٰهِ وَمَنْ یَقْرُبُ مِنْهُ فِی الزَّمَانِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ
ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نتھا اوسکو تو خواجہ محمد باقی باللہ نے یا اونکے کسی قریب العصر نے نکالا ہے
واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت مین کہین ثابت نہین اسواسطے کہ ذات بحث کا
تصور عوام کو ممکن نہین بلکہ شرع مین اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھہ یا بعض وعید کے سات
وارد ہوا ہے سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ اَفْیَدُ لِلسُّلُوْكِ وَالْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ
اَفْیَدُ لِلْجَذْبِ مین نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید
تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور کشش کیواسطے زیادہ تر مفید ہے وَصِفَتُهٗ اَنْ یُخْرِجَ لَفْظَةَ اللّٰهِ مِنْ سُرَّتِهٖ
بِالشَّدِّ التَّامِّ وَیَمُدُّهَا حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی اُمِّ دِمَاغِهٖ مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّدْرِیْجِ فِی الزِّیَادَةِ حَتّٰی اَنَّ مِنْهُمْ
مَنْ یَقُوْلُهَا فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ اَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ رَاَیْتُ امْرَاَةً مِّنْ مُخْلِصَاتِ سَیِّدِی الْوَالِدِ تَقُوْلُهَا
اَلْفَ مَرَّةٍ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَیْضًا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ اللہ کے
لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اوسکو کھینچے یہانتک کہ اوسکے دماغ کی جھلی تک پہنچے حبس دم کی
ساتھہ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے یہان تک کہ بعضے نقشبندی ایکدم مین اسکو ہزار بار کہتے ہین
اور البتہ مین نے ایک عورت کو جو مرشد والد کے مریدون مین سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایکدم مین ہزار بار
کہتے تھے اور اس سے اکثر بھی وَسَمِعْتُ سَیِّدِیَ الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ یَحْكِیْ عَنْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ كَانَ
فِی الْبِدَایَةِ یَقُوْلُ النَّفْیَ وَالْاِثْبَاتَ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ مِائَتَیْ مَرَّةٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور جیسے اپنے
والد مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے سلوک مین نفی اور اثبات کو ایکدم مین

دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم وَثَانِیْهَا الْمُرَاقَبَةُ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ تنبیہ میں فرمایا حقیقت مراقبہ توجہی کہ شامل جمیع افراد آن باشد آن نسبت کہ توجہ قوت دراکہ با قبال تمام بسوی صفات حضرت حق نمودن یا بسوی حالت انفکاک روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین گردد وَصِفَتُهَا اَنْ یَحْبِسَ النَّفَسَ تَحْتَ السُّرَّةِ حَبْسًا یَسِیْرًا ثُمَّ یَتَوَجَّهُ بِمَجَامِعِ اِدْرَاکِهٖ اِلَی الْمَعْنَی الْمُجَرَّدِ الْبَسِیْطِ الَّذِیْ یَتَصَوَّرُهٗ کُلُّ اَحَدٍ عِنْدَ اِطْلَاقِ اسْمِ اللّٰهِ وَلٰکِنْ قَلَّ مَنْ یُجَرِّدُهٗ عَنِ اللَّفْظِ فَلْیَجْتَهِدْ هٰذَا الطَّالِبُ اَنْ یُجَرِّدَ هٰذَا الْمَعْنٰی عَنِ الْاَلْفَاظِ وَیَتَوَجَّهُ اِلَیْهِ مِنْ غَیْرِ مُزَاحَمَةِ الْخَطَرَاتِ وَالتَّوَجُّهِ اِلَی الْغَیْرِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا یُمْکِنُهٗ هٰذَا النَّحْوُ مِنَ الْاِدْرَاکِ فَمِنَ الْمَشَایِخِ مَنْ یَاْمُرُ مِثْلَ هٰذَا بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهٗ اَنْ لَا یَزَالَ یَدْعُوْ اللّٰهَ بِقَلْبِهٖ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ قَدْ تَبَرَّأْتُ اِلَیْکَ عَنْ کُلِّ مَا سِوَاکَ وَنَحْوَ ذٰلِکَ مِنَ الْمُنَاجَاتِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَاْمُرُهٗ بِتَخَیُّلِ الْخَلَاءِ الْمُجَرَّدِ اَوِ النُّوْرِ الْبَسِیْطِ فَیَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هٰذَا التَّخَیُّلِ اِلَی التَّوَجُّهِ الْمَذْکُوْرِ اور طریقہ مراقبہ کا یہہ ہے کہ دم کو بند کرے ناف کی نیچے تھوڑا سا پھر اپنی جمیع حواس مدرکہ سے کہ متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام بولنے کی وقت تصور کرتا ہے ولیکن ایسے لوگ کم ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں تو طالب کوشش کرے کہ معنی اس بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اوسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ کے اور بعضے لوگون سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے سو بعض مشایخ تو ایسے شخص کو اسطرح کی دعا بتاتے ہیں اور طریقہ اوس دعا کا یہہ کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یون کہے اے رب تو ہے میرا مقصود ہے میں بیزار ہو آیا تیری طرف تیری ماسوا سے اور مانند اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشایخ شخص مذکور کو خلاء مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنیکو فرماتے ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہنچ جاتا ہے مترجم کہتا ہے خلاء مجرد سے یہہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے وَثَالِثُهَا الرَّابِطَةُ بِالشَّیْخِ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہنچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ ف مولانا نے فرمایا حق یہہ ہے کہ سب راہون سے یہہ راہ زیادہ تر قریب ہے گا ہے مرید میں قابلیت نہیں ہوتی تو اوسکی مرید محبت سے

حقیقت مراقبہ توجہ قوت دراکہ بسوی
شیخ
تنبیہ
رابطہ
تمنا

مرشد اوسمین تصرف کرتا ہے مشایخ طریقت سے نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تمسے نہو سکے تواون کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشایخ طریقت کے کلام کی معنی یہہ ہین کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پرتو ہے تجلی ذاتی کی اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے مخلصی حاصل ہو جاوے سو اگر یہہ نہو سکے تواون لوگون سے تعلق بہم پہنچانا چاہیے جو اس پرتو سے مشرف ہوئے ہین جو اپنے نفوس اور علایق ماسوی سے نجات پاگئین ہین اور اس آیت قرآنی مین کُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ یعنے سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہے رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اوسکی توجہ سے اندک زمانہ مین وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت مین حاصل نہین ہوتا اور خوب کہا جو کہا ہے شعر آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین ٭ طعنہ زند بر دہہ سخر کند بر چلہ۔ وَشَرْطُهَا اَنْ یَکُونَ الشَّیْخُ قَوِیَّ التَّوَجُّهِ دَائِمَ الْیَادِ داشت فَاِذَا صَحِبَهٗ خَلّٰی نَفْسَهٗ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مَحَبَّتَهٗ وَیَنْتَظِرُ لِمَا یَفِیْضُ مِنْهُ وَیُغَمِّضُ عَیْنَیْهِ اَوْ یَفْتَحُهُمَا وَیَنْظُرُ بَیْنَ عَیْنَیِ الشَّیْخِ فَاِذَا اَفَاضَ شَیْءٌ فَلْیَتْبَعْهُ بِمَجَامِعِ قَلْبِهٖ وَلْیُحَافِظْ عَلَیْهِ وَاِذَا غَابَ الشَّیْخُ عَنْهُ یُخَیِّلُ صُوْرَتَهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ بِوَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِیْمِ فَتُفِیْدُ صُوْرَتُهٗ مَا تُفِیْدُ صُحْبَتُهٗ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یاد داشت کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کی تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سوا اسکے محبت کے اور اوسکا منتظر رہے جسکا اوسکی طرف سے فیض آوے اور دونو آنکہین بند کرلے یا اونکو کہول دے اور مرشد کی دونون آنکہون کے بیچمین تکنے لگ جاوے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اوسکے پیچھے پڑ جاوے اپنے دلکی جمعیت سے اور چاہیے کہ اوس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اوسکی پاس نہو تو اوسکی صورت کو اپنے دونون آنکہون کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اوسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اوسکی صحبت فائدہ دیتی تہی۔ ف مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہہ ہے کہ واصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جسکے دیکہنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے کہ ہم الذین اذا رؤا ذکر اللہ یعنی اولیاء اللہ وہ ہین جنکے دیکہنے سے خدا یاد پڑے اور جنکی صحبت فواید صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے ھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ اولیاء اللہ جلیس ہین خدا کے اور مقتضائے اس حدیث معتمد کے ہم قوم

لا يشقى جليسهم يعنے اوليا الله ايسى قوم ہے جنکا جليس اور ہم صحبت بدبخت نہين ہوتا مترجم کہتا ہے خواجہ نقشبند رحمة الله عليہ نے بموجب احاديث مذکورہ کے ولی کی علامت بتائے اس قول مين ہر با کسی باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ❊ وز تو نرمید صحبت آب و گلت ❊ زنہار ز صحبتش گریزان می باش ❊ ور نہ نکند روح عزیزان بحلت ❊ خلاصہ یہ ہے کہ جسکی صحبت سے دنیا سرد ہوا اور ہر طرف سے دل ٹوٹکر حضرت حق سے متعلق ہوجاوے تو اوسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہے اور جب دنیا دل سے نہ منقطع ہووے تو تضیع اوقات ہے اوسکی صحبت سے تو تنہائی بہتر ہے تو واجب ہے کہ غلو عوام پر دہوکا نہ کہاوے ہر شیخ سے بعیت نکرلے بلکہ طریقت کی بعیت اوس مرشد کامل مکمل سے کرے جسکی ولایت کی علامات ظاہر اور باہر ہون مولانای روم علیہ الرحمة نے فرمایا شعر اے بسا ابلیس آدم روے ہست ❊ پس بہر دستی نشاید داد دست ❊ اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین معیوب ہے ایسی افراط بہی بہتر نہین جس مین صورت پرستی کی نوبت پہنچی اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہوجاوے حق تعالی ہر امر مین صراط مستقیم پر قایم رکہے آمین سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ يَجِبُ عَلَى السَّالِكِ إِذَا كَانَ عَلَى هَيْئَةٍ وَحَصَلَ لَهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا الْمَعْنَى اَنْ لَا يُغَيِّرَ تِلْكَ الْهَيْئَةَ فَاِنْ كَانَ قَائِمًا لَمْ يَقْعُدْ وَاِنْ كَانَ قَاعِدًا لَمْ يَقُمْ اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تہے سالک پر واجب ہے کہ جب کسی شکل اور ہیئت پر ہوا اور اوسکو یہ کوئی حال حاصل ہوا اور اوس شکل کو نہ بدل ڈالے تو اگر کہڑا ہو تو نہ بیٹہے اور اگر بیٹہا ہو تو کہڑا نہ ہوجاوے وَمِنَ الْمَشَايِخِ مَنْ يَاْمُرُ بِتَخَيُّلِ الْقَلْبِ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ اِسْمُ اللّٰهِ بِالذَّهَبِ اور بعضی مشایخ مین جو سالک کو بتاتے ہین دل مین اسم الله کو سونے سے لکہا ہوا خیال کرنیکا سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ اَمَرَنِي خَوَاجَه هَاشِمُ الْبُخَارِيُّ بِكِتَابَةِ اِسْمِ الذَّاتِ وَاَنَا ابْنُ عَشَرَ سِنِيْنَ فَاَكْثَرْتُ مِنْهَا وَلَخَذْتُ بِمَجَامِعِ قَلْبِيْ اِنِّيْ كُنْتُ مَشْغُوْلًا بِكِتَابَةِ كِتَابٍ فَكَتَبْتُ اِسْمَ الذَّاتِ عَلَى نَحْوٍ مِنْ اَرْبَعَةِ اَوْرَاقٍ وَمَا شَعَرْتُ اور والد مرشد سے مینے سنا فرماتے تہے کہ مجکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکہنے کو فرمایا اور مین دس برس کا تہا تو مینے اسکے لکہنے کی کثرت کی اور اسکی تحریر نے اپنے دلمین جمالی یہانتک کہ ایک کتاب کے لکہنی مین مشغول تہا تو اسم ذات کو مین بقدر چار ورقون کے لکہہ گیا اور مجکو کچہہ خبر نہوئی رف مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکورہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تہا شرح عقاید کے حاشیہ خیالی پر وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ رَاَيْتُ خَوَاجَه خرد يَكْتُبُ بِاِبْهَامِهِ عَلَى اَصَابِعِ الْاَرْبَعِ شَيْئًا

فِي مَجْلِسِهٖ وَكَلَامِهٖ وَشَأْنِهٖ كُلِّهٖ فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ كَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ فِي بِدَايَةِ اَمْرِيْ وَصَارَتْ دَيْدَنًا لَا اَسْتَطِيْعُ الْاِنْفِلَاعَ عَنْهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ مین نے خواجہ خرد یعنے خواجہ محمد باقی باللہ کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چارون انگلیون پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کامون مین تو مین نے اونسے پوچھا تو فرمایا کہ مین نے اسم ذات کو ابتداے سلوک مین لکھا تھا اور اب مجکو ایسی عادت ہوگئی ہے کہ مین اوسکے چھوڑنے پر قادر نہین ہون واللہ اعلم وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ كَلِمَاتٌ عَلَيْهَا بِنَاءُ طَرِيْقَتِهِمْ بَعْضُهَا اِشَارَةٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاَشْغَالِ وَبَعْضُهَا عَلٰى شُرُوْطِ تَاْثِيْرِهَا فَلْنَذْكُرْهَا اور مشایخ نقشبندیہ کی چند اصطلاحات ہین جن پر اون کے طریقہ کی بنا ہی بعضی اصطلاحات مین تو اونہین اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی انکی تاثیر کی شرطون پر تو ہمکو اونکا ذکر کرنا چاہیے ۱ ہوش دردم ۲ نظر برقدم ۳ سفر در وطن ۴ خلوة در انجمن ۵ یادکرد ۶ بازگشت ۷ نگہداشت ۸ یادداشت فَهٰذِهٖ هِيَ الْمَاثُوْرَةُ عَنْ خَوَاجَهْ عَبْدِ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِيِّ وَبَعْدَهَا ثَلٰثَةٌ مَاثُوْرَةٌ عَنِ الْخَوَاجَهْ نَقْشَبَنْد وُقُوْفٌ زَمَانِيٌّ وُقُوْفٌ قَلْبِيٌّ وُقُوْفٌ عَدَدِيٌّ

(۱) ہوش دردم (۲) نظر برقدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یادکرد (۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت تو یہہ آٹھہ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے منقول ہین اور اسکے بعد تین اصطلاحین خواجہ نقشبند رحمہ اللہ سے مروی ہین ۱ وقوف زمانی ۲ وقوف قلبی ۳ وقوف عددی

اما هوش دردم فَمَعْنَاهُ التَّيَقُّظُ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ فَلَا يَزَالُ مُتَيَقِّظًا مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِهٖ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ هَلْ هُوَ غَافِلٌ اَوْ ذَاكِرٌ وَهٰذَا طَرِيْقُ التَّدْرِيْجِ اِلٰى دَوَامِ الْحُضُوْرِ وَهٰذَا لِلْمُبْتَدِيْ فَاِذَا تَوَسَّطَ فِي السُّلُوْكِ فَلْيَكُنْ مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِهٖ فِيْ كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ الزَّمَانِ مِثْلَ اَنْ يَّتَاَمَّلَ بَعْدَ كُلِّ سَاعَةٍ هَلْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيْهَا غَفْلَةٌ اَوْ لَا فَاِنْ دَخَلَتْ غَفْلَةٌ اِسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلٰى تَرْكِهَا فِي الْمُسْتَقْبِلِ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَصِلَ اِلَى الدَّوَامِ وَيُسَمّٰى هٰذَا الْاَخِيْرُ بِوُقُوْفٍ زَمَانِيٍّ وَاسْتَخْرَجَهٗ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْد لِمَا رَاٰى اَنَّ التَّوَجُّهَ اِلٰى عِلْمِ الْعِلْمِ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ يُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ فَاِنَّمَا اللَّائِقُ بِهِ الْاِسْتِغْرَاقُ فِي التَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ بِحَيْثُ لَا يُزَاحِمُهٗ عِلْمُ هٰذَا التَّوَجُّهِ تو ہوش دردم کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس ہے اپنی ذات سے ہر سانس مین کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہہ طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنیکا اور اسطرح کی ہوشیاری مبتدی کے

واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑہے اور سلوک کے درمیان مین آوے تو چاہیے کہ کہوج کرتا رہے اپنی ذات کا تہوڑی تہوڑی مدت مین اسطرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہین سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آئیندہ کو اسکے چہوڑنیکا ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہان تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہہ پچہلی طریق کی ہوشیاری مسمی بوقوف زمانی ہے اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے کہ انہون نے معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العلم یعنے دانست کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہے اوسکے مناسب تو استغراق ہے توجہ الی اللہ مین اسطرح پر کہ اسکو اپنے متوجہ ہونیکی دانست بہی مزاحم حال نہو **ف** اما نظر بر قدم فمعناہ اَنَّ السَّالِکَ یَجِبُ عَلَیْہِ اَنْ لَا یَنْظُرَ فِی حَالِ مَشْیِہٖ اِلَّا اِلٰی قَدَمَیْہِ وَلَا فِی حَالِ قُعُوْدِہٖ اِلَّا بَیْنَ یَدَیْہِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَی النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَۃِ وَالْاَلْوَانِ الْمُعْجِبَۃِ یُفْسِدُ عَلَیْہِ حَالَہٗ وَیَمْنَعُہٗ عَمَّا ھُوَ بِسَبِیْلِہٖ وَفِیْ حُکْمِہِ الْاِسْتِمَاعُ اِلٰی اَصْوَاتِ النَّاسِ وَاَحَادِیْثِہِمْ سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ ھٰذَا بِالنِّسْبَۃِ اِلَی الْمُبْتَدِیْ اَمَّا الْمُنْتَہِیْ فَیَجِبُ عَلَیْہِ اَنْ یَتَاَمَّلَ فِیْ حَالِہٖ عَلٰی قَدَمِ اَیِّ نَبِیٍّ ھُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ مَنْ یَکُوْنُ عَلٰی قَدَمِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَلَہُ الْجَامِعِیَّۃُ التَّامَّۃُ وَمِنْہُمْ مَنْ یَکُوْنُ عَلٰی قَدَمِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَہٗ فَلْتَکُنْ اَحْوَالُہٗ وَوَاقِعَاتُہٗ مُنَاسِبَۃً لِوَاقِعَاتِ مَتْبُوْعِہٖ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور نظر بر قدم کی توجیہہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پہرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سواے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹہنے کی حالت مین دیکھے مگر اپنی آگے اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکہنا اور تعجب انگیز رنگونکا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اوس سے روکتا ہے جسکی وہ طلب مین ہے اور در حکم نظر ہے لوگونکی آوازون اور اونکی باتون کی طرف کان لگانا اپنے والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تہے کہ یہہ یعنے نظر کو نیچے رکہنا بہ نسبت مبتدی کی ہے اور منتہی پر تو واجب ہے کہ تامل کرے اپنے حال مین کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہے اسواسطے کہ بعضے اولیا سید المرسلین محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی قدم پر ہوتے ہین اور اونکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہی اور بعض ولی موسی علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے وعلی ہذا القیاس پہر جب منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اوسکی حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب

سفر در وطن

ہون واللہ اعلم اما سفر دروطن فمعناہ الانتقال من الصفات البشریۃ الخسیسۃ الی الصفات الملکیۃ
الفاضلۃ فیجب علی السالک ان یتفحص عن نفسہ ھل فیہ بقیۃ حب الخلق فاذا عرف شیئا
من ذالک استانف التوبۃ وعلم ان ذالک صنمہ ثم یقول لا الہ الا اللہ یعنی نفیت عن قلبی الشیٔ
الفلانی واثبت حب اللہ مکانہ وذالک لان عروق المحبۃ فی داخل القلب کثیرۃ خفیۃ
لا یمکن ان تستخرج الا بالتفحص البالغ ویجب علیہ ان یتفحص ھل فی قلبہ حسد لاحد
او حقد او اعتراض فلیکسرہ بمداومۃ ھذہ الکلمۃ اور سفر دروطن کا تو مطلب نقل کرنا ہے
صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کا متفحص رہے
کہ آیا اوسمین کچھہ حب خلق باقی ہے پھر جب اوسکو جان جاوے تو سر نو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہہ میرا
بت ہے اسواسطے کہ جو تجھکو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہے پھر کہے لا الہ الا اللہ لا الہ سے
ارادہ کرے کہ مین نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کردیا اور الا اللہ سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت مین نے
اوسکے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ غیر خدا کے محبت کے رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین
اونکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا
اسکے دلمین کسیکا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو اوسکو توڑا کرے اس کلمہ کی مداومت سے

خلوت در انجمن

ف اما خلوت در انجمن فمعناہ ان یشتغل بقلبہ بالحق فی الاحوال کلھا من الدرس والکلام
والاکل والشرب والمشی فیجب ان یحصل السالک ملکۃ التوجہ الی الحق فی وقت الاشتغال
بھذہ الاشغال قال خواجہ نقشبند والیہ الاشارۃ فی قولہ عز من قائل رجال لا تلھیھم تجارۃ
ولا بیع عن ذکر اللہ بل الحق ان التوسم بزی الفقراء ودوام التعلق باللہ یکون غالبا
مظنۃ للریاء والسمعۃ فالاولی ان یکون الزی زی العلم والدیانۃ والاجتھاد فی الطاعات
ویکون القلب مع الحق دائما قال الخواجہ علی الرامیتنی بالفارسیۃ شعر از درون
شو آشنا واز برون بیگانہ وش + این چنین زیبا روش کم مے بود اندر جہان + اور خلوت در انجمن
کا یہ مطلب ہے کہ دل سے خدا کے ساتھہ مشغول رہے اپنی جمیع حالات مین پڑہانے مین اور کلام
کرنے اور کھانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو واجب ہے کہ خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی
قوت راسخہ بہم پہنچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغول کے وقت خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہے

حقتعالی

حق تعالی کے قول مین کہ مرد ایسے وہ لوگ ہین جنکو سوداگری اور خرید فروخت ذکر اللہ سے غافل نہین کرتے
مترجم کہتا ہے دل بیار دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے بلکہ حق یہہ ہے کہ بلباس فقر النشان مندہونا اور
ہمیشہ متعلق بذکر خدا رہنا اس طرح پر کہ لوگون پر مخفی رہے اکثر اسمین دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہے تو بہتر
یہہ ہے کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات کا لباس ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ
کے ساتھہ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت مین ادا کیا یعنے اندر سے آشنا رہ
اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کم ہے جہان مین ف واما یاد کرد فمعناہ ذکر اللہ
تعالی اما بالنفی والاثبات او بالاثبات المجرد کما مر تفصیلہ اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہے
یا بنفی اور اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ف واما بازگشت فمعناہ ان یرجع
بعد کل طائفۃ من الذکر ثلث مرات او خمس مرات الی المناجات فیدعو اللہ عز و
جل بمجامع ہمتہ یا رب انت مقصودی ترکت الدنیا والاخرۃ لک اتمم علی نعمتک وارزقنی
وصولک التام سمعت سیدی الوالد قدس سرہ یقول ہذا شرط عظیم فی الذکر فلا
ینبغی ان یغفل السالک عنہ فانا لم نجد ما وجدنا الا ببرکۃ ہذا اور بازگشت یعنی رجوع
کرنا اور پہرنا اس سے عبارت ہے کہ تہوڑے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے
سو یون دعا کرے اللہ عز و جل سے بحضور دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے مین نے دنیا
اور آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھکو نصیب فرما والد مرشد
قدس سرہ سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہہ شرط عظیم ہے ذکر مین تو لایق نہین کہ سالک اس سے
غافل ہو اسواسطے کہ جو ہمنے پایا اسیکی برکت سے پایا ف واما نگاہداشت فہو عبارۃ عن
طرد الخطرات واحادیث النفس فینبغی ان یکون السالک متیقظا فلا یدع خطرۃ یخطر
فی قلبہ قال خواجہ نقشبند ینبغی ان یصدہا السالک فی اول ما یظہر لانہا اذا ظہرت
مالت الیہا النفس واثرتہا فیعسر زوالہا فہذا طریق تحصیل ملکۃ خلو لوح الذہن عن
خطور الخطرات واحادیث النفس اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کی
ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لایق ہے کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرہ کو اپنے
دل مین نہ چھوڑے کہ خطور کرسکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لایق ہے کہ

خطرے کو اسکے ابتداے ظہور مین روک دے اسواسطے کہ جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس اوسکی طرف مایل ہو جاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پہر اوسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے بلکہ خلو تختہ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے ف وامّا یاددا اشت فَعِبَارَةٌ عَنِ التَّوَجُّهِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَيُّلَاتِ اِلٰى حَقِيْقَةِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالْحَقُّ اَنَّهٗ لَا يَسْتَقِيْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور یاد داشت تو عبارت ہے توجہ صرف سے جو خالی ہے الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہہ ہے کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہین ہوتا مگر فنای تام اور بقاے کامل کے بعد واللہ اعلم خلاصہ یہہ کہ یادداشت ذات مقدس کی دہیان کا نام ہے جو بلا ذریعۂ الفاظ اور تخیلات کے ہو یہہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہے جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِرَحْمَتِهِ الْوَسِيْعَةِ آمین وَاَمَّا وُقُوْفٌ زَمَانِيٌّ فَقَدْ ذَكَرْنَا تَفْسِيْرَهٗ اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہم ہوش دردم کی تفسیر مین بیان کیا یعنے بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہین درصورت غفلت استغفار کرنا اور آیندہ کو اوسکے ترک پر ہمت باندہنا وَاَمَّا وُقُوْفٌ عَدَدِيٌّ فَهُوَ الْمُحَافَظَةُ عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَيَانُهٗ اور وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت کرنیکا نام ہے اور اوسکا بیان ہو چکا یعنے ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت وَاَمَّا وُقُوْفٌ قَلْبِيٌّ فَمَعْنَاهُ التَّوَجُّهُ اِلَى الْقَلْبِ الَّذِيْ هُوَ مُوْدَعٌ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ تَحْتَ الثَّدْيِ وَالْحِكْمَةُ فِيْ هٰذَا التَّوَجُّهِ كَالْحِكْمَةِ فِيْ مُرَاعَاةِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجِيْلَانِيَّةِ اور وقوف قلبی عبارت ہے اس قلب کی طرف جو بائین طرف چہاتی کے نیچے موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے جیسی ضربات کے رعایت مین حکمت ہے مشایخ قادریہ کے نزدیک یعنے تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دلمین دخل نہوتا بتدریج خدا ہی مین توجہ منحصر ہو جاوے ف وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ تَصَرُّفَاتٌ عَجِيْبَةٌ مِنْ جَمِيْعِ الْهِمَّةِ عَلٰى مُرَادٍ فَيَكُوْنُ عَلٰى وَفْقِ الْهِمَّةِ وَالتَّاْثِيْرِ فِي الطَّالِبِ وَدَفْعِ الْمَرَضِ عَنِ الْمَرِيْضِ وَاِفَاضَةِ التَّوْبَةِ عَلَى الْعَاصِيْ وَالتَّصَرُّفِ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰى يُحِبُّوْا وَيُعَظِّمُوْا وَفِيْ مَدَارِكِهِمْ حَتّٰى تَتَمَثَّلَ فِيْهَا وَاقِعَاتٌ عَظِيْمَةٌ وَالْاِطِّلَاعِ عَلٰى نِسْبَةِ اَهْلِ اللّٰهِ مِنَ الْاَحْيَاءِ وَاَهْلِ الْقُبُوْرِ وَالْاِشْرَافِ عَلٰى خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا يَخْتَلِجُ فِي الصُّدُوْرِ وَكَشْفِ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ

وَ دَفْعِ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ وَغَيْرِهَا وَنَحْنُ نُنَبِّهُكَ عَلَى أُنْمُوْذَجٍ مِنْهَا اور نقشبندیون کے عجائب تصرفات ہین ہمت باندھنا کسی مراد پر تو اس مدعا کا ہمت کے موافق ہونا اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگون کے دلون مین تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہوجاوین یا انکے خیالات مین تصرف کرنا انہین واقعات عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہوجانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہون یا اہل قبور اور لوگون کے خطرات قلبی پر اور جو انکے سینون مین خلجان کر رہے اوسپر مطلع ہونا اور وقایع آیندہ کا مکشوف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کردینا اور سوائے اونکے اور بہی تصرفات ہین اور ہم تجھکو اس کتاب کے دیکھنے والے انہین سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہین بطریق نمونہ کے أَمَّا هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ كُبَرَائِهِمْ أَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ بِهٖ فَلَهَا شَأْنٌ عَظِيْمٌ وَأَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَالتَّأْثِيْرُ فِي الطَّالِبِ أَنْ يَتَوَجَّهَ الشَّيْخُ إِلٰى نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِمُهَا بِالْهِمَّةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ يَسْتَغْرِقُ فِي نِسْبَتِهٖ بِالْجَمْعِيَّةِ وَهٰذَا بَعْدَ أَنْ تَكُوْنَ نَفْسُ الشَّيْخِ حَامِلَةً لِنِسْبَةٍ مِنْ نِسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَةً رَاسِخَةً فِيْهَا فَتَنْتَقِلُ نِسْبَتُهٗ إِلَى الطَّالِبِ عَلٰى حَسَبِ اسْتِعْدَادِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشُوْبُ بِهٰذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلٰى قَلْبِ الطَّالِبِ وَإِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَإِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ إِلَيْهَا اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیون کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہین تو انکی اور ہی شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب مین تاثیر کرنیکا یہہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہوکر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت مین جمعیت خاطر سے اور یہہ تصرف اسکے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگون کی نسبتون مین سے اور اس نسبت کا اوسکو ملکۂ راسخہ ہوکہ ہر دم اسکے قابو مین ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھہ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانیکو بھی ملا دیتے ہین اور جب کہ طالب غائب ہو تو اسکی صورت کو خیال کرتے ہین اور اوسکی طرف متوجہ ہوتے ہین یعنی غائب کو توجہ دیتے ہین اسکی صورت کو خیال کرکے وَأَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ عَنْ اِجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَأَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ

وَاَخْبَرَنِی مَنْ اَثِقُ بِهٖ اَنَّ مِنَ الشُّیُوْخِ مَنْ یَشْتَغِلُ بِالنَّفْیِ وَالْاِثْبَاتِ وَیَعْنِیْ بِهٖ لَااِرَادَۃَ لِهٰذِہٖ اِلَّا اٰفَةِ اَوْلَا اَرْزَاقَ اَوْ مَا یُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہے اجماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجکو خبر دی اوسنے جسپر مجکو اعتماد ہے کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے ہیں اور لا الٰہ الا اللہ سے یہہ ارادہ کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہیں اور کوئی روزی دینے والا نہیں یا اسکے مناسب جو مدعا ہو سوائے اللہ کے **ف** وَاَمَّا رَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَۃٌ عَنْ اَنْ یَّتَخَیَّلَ نَفْسَهُ الْمَرِیْضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَیَجْمَعُ الْهِمَّةَ بِحَیْثُ لَا یَخْطُرُ فِیْ قَلْبِهٖ خَطْرَۃٌ دُوْنَ هٰذَا اَیْ اَنَّ الْمَرَضَ یَنْتَقِلُ اِلَیْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِیْ خَلْقِهٖ اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہہ جانے کہ یہہ بیماری مجھہ میں ہے اور اوسپر ہمت کو جمع کرے اسطرح پر کہ اسکے دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سوائے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہو جاویگی اور یہہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اسکی خلق میں **ف** وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ یَّتَخَیَّلَ نَفْسَ ذٰلِكَ الْعَاصِیْ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِیْهِ نَوْعَ تَاْثِیْرٍ كَاَنَّ نَفْسَهٗ اَفَاضَتْ اِلٰی نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَیْنَ النَّفْسَیْنِ اِتِّصَالٌ مَا ثُمَّ یَسْتَاْنِفُ فَیَنْدَمُ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَاصِیْ یَتُوْبُ عَنْ قَرِیْبٍ اور افاضہ توبہ کی صورت یہہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھہ اسمین تاثیر کرے اسطرح پر کہ گویا اوسکی ذات اسکی ذات سے ملگئی اور دونوں ذاتوں مین اتصال ہوگیا پھر از سر نو شروع کرے سو اس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حقتعالی سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا وَالتَّصَرُّفُ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰی یُحِبُّوْا اَوْ فِیْ مَدَارِكِهِمْ حَتّٰی یَتَمَثَّلَ فِیْهَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُهٗ اَنْ یُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّۃِ الْهِمَّةِ وَیَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهٖ ثُمَّ یَتَخَیَّلُ صُوْرَۃَ الْمَحَبَّةِ اَوِ الْوَاقِعَةِ وَیَتَوَجَّهُ اِلَیْهَا بِمَجَامِعِ قَلْبِهٖ فَاِنَّ الْمُتَوَجَّهَ اِلَیْهِ یَتَاَثَّرُ وَیَظْهَرُ فِیْهِ الْحُبُّ وَتَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ ؛ اور تصرف کرنا لوگون کے دل مین تا اون مین محبت آجاوے یا انکے محل ادراک مین تصرف کرنا تا اونمین واقعات متمثل ہو جاوین اوسکا طریقہ یہہ ہے کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے ٹھر جاوے اور اسکو اپنے نفس سے متصل کرے پھر محبت

یا واقعہ کی صورت کو خیال کرے اور اسکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اسمین اثر
ہوگا جسکی طرف متوجہ ہوا اور اسمین محبت ظاہر ہوجاویگی اور واقعہ اسکی ذہن مین صورت پکڑ جاویگا
وَاَمَّا الْاِطِّلَاعُ عَلٰی نِسْبَةِ اَهْلِ اللّٰهِ فَطَرِيْقَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ اِنْ كَانَ حَيًّا اَوْ عِنْدَ قَبْرِهٖ
اِنْ كَانَ مَيِّتًا وَيُفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَيُفْضِيَ بِرُوْحِهٖ اِلٰى رُوْحِ هٰذَا الشَّخْصِ زَمَانًا حَتّٰى يَتَّصِلَ
بِهَا وَيَخْتَلِطَ ثُمَّ يَرْجِعَ اِلٰى نَفْسِهٖ فَكُلَّمَا وَجَدَ فِيْهَا مِنَ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هٰذَا الشَّخْصِ لَا مَحَالَةَ
اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونیکا یہہ طریقہ ہے کہ اوسکے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اوسکی
قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اوسکی روح تک
پہنچاوے چند ساعت یہانتک کہ اوسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف
رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس مین پاوے تو البتہ وہی اس شخص کی نسبت ہے وَاَمَّا الْاِشْرَافُ
عَلَى الْخَوَاطِرِ فَطَرِيْقَتُهٗ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ حَدِيْثٍ وَخَاطِرٍ وَيُفْضِيَ بِنَفْسِهٖ اِلٰى نَفْسِ هٰذَا الشَّخْصِ
فَاِنِ اخْتَلَجَ فِيْ نَفْسِهٖ حَدِيْثٌ مِنْ قَبِيْلِ الْاِنْعِكَاسِ فَهُوَ خَاطِرُهٗ ۔ اور اشراف خواطر یعنے دلکی
باتون کا دریافت کرنیکا یہہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرہ سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اس
شخص کے نفس تک پہنچاوے پھر اگر اسکے دل مین کچھہ کھٹکیگی اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنیکے
تو وہی بات اسکے دل کی ہے وَاَمَّا كَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَطَرِيْقَتُهٗ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ
شَيْءٍ اِلَّا انْتِظَارَ مَعْرِفَةِ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيْثٍ وَكَانَ الْاِنْتِظَارُ كَطَلَبِ الْمَاءِ
لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ يَرْنُوْا بِنَفْسِهٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَى الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اِسْتِعْدَادِهٖ
وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهٗ عَنْ قَرِيْبٍ يَنْكَشِفُ عَلَيْهِ الْاَمْرُ بِهَتْفِ هَاتِفٍ اَوْ رُؤْيَةِ وَاقِعَةٍ
فِي الْيَقْظَةِ اَوْ رُؤْيَا فِي الْمَنَامِ ۔ اور وقائع آئندہ کے کشف کا طریقہ یہہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے
ہر چیز سے سوائے اس واقعہ کے دریافت کی انتظار سے پھر جب اوسکے دل سے ہر خطرہ منقطع
ہوجاوے اور انتظار اس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے تو اپنی روح کو ساعت
بساعت ملاء اعلی یا ملاء اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کے اور انہین
کی طرف یکسو ہوجاوے تو جلد اسپر حال کھل جاویگا خواہ ہاتف کے آواز سے یا جاگتے مین اس واقعہ کو دیکھکر
یا خواب مین ف وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ فَطَرِيْقَتُهٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ تِلْكَ الْبَلِيَّةَ بِصُوْرَتِهَا

الْمِثَالِيَّةِ وَتَخَيُّلَ مُصَادَمَتِهَا وَدَفْعِهَا بِقُوَّةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ هِمَّتَهُ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَرْبُوْ بِنَفْسِهٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلٰى حَيِّزِ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهَا عَنْ قَرِيْبٍ يَنْدَفِعُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بلائے نازلہ کی دفع کرنیکا یہہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اسکی صورت مثالی کے ساتھہ خیال کرے اور اسکی مصادمت اور دفع کرنیکو بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اسپر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلی یا ملاء اسافل کے مکانون کی طرف بلند کرے اور اونہین کی طرف یکسو ہوجاوے تو عنقریب وہ دفع ہوجاویگی واللہ اعلم وَشَرْطُ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهَا اِتِّصَالُ نَفْسِ الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ فِيْهِ وَالْاِلْمَامُ بِهَا وَالْاِفْضَاءُ اِلَيْهَا وَاَصْحَابُ التَّجْرِيْدِ مِنْ غَوَاشِي الْبَدَنِ يَعْرِفُوْنَ هٰذَا الْاِتِّصَالَ وَيَقْدِرُوْنَ عَلٰى تَحْصِيْلِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مِنَ الْاَشْغَالِ هُوَ الَّذِيْ كَانَ يَخْتَارُ سَيِّدِيَ الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهٗ اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو انکے قایم مقام مین متصل کرنا ہے اثر دینے والے کے نفس کو اوسکے نفس سے جسمین تاثیر کرنا منظور ہے اور ملا دینا اوسکے ساتھہ اور اس تک پہنچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابون سے پاک ہوگئے ہین وہ اس اتصال کو پہچانتے ہین اور اوسکے حاصل کرنے پر قادر ہین واللہ اعلم اور یہہ جو اشغال ہمنے مذکور کئے وہ ہین جنکو ہماری والد مرشد پسند کرتے تھے وَلِلشَّيْخِ اَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيْ اَشْغَالٌ اُخْرٰى فَلْنَذْكُرْهَا بِالْاِجْمَالِ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ فِي الْاِنْسَانِ سِتَّ لَطَائِفَ هِيَ حَقَائِقُ مُتَمَيِّزَةٌ بِحِيَالِهَا كَمَا هُوَ ظَاهِرُ كَلَامِ الشَّيْخِ وَاَتْبَاعِهٖ اَوْ جِهَاتٌ وَاعْتِبَارَاتٌ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ فَهِيَ تُسَمّٰى بِاعْتِبَارٍ قَلْبًا وَبِاعْتِبَارٍ اٰخَرَ رُوْحًا اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ الَّذِيْ اِخْتَارَهُ سَيِّدِيَ الْوَالِدُ وَصَوَّرَ لِيْ صُوَرَهَا فَرَسَمَ دَائِرَةً وَقَالَ هِيَ الْقَلْبُ ثُمَّ دَائِرَةً اُخْرٰى فِيْ هٰذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّوْحُ اِلٰى اَنْ رَسَمَ الدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ وَقَالَ هِيَ اَنَا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ وَيُسْتَدَلُّ عَلٰى ذٰلِكَ بِالْحَدِيْثِ الدَّائِرِ عَلٰى اَلْسِنَةِ الصُّوْفِيَّةِ اِنَّ فِيْ جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ قَلْبًا وَفِي الْقَلْبِ رُوْحًا اِلٰى اٰخِرِهٖ وَلَمْ اَحْفَظْ لَفْظَهٗ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کی طریقے مین اور اشغال مین تو چاہئے کہ ہم اونکو مجمل ذکر کرین معلوم کر کہ حق تعالی نے انسان مین چھہ لطیفے پیدا کئے ہین جنکے حقایق جدا جدا ہین بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہے شیخ موصوف کے اور انکے تابعین کے کلام سے یا لطائف ستہ

جہاد اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ کی تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمی بقلب ہے اور دوسرے اعتبار سے اوسکا روح نام ہے وعلی ہذا القیاس باقی لطایف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار اور مجکو اون لطایف کی صورت بنا دے تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا+ اور کہا کہ یہہ دل ہے پہر اوس دایرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا یہہ روح ہے یہانتک کہ چہٹا دائرہ لکہا اور کہا کہ یہہ مین ہون یعنی حقیقت انسانی جسکو آدمی عربی مین انا تعبیر کرتا ہے اور فارسی مین من اور ہندی مین مین بولتا ہے اور مین نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض لطایف بعض کے اندر ہین اور اس مدعا پر اوس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیون کی زبان پر دائر اور مشہور ہے کہ بیشک ابن آدم کے جسم مین دل ہے اور دل مین روح ہے تا آخر لطائف ستہ اور مجکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچہہ اصل ثابت نہین

وَبِالْجُمْلَةِ غَرَضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السَّهْرَنْدِيِّ أَنَّ كُلَّ لَطِيفَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّطَائِفِ لَهُ ارْتِبَاطٌ بِعُضْوٍ مِنَ الْجَسَدِ فَالْقَلْبُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْأَيْسَرِ بِإِصْبَعَيْنِ وَالرُّوحُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْأَيْمَنِ بِحِذَاءِ الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْأَيْمَنِ مَائِلًا إِلَى وَسَطِ الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْأَيْسَرِ مَائِلًا إِلَى الْوَسَطِ وَالْأَخْفَى فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الْوَسَطِ وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْأَوَّلِ مِنَ الدِّمَاغِ وَفِي كُلٍّ مِنْ هٰذِهِ الْأَعْضَاءِ حَرَكَةٌ نَبْضِيَّةٌ فَالشَّيْخُ يَأْمُرُ بِمُحَافَظَةِ تِلْكَ الْحَرَكَةِ وَتَخَيُّلِهَا ذِكْرَ اسْمِ الذَّاتِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِالنَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ مَادًّا اللَّفْظَةَ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ كُلِّهَا وَضَارِبًا بِلَفْظِ إِلَّا اللّٰهُ عَلَى الْقَلْبِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

خلاصہ یہہ ہے کہ شیخ احمد سرہندی کی غرض یہہ ہے کہ ان لطایف مین ہر لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہے بدن کی بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائین چہاتی کے نیچے دو انگل پر ہے اور روح کا ارتباط داہنین چہاتی کے نیچے بمقابلہ دل ہے اور سر کا تعلق داہنین چہاتی کے اوپر اوسط سینہ کی طرف جہکتی ہوئی اور خفی بائین چہاتی کے اوپر وسط سینہ کی طرف اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہے اور سر وسط مین ہے اور نفس کا مقام دماغ کی بطن اول مین ہے اور ہر ایک عضو مین اعضائے مذکورہ سے نبض کی مانند حرکت ہے تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنیکا امر فرماتے ہین پہر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہین لا کے لفظ پہیلاتے ہوئے جمیع لطایف مذکورہ پر اور الا اللہ کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر پہر شروع کرتے ہین واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کی بنا بعض

کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زرد ہے
اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز اور
سر کا مقام قلب اور اخفی تابین ہے اور اخفی سب لطایف مین الطف اور احسن ہے اور
روح الطف ہے قلب سے مشایخ مجددیہ مین معمول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے
ذکر کو ہر لطیفہ مین لطایف مذکورہ سے القا کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے
اور اوسکے ساتھ اسم ذات کی ذکر کو ہر لطیفہ مین درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہین اور ہر لطیفے کے
ذکر قوی ہونیکے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہین کہ خیال کے زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک
پہنچاوے اور کلمہ الٰہ کو داہنی مونڈے پر بایستان راست پر پہنچاوے اور کلمہ اِلَّا اللّٰہ کو لطایف خمسہ پر
پہیرتا ہوا دل پر ضرب کرے فصل مَرْجِعُ الطُّرُقِ کُلِّہَا اِلٰی تَحْصِیْلِ ھَیْئَۃٍ نَفْسَانِیَّۃٍ تُسَمّٰی عِنْدَھُمْ
بِالنِّسْبَۃِ لِاَنَّہَا اِنْتِسَابٌ وَّارْتِبَاطٌ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَبِالسَّکِیْنَۃِ بِالنُّوْرِ
مرجع مشایخ کے طریقون کا ہیئت نفسانی کی تحصیل ہے جسکو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے کہ
نسبت اللہ عزوجل کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے اور اون کے نزدیک یہ مسمی ہے سکینہ
اور نور ہے۔ وَحَقِیْقَتُہَا کَیْفِیَّۃٌ حَالَّۃٌ فِی النَّفْسِ النَّاطِقَۃِ مِنْ بَابِ التَّشَبُّہِ بِالْمَلَائِکَۃِ اَوِ التَّطَلُّعِ
اِلَی الْجَبَرُوْتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت ہے جو نفس ناطقہ مین حلول کر گئی از قسم تشبیہ بفرشتگان
یا جہانکنا عالم جبروت کا وَتَفْصِیْلُہٗ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَامَ عَلَی الطَّاعَاتِ وَالطَّہَارَاتِ وَالْاَذْکَارِ
حَصَلَ لَہٗ صِفَۃٌ قَائِمَۃٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَۃِ وَمَلَکَۃٌ رَاسِخَۃٌ لِہٰذَا التَّوَجُّہِ فَہٰذَانِ جِنْسَانِ لِلنِّسْبَۃِ
تَحْتَ کُلٍّ مِّنْہُمَا اَنْوَاعٌ کَثِیْرَۃٌ اور تفصیل اوس اجمال کی یون ہے کہ عبد نے جب طاعات
اور طہارات اور اذکار پر مداومت کی تو اوسکو ایک صفت حاصل ہوجاتی ہے جسکا
قیام نفس ناطقہ مین ہے اور اس توجہ کا ملکہ راسخہ پیدا ہوجاتا ہے صفت قائمہ سے
تشبیہ ملکوت مراد ہے اور ملکہ توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دو جنسین ہین ہر جنس کے
نیچے انواع کثیرہ داخل ہین فَمِنْہَا نِسْبَۃُ الْمَحَبَّۃِ وَالْعِشْقِ فَتَکُوْنُ الْمَحَبَّۃُ صِفَۃً رَاسِخَۃً فِی الْقَلْبِ
سو منجملہ انواع مذکورہ کی محبت اور عشق کی نسبت ہے تو اوس مین محبت کی صفت محکم ہوجاتی ہے
قلب کے اندر وَمِنْہَا نِسْبَۃُ کَسْرِ النَّفْسِ وَالتَّبَرِّیْ عَنْ حُظُوْظِہَا وَکَانَ سَیِّدِی الْوَالِدُ یُسَمِّیْہَا

نسبة اهل البيت اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی اور بیزاری لذت کی نسبت ہے اور
والد مرشد اسکو نسبت اہل بیت کی کہتے تھے۔ ومنها نسبة المشاهدة وهي ملكة التوجه الى المجرد
البسيط وبالجملة فللحضور مع الله الوان بحسب اقتران معنى من المحبة او كسر النفس وغيرهما
بالياد داشت والنفس تقوم بها ملكة راسخة من هذا اللون وتسمى تلك الملكة نسبة والنسب
كثيرة جدا وصاحب السر يدرك كل نسبة على حدتها والغرض من الاشتغال تحصيل نسبة
والمواظبة عليها والاستغراق فيها حتى تكتسب النفس منها ملكة راسخة

اور منجملہ اونکے مشاہدہ کی نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات
مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسیکا نام نسبت مشاہدہ ہے حاصل کلام بالاجمال یہہ ہے کہ حضور مع اللہ
رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا اونکی غیر کی یادداشت کے ساتھ اور نفس انسانی
مین اس رنگ مخصوص کا ملکہ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہوجاتی ہے اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمی بہ نسبت ہے اور نسبتین
نہایت بکثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہے اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ
وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہے اور اسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اوسمین ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت
اور مشق دائمی سے ملکہ راسخہ پیدا کرلے۔ ف حاشیہ منہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طریق کامل کا بیان
کیا کہ نسبت ہے پھر اوسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کی چند اصناف شمار کیے پھران اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا اسلیے اسکو تامل
کرتا کہ تو راہ یاب ہو +

ولا تظنن ان النسبة لا تحصل الا بهذه الاشغال بل هذه طريق لتحصيلها من
غير حصر فيها وغالب الرأي عندي ان الصحابة والتابعين كانوا يحصلون السكينة بطريق
اخرى فمنها المواظبة على الصلوات والتسبيحات في الخلوة مع المحافظة على شريطة الخشوع
والحضور ومنها المواظبة على الطهارة وذكر هاذم اللذات وما اعده الله للمطيعين له من
الثواب وللعاصين له من العذاب فيحصل انفكاك عن اللذات الحسية والاقلاع عنها
ومنها المواظبة على تلاوة الكتاب والتدبر فيه واستماع كلام الوعظ وما في الحديث من
الرقاق وبالجملة فكانوا يواظبون على هذه الاشياء مدة كثيرة فتحصل ملكة راسخة و
هيئة نفسانية فيحافظون عليها بقية العمر وهذا الحي هو المتوارث عن رسول الله صلى الله عليه
واله وسلم من طريق مشائخنا لا شك في ذالك وان اختلف الالوان واختلفت طرق تحصيلها

اور یہہ گمان نکیجیو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر انہین اشغال سے بلکہ حق یہہ ہے کہ یہہ اشغال بہی اوسکی تحصیل کا
ایک طریق ہی او نہین مین کچہہ انحصار نہین اور میرے نزدیک ظن غالب یہہ ہے کہ حضرات صحابہ اور تابعین سکینہ یعنی نسبت کو اور طریقون
سے حاصل کرتے تہے سو منجملہ اونکے طرق تحصیل کی مواظبت ہے صلوات اور تسبیحات پر خلوت مین
بشرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھہ اور منجملہ اوسکے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو
لذات کی ڈہانی دالی ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالی نے مطیعون کے واسطے ثواب مہیا کیا
ہے اور جو گنہگارون کیواسطے عذاب معین فرمایا اوسکو ہمیشہ یاد رکہنا تو اس مواظبت اور یاد کے
سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہوجاتا تھا اور منجملہ اوسکے مواظبت تہی قرآن مجید
کی تلاوت پر اور اوسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنیوالی کی بات سننے پر اور اون احادیث
کے تامل کرنے پر جن سے دل نرم ہوجاتا ہے خلاصہ یہہ ہے کہ حضرات صحابہ اور تابعین اشیائے مذکورہ پر مدت کثیر مواظبت
اور دوام کرتے تھے تو اونکو تقرب الی اللہ کا بلکہ راسخہ اور ہیئت نفسانیہ حاصل ہوجاتی تہی اور اسی پر محافظت
کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین اور یہی مقصود متوارث ہے شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوارثت چلا آیا
ہمارے مرشدون کے طریق مین اسمین کچہہ شک نہین اگرچہ الوان مختلف ہین اور تحصیل نسبت کی
طریقے رنگ برنگ ہین ۔ ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل اس باب
مین یہہ ہے کہ نسبت صحابہ اور تابعین کی نسبت احسانیہ ہے اور وہ نسبت طہارت اور نسبت
سکینہ سے مرکب ہے برکات عدالت اور تقوی اور سماحت کی اختلاط کے ساتھہ تو اونکے کلام
کا محمل اصلی اور اونکے خاص اور عام مطمح اولی یہی ہے تو تجکو لایق ہے کہ اون حضرات کے احوال
اور اقوال کو اسی پر جو ہم نے بتایا کیجیو چنانچہ اونکے قصص اور حکایات اسکے شاہد ہین اور مین نے سنا
مصنف سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مین نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے
کے دامن مین چنگل مارے ہی اور اونکا سلسلہ عالم ارواح مین حضرات تقدس کے ساتھہ نہج عجیب
ورسوخ غریب متصل ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ اونکا نزول ارواح کی باطن در باطن مین زیادہ تر ہے
خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات
ناقصین کو جڑ سے اوکہاڑ دیا بعضے نادان کہتے ہین کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوص
صحابہ اور تابعین کے زمانے مین نہ تہی تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہہ ہے کہ جس امر کے

دفع تخصیص سلسلت الی الائمۃ اہل بیت و بیان نسبت الیقین نسبت اتصال و ارواح

واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہہ اشغال مقرر کئے ہین وہ امر زمان رسالت سے
ابتک برابر چلا آیا ہے گو طرق اوسکی تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت
کی مانند ہوئی مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹہرائی اور اولیائے
طریقت کی باطن شریعت کی تحصیل کی جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائے تو یہان
بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہے ہان یہہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفائی طبیعت اور حضور حضور
رسالت کی تحصیل نسبت مین ایسی اشغال کی حاجت نہی بخلاف متاخرین کے کہ انکو بسبب بعد زمان رسالت کے
البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہی اور صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کی فہم مین قواعد صرف اور نحو کے دریافت
کی حاجت نہی اور اہل عجم اور بالفعل کے عرب اوسکے محتاج ہین واللہ اعلم۔ سَمِعْتُ سَیِّدِیَ الْوَالِدَ قُدِّسَ
سِرُّہٗ یَذْکُرُ وَاقِعَۃً لَہٗ طَوِیْلَۃً رَأٰی فِیْہَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فَقَالَ
سَأَلْتُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ عَنْ نِسْبَتِیْ ہَلْ ہِیَ الَّتِیْ کَانَتْ عِنْدَکُمْ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِیْ بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِیْہَا وَتَأَمَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ ہِیَ ہِیَ بِلَا فَرْقٍ
والد مرشد قدس سرہ سے مین نے سنا کہ اپنی طویل جواب کو ذکر کرتے تھے جسمین حسنین اور سید الاولیا
علی مرتضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہہ وہی نسبت ہے
جو تمکو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاصل تہی تو مجکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنیکا اور خوب
تامل کیا پہر فرمایا یہہ نسبت وہی ہے بلا فرق ثُمَّ لِصَاحِبِ الْمَدِّ وَمَنْ عَلَی السَّکِیْنَۃِ اَحْوَالٌ رَفِیْعَۃٌ
تَنُوْبُہٗ مَرَّۃً فَلْیَغْتَنِمْہَا السَّالِکُ وَلْیَعْلَمْ اَنَّہَا عَلَامَاتُ قَبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَتَأْثِیْرِہَا فِیْ صَمِیْمِ
النَّفْسِ وَسُوَیْدَاءِ الْقَلْبِ پہر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنیوالی کے حالات رفیع الشان
نوبت بنوبت ہوتی ہین گاہے گاہے اور کبہی تو سالک اون حالات رفیعہ کو غنیمت جانی اور معلوم کرے
کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کی علامات ہین
وَمِنْہَا اِیْثَارُ طَاعَۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ مَا سِوَاہُ وَالْغَیْرَۃُ عَلَیْہِ فَقَدْ اَخْرَجَ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَائِطٍ فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَطَفِقَ یَتَرَدَّدُ
وَیَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَاَعْجَبَہٗ ذٰلِکَ فَجَعَلَ یُتْبِعُہٗ بَصَرَہٗ سَاعَۃً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَاِذَا ہُوَ لَا یَدْرِیْ
کَمْ صَلّٰی فَقَالَ لَقَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ مَالِیْ ہٰذَا فِتْنَۃٌ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِيْ اَصَابَهُ فِيْ حَائِطِهٖ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ وَقِصَّةُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُشَارِ اِلَيْهَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مَشْهُوْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ منجملہ احوال رفیعہ کی تقدیم مین طاعات الٰہی کے اوسکی جمیع ماسواپر اور اوسپر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک نے موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنی باغ مین نماز پڑہتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اوڑی سو ادہر اودہر جا نکلتی پہرتی تہی اور نکل جانیکی راہ تلاش کرتی تہی لیعنے درخت ایسے پیچان اور زمین پر جہکے تہی کہ اوسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ کو یہہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اوسکے ساتھہ دوڑایا کئے پہر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو یہ معلوم نہوا کہ کتنی پڑہی تہی تو کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میری حق مین فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے یہہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ مین اسکو رکہئے اور دیجئے جہان کہین چاہئے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت مین اشارہ ہے فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہے مترجم کہتا ہی قصہ مذکورہ محلالین ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گہوڑون کے دیکہنے مین ایسے مشغول ہوئی کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہوگئی تو فرمایا کہ گہوڑون کی پنڈلیان اور گردنین کاٹی جاوین خلاصہ یہہ ہے کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہے اگر احیانا کوئی چیز کی مشغولی نے طاعت مین خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اوس چیز کے دور کرنیکو مقتضی ہوتی ہے چنانچہ ابو طلحہ نے عمدہ باغ خیرات کر دیا یا حضرت سلیمان علیہ السلام نے گہوڑون کو ذبح کر ڈالا۔ وَمِنْهَا غَلَبَةُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلٰى ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَهُ اَثَرٌ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ فِي الْاُصُوْلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي الْحَدِيْثِ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ عَلٰى قَبْرٍ يَبْكِيْ حَتّٰى اَبْتَلَّتْ لِحْيَتُهُ وَكَانَ لِرَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کی اللہ تعالی کا خوف ہے اسطرح پر کہ اوسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے حفاظ حدیث نے اصول مین یہہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصون کو کہ حق تعالی اپنے سایہ رحمت مین رکہیگا یہان تک کہ ساتوان شخص فرمایا وہ مرد ہے جس نے اللہ کو خالی مکان مین یاد کیا پہر اوسکی دونو آنکہین آنسون سے بہنی لگین اور حدیث مین وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر

کہڑے ہوئے تو اتنا روئی کہ ڈاڑہی تر ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ حال تہا کہ جب تہجد کی نماز پڑہتے تہے تو سینہ مبارک سے جوش کی آواز آتی تہی دیگ مسی کے جوش کرنے کی طرح ف مولانا نے فرمایا حدیث مین وارد ہے کہ دوزخ مین نداخل ہوگا وہ روجو رویا اللہ کی خوف سے یہانتک کے دودہ تہن مین پہر جاوے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تہی انکہین نہ تہمتی تہین آنسوؤن سے جبکہ وہ قرآن پڑہتے تہی اور جبیر بن مطعم نے کہا کہ جب سنے یہہ آیت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے سنی ام خلقوا من غیر شیء ام ہم الخالقون تو گویا میرا قلب اڑگیا خوف سے۔

ومنہا الرؤیا الصالحۃ الحفاظ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الرؤیا الحسنۃ من الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وانہ قال لن یبقی بعدی من النبوۃ الا المبشرات فقالوا وما المبشرات یا رسول اللہ قال الرؤیا الصالحۃ یریہا الرجل الصالح او تری لہ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وبہ فسر قولہ تعالی لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا

اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے حافظان حدیث نے روایت صحیح کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیکمرد سے نبوت کی چہیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہیگا میری بعد نبوت سے مگر مبشرات صحابہ نے کہا اور مبشرات کیا ہین یارسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیک مرد دیکہی یا اوسکے واسطے دوسرا نیکمرد سچا خواب دیکہی وہ نبوت کی چہیالیس حصوں مین سے ایک حصہ ہے اور اللہ تعالی کا یہہ قول کہ اون کے واسطے بشارت ہے زندگانی دنیا مین تفسیر کیا گیا ہے رویا صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہہ ہے کہ بشارت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہے ف مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام سالکون کی خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تہی تا اینکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم مین سے کس نے خواب دیکہا تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اوسکی تعبیر فرماتی تہی۔ المراد بالرؤیا الصالحۃ رؤیۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام او رؤیۃ الجنۃ والنار او رؤیۃ الصالحین و الانبیاء ثم رؤیۃ المشاہد المتبرکۃ کبیت اللہ الحرام ومسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبیت المقدس ثم رؤیۃ الوقائع الآتیۃ المستقبلۃ فتقع کما رای او الماضیۃ علی ما ہی علیہ او رؤیۃ الانوار و الطیبات کشرب اللبن والعسل والسمن کما ہو مذکور فی کتاب الرؤیا من الاصول و رؤیۃ الملئکۃ ففی الحدیث ان رجلا کان یقرء القران ذات لیلۃ وظہرت ظلۃ فیہا امثال المصابیح الی آخر القصۃ

اور رویا صالحہ سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہے خواب مین یا دیکہنا جنت اور نار کا دیکہنا صالحین اور انبیا علیہم السلام کا اسکے بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکہنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکہنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد زمانہ ہے وقائع آئندہ کی دیکہنے کا کہ مطابق رویت کی واقع ہوں یا وقائع گذشتہ کا دیکہنا ٹہیک ٹہیک یا انوار اور طیبات کا دیکہنا جیسے دودہ

اور شہد اور گہی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا مین مذکور ہے اور اسی طرح فرشتون کا دیکہنا جاگنی کی حالت مین حدیث مین وارد ہے کہ ایک مرد قرآن پڑہتا تہا ایک رات تو ایک سائبان ظاہر ہوا جسمین چراغ سی تہی تا آخر قصہ قصہ مذکورہ مجملا صحیحین کی روایت سے یون ہے کہ اسید بن حضیر تہجد کیوقت سورہ بقر پڑہتے تہے تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے جسمین چراغان کی مانند روشنی تہی اتنا قریب آگیا کہ اونکا گہوڑا بہڑکنے لگا اونہون نے یہہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجکو معلوم ہے کہ وہ کیا تہا اونہون نے کہا نہین فرمایا وہ فرشتے تہے تیری قرآن کی آواز سُنکے قریب ہوگئے تہے اگر تو پڑہے جاتا تو صبح کیوقت اونکو لوگ دیکہہ لیتے وہ مخفی نہوتے مترجم کہتا ہے رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابی ہریرہؓ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجہکو خواب مین دیکہا اوس نے مجہکو فی الواقع دیکہا اسواسطے کہ شیطان میرے صورت نہین پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا ہے دودہ اور شہد کی مانند سفید کپڑون کا بہی خواب ہے احمد اور ترمذی نے عایشہ صدیقہؓ سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچہا تو خدیجۃ الکبری نے کہا کہ اوس نے تو آپ کی تصدیق نبوت کی تہی ولیکن وہ مرگیا قبل آپ کے ظہور کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اوسکو خواب مین دیکہا اوسپر سفید پوشاک تہی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اوسپر لباس سفید نہوتا ۔ وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ لِلْوَاقِعِ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہی اور وہ خاطر جو مطابق ہے واقع کی سو البتہ حدیث مین آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نور الہی کی نظر کرتا ہے مترجم کہتا ہے فراست صادقہ سے ٹہیک اٹکل مراد ہے ۔ وَمِنْهَا إِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُورُ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ اللهِ تَعَالَى بِجُهْدِ هِمَّتِهِ وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ فِي الْحَدِيثِ رُبَّ أَغْبَرَ وَأَشْعَثَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ بِهِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذِهِ الْوَقَائِعُ وَأَمْثَالُهَا دَالَّةٌ عَلَى صِحَّةِ إِيمَانِ الرَّجُلِ وَقَبُولِ طَاعَاتِهِ وَسِرَايَةِ النُّورِ فِي صَمِيمِ قَلْبِهِ فَلْيَغْتَنِمْهَا اور منجملہ حالات رفیعہ کی دعا کا قبول ہونا ہے اور ظاہر ہونا اوسکا جسکا اللہ سے طالب ہے اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسکی طرف اشارہ حدیث مین ہے کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان ہو پرانے پہٹے کپڑون والا جسکو کوئی خیال مین نہین لاتا اگر وہ قسم کہا بیٹہے اللہ کے بہروسے پر تو حق تعالی اوسکی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک اوسکی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اوسنے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہہ ہے

کہ ایسی حالات رفیعہ جو مذکور ہوئی اور مانند اونکے اور حالات بلند دلالت کرتے ہین مرد کی صحت ایمان
پر اور اسکے طاعات کے مقبول ہونے پر اور نور کی سرایت کرجانے پر اوسکے قلب کے باطن مین
تو سالک اونکو غنیمت جانے ثُمَّ بَعْدَ حُصُوْلِ النِّسْبَةِ عُرُوْجٌ اٰخَرُ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءُ بِهٖ وَ
الْحَقُّ عِنْدِيْ اَنَّهٗ لَيْسَ مُتَوَارَثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ
الْمَشَائِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ هُوَ مَوْهِبَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَهَبُهٗ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهٖ مِنْ غَيْرِ تَوَارُثٍ
وَمِمَّا يَشْهَدُ لِهٰذَا الْمَعْنٰى مَا رُوِيَ اَنَّ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْد سُئِلَ عَنْ سِلْسِلَةِ شُيُوْخِهٖ فَقَالَ لَمْ يَصِلْ
اَحَدٌ اِلَى اللّٰهِ بِالسِّلْسِلَةِ بَلْ وَصَلْتُ اِلٰى جَذْبَةٍ فَاَوْصَلَتْنِيْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَضِيَّةٌ لِمَا وَرَدَ جَذْبَةٌ مِنْ جَذَبَاتِ اللّٰهِ
تُوَازِيْ عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ هٰذَا مَعَ اَنَّ سِلْسِلَةَ شُيُوْخِهٖ مَعْلُوْمَةٌ وَمَعْرُوْفَةٌ فَمَنْ شَاءَ هٰذَا الْعُرُوْجَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى
سَائِرِ كُتُبِنَا وَاللّٰهُ الْهَادِيْ پہر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت
ہے فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے نزدیک واقعی یہہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ مشایخ سند متصل سے متوارث نہین بلکہ یہہ تو خدا کی دادہی جسکو
اپنے بندون مین سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہے
جو خواجہ نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے اونکے پیرون کا سلسلہ پوچہا تو فرمایا کوئی شخص
اللہ تک اپنے سلسلہ کیواسطے سے نہین پہنچا بلکہ مجہکو تو کشش ربانی پہنچ گئی سو اوس نے
مجہکو اللہ تک پہنچا دیا یہہ کلام مطابق ہے اس حدیث مروی کی کہ جذبات ربانی سے ایک کشش جن
اور انسان کے عمل کے مقابل ہے اسکو یاد رکہنا باین ہمہ خواجہ نقشبند کے مرشد ونکا سلسلہ معروف
اور مشہور ہے سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنے فنا اور بقا کے ویسے ہونے کی نہ کیسی ہونیکی
تو ہمارے اور کتابون کی طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ رہنما ہے ف **فَصْلٌ** فِيْ شَيْءٍ
مِنْ فَوَائِدِ سَيِّدِي الْوَالِدِ قُدِّسَ سِرُّهٗ اس **فصل** مین والد مرشد قدس سرہ کے بعضے فائدے
مذکور ہین یعنے حضرت مصنف کے خاندانی اعمال تجربہ کا اسمین ذکر ہے اَوْصَانِيْ سَيِّدِي الْوَالِدُ قُدِّسَ
سِرُّهٗ بِمُوَاظَبَةِ يَا مُغْنِيْ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةً وَّاَلْفَ مَرَّةٍ وَسُوْرَةِ الْمُزَّمِّلِ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً فَاِنْ لَّمْ اَسْتَطِعْ
فَاِحْدٰى عَشَرَ مَرَّةً وَقَالَ هٰذَانِ مُجَرَّبَانِ لِلْغِنَى الْقَلْبِيِّ وَالظَّاهِرِيِّ كِلَيْهِمَا والد مرشد
قدس سرہ نے مجہکو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کے ہر دن گیارہ سو بار اور سورہ مزمل پڑہنے

کی چالیس بار سو اگر نہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہہ دونوں عمل غنائی دلی اور ظاہری دونون کے واسطے مجرب ہین وَأَوْصَانِي بِمُوَاظَبَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُلَّ يَوْمٍ وَقَالَ بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا اور مجکو وصیت کی درود کے ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے پایا جو پایا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ إِذَا جَاءَكَ مَنْ بِهٖ أَلَمُ ضِرْسِهٖ أَوْ دَاءٌ أَوْ تَوَجُّعُ الرِّيَاحِ فَخُذْ لَوْحًا طَاهِرًا وَضَعْ عَلَيْهِ رَمْلًا طَاهِرًا وَاكْتُبْ بِمِسْمَارٍ أَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّيْ وَشُدَّ بِالْمِسْمَارِ عَلَى الْأَلِفِ وَاقْرَءِ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَصَاحِبُ الْأَلَمِ وَاضِعٌ إِصْبَعَهٗ عَلٰى مَوْضِعِ الْأَلَمِ ثُمَّ اسْأَلْهُ هَلْ شُفِيْتَ فَإِنْ شُفِيَ فِيْهَا وَإِلَّا انْقُلِ الْمِسْمَارَ إِلَى الْبَاءِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهٗ كَالْأُوْلٰى فَإِنْ شُفِيَ فِيْهَا وَإِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ إِلَى الْجِيْمِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ ثَلَاثًا وَهٰكَذَا فَلَا تَصِلُ إِلٰى آخِرِ الْحُرُوْفِ إِلَّا وَقَدْ شَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى سنا مین نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالان آوے یا اوسکو ریاح ستاتی ہون تو ایک تختی یا پٹرے پاک لے اور اوسپر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کہونٹی سے اوسپر ابجد ہوز حطی لکہہ اور کیل کو الف پر زور سے داب اور ایک بار سورہ فاتحہ پڑہ اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مکان پر زور سے رکہے رہے پہر اوس سے پوچہہ کہ تجہکو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے اور نہین تو کیل کو دوسرے حرف یعنے بے کی طرف نقل کرے اور دو بار سورہ فاتحہ پڑہے اور پوچہے پہلے بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہین اگر صحت ہوگئی تو فہو المراد اور نہین تو جیم کیطرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑہے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتا جاوے اور سورہ فاتحہ کو ہر بار زیادہ پڑہتا جاوے تو آخر حرف تک نہ پہنچیگا مگر کہ خدا اوسکے اندر ہے شفا عنایت کریگا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ إِذَا عَنَّتْ لَكَ حَاجَةٌ أَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَأَرَدْتَ أَنْ يُّوَجِّهَهُ اللّٰهُ سَالِمًا غَانِمًا أَوْ كَانَ لَكَ مَرِيْضٌ فَأَرَدْتَ أَنْ يَّشْفِيَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاقْرَءْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ إِحْدٰى وَأَرْبَعِيْنَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهٖ اور مین نے حضرت والد مرشد سے سنا فرماتے تہے کہ جب تجہکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غایب ہے اور تو چاہے کہ حق تعالی اوسکو سالم اور غانم پہیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے کہ حق تعالی اوسکو صحت بخشے تو سورہ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین پڑہ ف مولانا نے حاشیہ مین فرمایا کہ امام جعفر صادق عم سے منقول ہے کہ جو فاتحہ الکتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑہے اور محموم یعنے تپ والے کے منہہ پر چہینٹا مارے تو حق تعالی اسکو فایدہ بخشے وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ

فاتحہ سے درد دانت اور سر وغیرہ کا علاج

فاتحہ سے حاجت روائی اور غایب کی واپسی اور بیمار کی شفا

مِنْ عَضَّةِ الْكَلْبِ الْمَجْنُونِ وَيُخِيفُ عَلَيْهِ الْجُنُونَ فَاكْتُبْ لَهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى اَرْبَعِيْنَ كِسْرَةً مِنَ الْخُبْزِ
اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا وَ مُرْهُ اَنْ يَاْكُلَ كُلَّ يَوْمٍ كِسْرَةً
اور مین نے سنا اونہین حضرت سے فرماتے تھے کہ جسکو باولا کتا کاٹے اور اسکے دیوانہ ہوجانیکا خوف ہو تو اس
آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑون پر لکہے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا
اور اوس سے کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کہایا کرے وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ
لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اور مین نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑہے
اوسکو فاقہ نہین ہوتا مترجم کہتا ہے یہہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ قَرَءَ عِنْدَ
نَوْمِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَسَئَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّوْقِظَهٗ فِيْ اَيِّ
سَاعَةٍ اَرَادَ اَيْقَظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا اور مین نے اونحضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونیکے
وقت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سورہ کہف کی آخر تک پڑہے اور اللہ تعالیٰ سے یہہ دعا کرے
کہ اوسکو جگا دے جسوقت کا کہ ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اوسکو جگا دیگا اوسی وقت مترجم کہتا ہے سورہ کہف
کی آیات مذکورہ یہہ ہین اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ
كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ
كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا یہہ عمل حدیث کے موافق ہے
چنانچہ دارمی نے اپنے مسند مین روایت کیا ہے کذا فی الحاشیہ العزیزیہ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اُكْتُبْ هٰذِهِ
الْعُوْذَةَ وَعَلِّقْهَا فِيْ عُنُقِ الطِّفْلِ يَحْفَظُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ
اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکہہ اور لڑکے کے
گردن مین لٹکا حق تعالیٰ اوسکو محفوظ رکہیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ مذکور ہے ترجمہ اسکا یہہ کہ بواسطہ
کلمات الٰہیہ کی جو اپنی تاثیر مین پوری ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے
اور نظر لگانے والے کی آنکہہ کی شر سے مین نے پناہ پکڑی دس لاکہہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی
قلعہ مین وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِّنْ كُلِّ اٰفَةٍ يُقْرَءُ صَبَاحًا وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

رَبِّی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَألَمْ یَکُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ
عِلْمًا وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ
نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اور سنا مین نے اونسے فرماتے تھے کہ یہہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور
پناہ ہے ہر آفت سے پڑہا کرے اوسکو صبح اور شام ترجمہ اوسکا یہہ ہے کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے
خداوندا تو میرا رب ہے کوئی معبود برحق نہین سوائے تیرے تجہی پر مین نے بہروسا کیا اور تو ہی مالک ہے
عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہے گناہ سے اور نہ قوت ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ
ہے جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نچاہا نہ ہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر
اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گہیر لیا ہے اور ہر چیز کو شمار مین کر لیا ہے گن کر خداوندا مین پناہ
مانگتا ہون اپنی ذات کے برائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی برائی سے جسکے چوٹی کو تو تہامے
ہے یعنے تیرے قبضۂ قدرت مین ہے مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہے اور تو ہر چیز کا نگہبان
ہے البتہ میرے کام کا بنانے والا اللہ ہے جسنے قرآن اوتارا اور وہ نیک کارون کو دوست
رکہتا ہے سو اگر وہ نمانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجکو اللہ کافی ہے کوئی معبود برحق نہین سوائے
اوسکے اوسی پر مین نے اعتماد اور بہروسا کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ مَنْ
خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْیَقُلْ کٓهٰیٰعٓصٓ کَفَیْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حَمَیْتُ وَلْیَقْبِضْ کُلَّ اِصْبَعٍ مِنَ الْیَدِ الْیُمْنٰی عِنْدَ
کُلِّ حَرْفٍ مِنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْیُسْرٰی عِنْدَ کُلِّ حَرْفٍ مِنَ الثَّانِیْ ثُمَّ لِیَفْتَحْهُمَا جَمِیْعًا فِیْ وَجْهِ
مَنْ یَّخَافُ مِنْهُ اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے
ڈرے اوسکو چاہیئے یون کہے کہیعص کفیت وحمعسق حمیت اور چاہیے کہ داہنی ہاتہہ کی ہر انگلی کو بند کرے
لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتہہ اور بائین ہاتہہ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے
ہر حرف کے نزدیک پہر دونون ہاتہون کی انگلیان بند کیے چلا جاوے پہر دونون کو کہول دے
اسکے سامنے جس سے ڈرتا ہے مترجم کہتا ہے لفظ اول سے کہیعص اور ثانی سے حمعسق مراد ہے

دعای امان از ہر آفت

برای خوف حاکم

یعنے جب کاف کہے تو داہنے ہاتھہ کی ہر ایک انگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنے دوسرا حرف ہوے تو
دوسری انگلی بند کرلے اور یاے تحتانیہ کی۔ تیسری انگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچوین
بند کرلے وعلی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھہ ایک ایک انگلی بائین ہاتھہ کی بند کرلے و
وسمعتہ یقول ست ایات من القرآن تسمی بایات الشفاء یکتبہا للمریض فی اناء فیمحوہا بالماء
ویشرب ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونها شراب مختلف
الوانه فیه شفاء للناس وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنین واذا مرضت فهو
یشفین قل هو للذین امنوا هدی وشفاء اور مین نے سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ
چھہ آیتین ہین قرآن کی جنکا آیات شفا نام ہے بیمار کے واسطے اونکو ایک برتن مین لکھے اور پانی
دھوکر پلاوے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہین وسمعتہ یقول ثلث وثلثون ایة تنفع من
السحر وتکون حرزا من الشیطان واللصوص والسباع اربع ایات من اول البقرة واية الکرسی
ایتان بعدها الی الخالدون وثلث من اخر البقرة وثلث من الاعراف ان ربکم الله الی المحسنین
واخر بنی اسرائیل قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن وعشر ایات من اول الصافات الی لازب وایتان من
سورة الرحمن یا معشر الجن الی تنتصران واخر الحشر لو انزلنا هذا القرآن وایتان من قل اوحی
وانه تعالی جد ربنا الی شططا فهذه هی الایات المسمات بثلث وثلثین ایة وکان سیدی
الوالد یزید علیها الفاتحة وقل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد والمعوذتین ویاخذ
من اول السورة قل اوحی الی شططا اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے تینتیس
آیتین ہین کہ جادو کی اثر کو دفع کرتی ہین اور شیطان اور چورون اور درندے جانورون سے پناہ ہو جاتے
ہین چار آیتین سورہ بقر کے اول سے اور آیت الکرسی اور دو آیتین اوسکے بعد کے خالدون تک اور
تین آیتین آخر سورہ بقر کی یعنے وان تبدوا ما فی انفسکم سے آخر تک اور تین آیتین سورہ اعراف
کے ان ربکم سے محسنین تک اور سورہ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنے قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن
سے آخر تک اور دس آیتین صافات کی اول سے لازب تک اور دو آیتین سورہ رحمن کی یا معشر الجن سے
تنتصران تک اور آخر سورہ حشر کے لو انزلنا سے آخر تک اور دو آیتین سورہ جن یعنے قل اوحی کی
وانه تعالی جد ربنا سے شططا تک تو یہی آیات مذکورہ تینتیس آیت کر مسمی ہین اور ہمارے والد مرشد

آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اوّل آیت یعنے قل اوحی سے شططا تک لیتے تھے ف مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور اختصار کے کہ واقف سمجھہ لیگا تو نا واقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات ممدوحہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجیے کہ تلاش کرنی پڑے

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ إِلَّا بِإِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ إِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ إِلَى الظُّلُمٰتِ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ بِأَمْرِهٖ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا

إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى
وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ
صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا وَالصَّافَّاتِ صَفًّا
فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ
الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّنْ طِينٍ لَّازِبٍ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ
وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ لَوْ أَنْزَلْنَا
هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ هُوَ
اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا
يُشْرِكُونَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا
بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنَّهُ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا
عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْحَصْبَةِ فَخُذْ خَيْطًا أَزْرَقَ وَاقْرَأْ سُورَةَ الرَّحْمٰنِ وَكُلَّمَا
مَرَرْتَ عَلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ فَاعْقِدْ عُقْدَةً وَانْفُثْ فِيهَا وَعَلِّقِ الْخَيْطَ فِي عُنُقِ الصَّبِيِّ
يُعَافِهِ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے جب
چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اسپر سورہ رحمٰن پڑھ اور جب مار کہ تو فبای الاء ربکما
تکذبان پر پہنچے تو ایک گرہ دے اور اسپر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کے گردن مین باندھ دے
حق تعالی اوسکو اس بیماری سے آرام دیگا وسمعتہ یقول اسماء اصحاب الکہف امان من
الغرق والحرق والنهب والسرق الٰهي بحرمة ملسلمينا كشفوطط ذرفطيونس كشافطيونس
تبيونس يوانس بوس وكلبهم قطمير وعلى الله قصد السبيل ومنها جائر اور سنا مین نے حضرت والد سے

فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان ہین ڈوبنے اور جلنے اور غارت گری اور چوری سے بحرمت الٰہی سے آخر تک دعا کرے وسمعتہ یقول اذا عرضت لک حاجۃ فاقرء یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع الثناء مائتی مرۃ اثنا عشر یوما فان اللہ یقضی حاجتک وھذہ عزائم اجازنی سیدی الی بہا فی جملۃ ما اجازنی اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت پیش آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالیٰ تیری حاجت برلاویگا اور یہہ اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہان تک مجھکو میرے والد مرشد نے اجازت دی ہے منجملہ اور اجازتون کی جن مین مجھکو اجازت فرمائی ہے لقضاء الحاجات المھمۃ یرکع اربع رکعات یقرء فی الاولی بعد الفاتحۃ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذالک ننجی المؤمنین مائۃ مرۃ وفی الثانیۃ رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین مائۃ مرۃ وفی الثالثۃ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد مائۃ مرۃ وفی الرابعۃ قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل مائۃ مرۃ ثم یسلم ویقول رب انی مغلوب فانتصر مائۃ مرۃ حاجات مشکلہ کی برآنیکے واسطے چار رکعتین پڑھے پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین سو بار پڑھے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد سو بار پڑھے اور چوتھے رکعت مین بعد فاتحہ قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل سو بار پڑھے پھر سلام کرکے رب انی مغلوب فانتصر سو بار ف مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہہ چار دن آیتین اسم اعظم ہین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہوا اور مجھکو تعجب آتا ہے اوس شخص سے کہ بواسطہ انکے دعا کرے اور قبول نہو **فائدہ جلیلہ** حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی ہو یا جمالی در حکم کبریت احمر کی ہے اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہہ آیت ہے لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ مین فرمائے جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول

ہوگی

بارہ سو بار پڑھنا یا بدیع العجائب کا حاجت کیلئے

نماز چار رکعت قضاے حاجات کیلئے

زدگی اور جن یہہ ہے کہ یہہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع الاثر ہے جس امر مین چاہے اُس
آیت سے دعا کرے اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہین اور
طریقہ دعا کا اونہون نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہے آسان تر دو طریقے ہین ایک یہہ کہ بارہ دن تک
بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑہے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑہے اوّل اور آخر چند بار
درود پڑہ کے اور دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار بار پڑہے خلاصہ یہہ ہے کہ اسکے
قوت تاثیر مین کچہہ شک نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بہی ہو اور
صحیح حدیث سے بہی اور مشایخ کے اقوال سے بہی قرآن مین اسکے شان مین وارد ہے۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ
مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ وَلِمَنْ خَبَطَهُ الشَّيْطَانُ يَقْرَءُ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ وَ
لَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ اور جسکو شیطان باؤلا کر ڈالے
یعنی جس پر آسیب کا خلل ہو تو اوسکے بائین کان مین یہہ آیت سات بار پڑہے۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ
وَأَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ وَأَيْضًا يُؤَذِّنُ فِي أُذُنِهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيَقْرَءُ الْفَاتِحَةَ وَ
الْمُعَوِّذَتَانِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالطَّارِقُ وَآخِرَ سُورَةِ الْحَشْرِ وَسُورَةُ الصَّافَّاتِ كُلَّهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْتَرِقُ
اور دفع آسیب کا یہہ بہی عمل ہے کہ اسکے کان مین سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق یعنے والسماء
والطارق اور سورہ حشر کی آیتین یعنے ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ والصافات بالکل
پڑہے آسیب جل جاویگا وَأَيْضًا يَقْرَءُ فِي أُذُنِهِ أَفَحَسِبْتُمْ إِلٰى آخِرِ سُورَةِ الْمُؤْمِنُونَ اور آسیب زدہ کے
واسطے یہہ بہی عمل ہے کہ اوسکے کان مین سورہ مومنون کی یہہ آیتین پڑہے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ
عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَمَنْ
يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ وَأَيْضًا يَقْرَءُ عَلٰى مَاءٍ طَاهِرٍ الْفَاتِحَةَ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ آيَاتٍ
مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْجِنِّ وَيُرَشُّ بِهِ وَجْهُهُ فَإِنَّهُ يُفِيقُ وَإِذَا أَحَسَّ بِالْجِنِّ فِي مَكَانٍ فَرَشَّ مِنْ ذٰلِكَ
الْمَاءِ فِي نَوَاحِي الْمَكَانِ فَإِنَّهُ لَا يَعُودُ إِلَيْهِ اور دفع آسیب کا یہہ بہی عمل ہے کہ پاک
پانی پر سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول سورہ جن کی پڑہے اور اس پانی کا اسکے

برائی دفع جن از خانہ

منہہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش مین آجاویگا اور جب کسی مکان مین جن معلوم ہوسو اوسی پانی سے اوس
مکان کی نواحی مین چھینٹے مارے تو وہان پہر نہ آویگا **ف** مترجم کہتا ہے سورہ جن کے آیات
مذکورہ یہہ ہین قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ
فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ
سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا وَلِاِلْمَامِ الشَّیْطَانِ
بِالْبَیْتِ وَرَمْیِهِمْ بِالْحِجَارَةِ یَقْرَءُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا اِلٰی رُوَیْدًا عَلٰی اَرْبَعَةِ مَسَامِیْرَ
عَلٰی كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّةً ثُمَّ یَدْفِنُهَا فِیْ اَرْبَعَةِ اَطْرَافِ ذٰلِكَ الْبَیْتِ اور واسطے قریب
ہونے شیطان کے گہر سے اور اوسکے پتہر پہینکنے کے لئے یہہ آیت پڑہے اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا وَّاَكِیْدُ كَیْدًا
فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا چار لوہے کی کیلون پر ہر کیل پر پچیس بار پہر اونکو گھر کے چارون
طرف گاڑ دے وَاَیْضًا یَكْتُبُ اَسْمَاءَ اَصْحَابِ الْكَهْفِ فِیْ جُدْرَانِ الْبَیْتِ اور یہہ بہی دفع جن کا عمل
ہے کہ اصحاب کہف کے نام گہر کے دیوارون مین لکہے وَلِلْعَقِیْمَةِ یَكْتُبُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ فِیْ رَقِّ الْغَزَالِ
بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ یُعَلِّقُ فِیْ عُنُقِهَا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اِلٰی جَمِیْعًا وَاَیْضًا یَقْرَءُ عَلٰی
اَرْبَعِیْنَ قَرَنْفُلًا عَلٰی كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ كَظُلُمٰتٍ اِلٰی نُوْرٍ تَاْكُلُ كُلَّ یَوْمٍ وَاحِدًا وَّابْتَدَاَتْ مِنْ وَقْتِ
فَرَاغِهَا مِنْ غُسْلِ الْحَیْضِ وَیُوَاقِعُهَا زَوْجُهَا فِیْ تِلْكَ الْاَیَّامِ اور عقیمہ یعنے بانجہ عورت کے واسطے ہرنکی
جہلی پر زعفران اور گلاب سے یہہ آیت لکہے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ
بِهِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا پہر اس تعویذ کو اسکی گردن مین باندہے اور یہہ بہی
عقیمہ کو واسطے ہے کہ چالیس لونگون پر سات سات بار اس آیت کو پڑہے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ
مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ
یَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور ایک لونگ کو ہر دن کہاوے اور شروع
کرے حیض کے غسل فراغت ہونیسے اور انہین دنون مین اسکا زوج اوسسے قربت کرے **ف**
مولانا نے فرمایا اور شرط اوس عمل کی یہہ ہے کہ لونگ رات کو کہاوے اور اوسپر پانی نہ پیئے
وَالَّتِیْ تَمْلِصُ جَنِیْنَهَا یَاْخُذُ خَیْطًا مُعَصْفَرًا عَلٰی مِقْدَارِ طُوْلِهَا وَیَعْقِدُ عَلَیْهِ تِسْعَ عُقَدٍ
یَنْفُثُ فِیْ كُلٍّ مِّنْهَا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلٰی یُحْسِنُوْنَ وَقُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اِلٰی

اخرہا اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اوسکی قد کے برابر لے اور اوسپر نو گرہیں
لگا وے اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا
يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ :
پڑہے اور پہونکے وَالَّتِيْ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتُبُ فِيْ رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اَهْيًا اَشْرَاهِيًا وَيَلُفُّ الرُّقْعَةَ فِيْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِيْ فَخِذِهَا الْيُسْرٰى فَاِنَّهَا تَلِدُ
سَرِيْعًا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ دُعَاءُ مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ اور جس عورت کو دردزہ ہو
یعنی لڑکا پیدا ہونیکا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ مین یہہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اَهْيًا اَشْرَاهِيًا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے مین لپیٹے اور اوسکی بائین ران
مین باندہے تو وہ جلد جنے گی ۔ مین کہتا ہون مجکو یاد ہے جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنثور
سے بروایت اعمش کہ یہہ کلمہ یعنے اہیا اشراہیا جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہے معنے
اوسکے یہہ کہ اے زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے ف مترجم کہتا ہے اہیا
بکسر ہمزہ و اشراہیا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہے یعنے جس ازلی کو کاہی زوال نہین اور اشراہیا
کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہے بزعم علماے یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورت سے
حتیٰ تک شیرینی پر پڑہے اور حاملہ کو کہلاوے تو بہی جلد جنے براے زنیکہ فرزند نرینہ نزاید ۔ وَالَّتِيْ لَا تَلِدُ
اِلَّا الْاُنْثٰى يَكْتُبُ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ عَلَى الْحَمْلِ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ عَلٰى رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ
هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ
بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ وَهٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ اِلٰى سَمِيًّا
ثُمَّ يَكْتُبُ بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اِبْنًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور جو عورت سوا لڑکی کے
لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جہلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو
لکھے اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ شَيْءٍ وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ اور اس آیت کو لکھے يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى :
لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا پہر یہہ لکھے بحق مریم و عیسی ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد و آلہ یعنے

پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھی رہے واخبرني من اثق به المقلات لا يعيش لها ولد يأخذ نانخواه
والفلفل الاسود ويقرأ عليهما عند ظهيرة يوم الاثنين اربعين مرة سورة الشمس يبدأ
كل مرة بالصلوة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم ويختم بها تأكلها المرأة كل يوم
من حملها الى فطام الولد اور اس شخص نے جسپر مجکو اعتماد ہے خبر دی کہ جس عورت کا
لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجواین اور کالی مرچ لے دونون چیزون پر دوشنبہ کے دن دوپہر کو چالیس بار سورۂ والشمس
پڑھے ہر بار درود پڑھ کر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے
دن سے لڑکی کے دودھ چھڑانے تک واخبرني ايضا التي لا تلد الا انثى ان يخط خطا مستديرا
على بطنها سبعين مرة في كل مرة يقول مع ادارة الاصبع يا متين
اور یہہ بھی اوسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اوسکے پیٹ پر
گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار انگلی کے پھیرنے کے ساتھ یا متین کہے ثم نعود الى الكلام الاول نقول
من تلك العزائم للصبي الذي اصابه عين عائنة يخط خطا مستديرا بالسكين وهو يقرأ اية
الكرسي وهذه الايات وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ويحق
الله الحق بكلماته ولو كره المجرمون ويريد الله ان يحق الحق بكلماته ويقطع دابر الكافرين
ليحق الحق ويبطل الباطل ولو كره المجرمون ويمح الله الباطل ويحق الحق بكلماته انه عليم بذات
الصدور ثم يقول اعوذ بكلمات الله التامات من شر كل شيطان وهامة وعين لامة
يا حفيظ يا رقيب يا وكيل يا كفيل فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم ثم يركز السكين في
وسط الدائرة ويقول ركزتها في قلب العائنة ثم يسترها تحت صحفة او قصعة پھر ہم رجوع
کرتے ہین پہلے کلام کی طرف تو کہتے ہین اونہین عزیمتون سے یعنی جنکے والد ماجد سے اجازت ہے یہہ
عمل ہے اس لڑکی کیواسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی اوس عورت کو ڈاین اور ٹونائی
کہتے ہین ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیت الکرسی اور ان آیتون کو پڑھتے ہوئے - وقل جاء الحق
وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ويحق الله الحق بكلماته ولو كره المجرمون ويريد
الله ان يحق الحق بكلماته ويقطع دابر الكافرين ليحق الحق ويبطل الباطل ولو كره
المجرمون ويمح الله الباطل ويحق الحق بكلماته انه عليم بذات الصدور پھر یہہ دعا پڑھے

اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَامَّۃٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پھر چھری کو گنڈل کے اندر گاڑے اور کہے کہ مین نے چھری گاڑدی نظر لگانے والی کے دل مین پھر اسکو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا قاب کے نیچے یعنے طباق کے نیچے وَاَیْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ یَا فُلَانُ وَدَعَاہُ بِاسْمِہٖ وَقْتَ اِصَابَتِہٖ اَوْ وَقْتَ حِکَایَتِہٖ عَنْ نَفْسِہٖ بَطَلَ عَمَلُہٗ اور یہہ بھی ہے کہ جو نظر لگانے والی یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اوسکا نام لیکر پکارے نظر لگانیکے وقت یا اوسوقت جب خود اسکا ذکر کرے تو اوسکا اثر باطل ہوجاویگا وَاَیْضًا اِذَا تَحَقَّقَ الْعَیْنُ وَالْعَائِنُ اُمِرَ اَنْ یَغْسِلَ وَجْھَہٗ وَذِرَاعَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَدَاخِلَۃَ اِزَارِہٖ فِیْ اِنَاءٍ وَصَبَّ ذٰلِکَ الْمَاءَ عَلَی الْمَعْیُوْنِ بَرَاءٌ مِنْ سَاعَۃٍ قُلْتُ اَخْرَجَ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا اَمْرَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِیْبًا مِنْ ھٰذِہِ الْکَیْفِیَّۃِ اور یہہ بھی ہے کہ جب نظر لگنا اور نظر کا لگانیوالا ثابت ہوجاوے تو اوسکے منہہ اور دونون ہاتھہ اور دونون پانون اور اسکے شرمگاہ کے دہونیکو کہے ایک برتن مین اور اس پانی کو اوسپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اوسی دم اچھا ہوجاوے مین کہتا ہون امام مالک نے موطا مین روایت کی کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نظر لگانیوالی کو اسی طرحکے مانند کا حکم کیا یعنے شرمگاہ وغیرہ دہونیکا **ف** مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم مین مروی ہے کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تمسے دُہلاوے تو دہو دو یعنی اگر دفع نظر کیواسطے کوئی تمسے درخواست کرے کہ منہہ وغیرہ دہو دیجیے تو دہو دینا چاہیے کہ شاید تمہاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا برا ماننا عبث ہے اور روایت ہے کہ عثمان رضؓ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹہڈی مین کالا ٹیکا لگادو کہ اسکو نظر نہ لگے کالا ٹیکا لگانا لڑکون کیواسطے دفع نظر کی اثر سے ترمذی مین ثابت ہے مترجم کہتا ہے کہ یہہ جو ٹیکا کالا لڑکے کے لگا دیتے ہین معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہین ہے واللہ اعلم وَاَیْضًا اِذْرَعْ مِنْ خَیْطٍ طَاھِرٍ ثَلٰثَۃَ اَذْرُعٍ وَاتْرُکْہُ عِنْدَ مَنْ تَحْفَظُہٗ ثُمَّ اقْرَءْ ھٰذِہِ الْعَزِیْمَۃَ عَلَی الْمَعْیُوْنِ ثُمَّ اِذْرَعْ ثَانِیًا فَاِنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَھُوَ مَعْیُوْنٌ فَکَرِّرِ الْعَمَلَ ثَلٰثًا یَذْھَبُ اَثَرُ الْعَیْنِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَتَقْرَءُ الْفَاتِحَۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ عَزَمْتُ عَلَیْکِ اَیَّتُھَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَۃٍ اَوْ فُلَانَۃَ بِنْتِ فُلَانَۃٍ بِعِزِّ اللّٰہِ وَبِنُوْرِ عَظَمَۃِ وَجْہِ اللّٰہِ بِمَا جَرٰی بِہٖ

الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ اَشْرَاهِیًا بَرَاهِیًا اَدُوْنَیًا اَصْبَاؤُتُ اٰلِ شَدَّاۤیْ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ شَهْتُ بَهْتُ اِنْهَتْ بِاَسْمَاۤءِ النَّبِیِّ الَّذِیْ لَا یَقْوٰی عَلَیْهِ اَرْضٌ وَّلَا سَمَاۤءٌ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْٓءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ كَمَا اَخْرَجَ یُوْسُفَ مِنَ الْضِّیْقِ وَجَعَلَ لِمُوْسٰی فِی الْبَحْرِ طَرِیْقًا وَّاِلَّا فَاَنْتَ بَرِیْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی بَرِیْٓءٌ مِّنْكِ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْٓءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِاَلْفِ اَلْفِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْٓءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۤءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور یہہ بہی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک تاگا تین ہاتھہ ناپ اور اوسکے پاس رکھہ جو نظر زدہ کو رکہتا ہے پہر یہہ عزیمت الخ عزمت علیک سے آخر تک پڑہ جسپر نظر لگی ہے پہر اوس تاگے کو دوسرے بار ناپے سو اگر تین ہاتھہ سے بڑہ جاوے یا کم ہوجاوے تو معلوم کر کہ اوسکو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہوگا طریقہ عزیمت کا یہہ ہے کہ بسم اللّٰہ ولا قوۃ الا باللّٰہ کو تین بار پڑہے اور سورۂ فاتحہ کو تین بار پڑہ کر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجاے فلان بن فلانہ کے اوسکا اور اوسکی مان کا نام لے وَلِلْمَسْحُوْرِ وَالْمَرِیْضِ الَّذِیْ اَعْیَی الْاَطِبَّاۤءَ مَرَضُهٗ یَكْتُبُ فِیْۤ اِنَاۤءٍ صِیْنِیٍّ اَبْیَضَ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَاۤئِهٖ یَا حَیُّ فَیَمْحُوْهُ بِالْمَاۤءِ وَیَشْرَبُ اِلٰۤی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا قُلْتُ وَرَاَیْتُ سَیِّدِیَ الْوَالِدَ یَزِیْدُ عَلَیْهِ الْفَاتِحَةَ اور جسپر جادو کا اثر ہوا اور اوس بیمار کے واسطے جسکے بیماری نے طبیبون کو عاجز کردیا ہو چینی کے سفید برتن مین یہہ اسم لکہے یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی پہر اسکو پانی سے دہوکر چالیس دن پیئے مین کہتا ہون مینے حضرت والد کو دیکہا کہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ کرتے تہے وَمَنْ ضَاعَ لَهٗ شَیْءٌ فَقَالَ یَا حَفِیْظُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّتِسْعَ عَشَرَةَ مَرَّةً مِّنْ غَیْرِ زِیَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَاَ یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اِلٰی یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّتِسْعَ عَشَرَةَ مَرَّةً رَدَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ ضَالَّتَهٗ اور جسکی کوئی چیز کہو جاوے تو کہے یا حفیظ ایک سو انیس بار بدون زیادتی

اور کسی کے پیر یہہ آیت یَا بُنَیَّ اِنَّہَا اِن تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِہَا اللّٰہُ ایک سوا ونیس بار پڑہے تو حق تعالی اوسکے گم ہوئی چیز کو اوسکے پاس پہیر لاویگا وَلِمَعْرِفَۃِ السَّارِقِ یَتَقَابَلُ اثْنَانِ وَیُمْسِکَانِ الْاِبْرِیْقَ بَیْنَہُمَا وَیَحْمِلَانِہٖ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِمَا السَّبَّابَتَیْنِ وَیَکْتُبُ اسْمَ الْمُتَّہَمِ فِی الْاِبْرِیْقِ وَیَقْرَءُ سُوْرَۃَ یٰسٓ اِلٰی مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ فَاِنْ کَانَ ہُوَ الَّذِیْ سَرَقَ دَارَ الْاِبْرِیْقُ فَاِنْ لَّمْ یَدُرْ فَلْیَمْحُ اِسْمَہٗ وَلْیَکْتُبْ اِسْمَ غَیْرِہٖ وَہٰکَذَا حَتّٰی یَدُوْرَ قُلْتُ وَیَجِبُ عَلٰی مَنِ اطَّلَعَ عَلَی السَّارِقِ بِاَمْثَالِ ہٰذِہٖ اَنْ لَّا یَجْزِمَ بِسَرِقَتِہٖ وَلَا یُشِیْعَ فَاحِشَتَہٗ بَلْ یَتَّبِعَ الْقَرَائِنَ فَاِنَّمَا ہِیَ طَرِیْقُ اِتِّبَاعِ الْقَرَائِنِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اور چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹہین اور بدہنے کو اپنے درمیان مین تہامے رہین اور اسکو کلمہ کی دونون انگلیون سے اٹہائے رہین اور جسپر چوری کی تہمت ہو اوسکا نام بدہنے مین لکہے اور سورہ یٰس کو من المکرمین تک پڑہے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدہنی گہوم جاویگی سو اگر نہ گہومے تو اوسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکہے اور وہین تک پڑہے اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکہتا جاوے یہان تک کہ گہومے مین کہتا ہون کہ جو شخص یہہ عمل یا ایسا اور کوئی عمل کرکے چور پر مطلع ہو تو اوسپر واجب ہے کہ اوسکے چور ہونے پر یقین نکرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہہ عمل بہی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے حق تعالی نے سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا اور نہ پیچہے پڑ اوس چیز کی جسکا تجہکو یقین نہین مقرر کان اور آنکہہ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا وَاِذَا اَبَقَ لَکَ اٰبِقٌ فَاکْتُبْ فِیْ قِرْطَاسٍ وَاجْعَلْہُ فِیْ غِطَاءٍ وَاتْرُکْہُ فِیْ بَیْتٍ مُظْلِمٍ وَضَعْہُ بَیْنَ حَجَرَیْنِ وَہِیَ الْفَاتِحَۃُ وَاٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ ثُمَّ اکْتُبْ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْہِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰہُمَّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْہِمَا عَلٰی عَبْدِکَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ اَضْیَقَ مِنْ حَلْقَۃٍ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ثُمَّ اکْتُبْ اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ اِلٰی فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ وَمِنْ وَّرَائِہِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَائِہِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ ہُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ثُمَّ تَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ہٰذِہِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور اگر تیرا غلام بہاگ گیا ہو تو ایک کاغذ مین لکہہ اور اسکو کسی چیز مین لپیٹکر درمیان اندہیری کوٹہری کے

دو پتھرون کے بیچ مین رکھ دے یعنی سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللّٰھم سے یا ارحم الراحمین
تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اوکظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات
بعضھا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ومن
وراءھم برزخ الی یوم یبعثون وضرب لنا مثلا ونسی خلقہ واللہ من وراءھم محیط بل ھو
قرآن مجید فی لوح محفوظ پھر دعا پڑھے اللھم انی اسئلک سے آخر تک واذا اردت ان ینجح اللہ
حاجتک فاقرء سورۃ الفاتحۃ بان توصل میم البسملۃ بلام الحمد للہ تبدء من یوم الاحد
بین سنۃ الفجر وفرضہ سبعین مرۃ والیوم الثانی ستین وکذلک انقص کل یوم
عشرۃ حتی یکون یوم السبت عشر مرات اورجب تو ارادہ کرے کہ حق تعالی تیری مراد بر لاوے
تو سورہ فاتحہ کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملا دے یکشنبہ
کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اوسی وقت ساٹھ
بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس بار کم کرتا جاوے یہانتک کہ ہفتہ کے دن دس بار
پڑھے واذا اردت ان تری فی منامک ما فیہ مخرج مما انت فیہ من الضیق فتوضأ والبس
ثیابا طاہرۃ وتم مستقبل القبلۃ علی یمینک واقرء والشمس سبع مرات واللیل سبع مرات
وقل ھو اللہ احد سبع مرات وفی روایۃ بدل قل ھو اللہ احد سورۃ التین سبع مرات ثم قل اللھم
ارنی فی منامی کذا وکذا واجعل لی من امری فرجا ومخرجا وارنی فی منامی ما استدل بہ علی اجابۃ
دعوتی فان رایت ما یسرک والا فافعل مثل ذالک فی اللیلۃ الثانیۃ فان رایت والا فی الثالثۃ
الی السابعۃ لا یعدوھا الامر انشاء اللہ تعالی جربھا جماعۃ من اصحابنا اورجب تو چاہے کہ اپنی
خواب مین وہ حال دیکھے جسمین تیری نکاسی ہے اوس تنگی سے جسمین تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک
کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورۂ والشمس کو سات بار اور سورۂ واللیل کو سات بار
اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت مین قل ہو اللہ کی عوض سورۂ والتین کا سات بار
پڑھنا آیا ہے پھر یون کہے خداوندا مجکو میرے خواب مین ایسا اور ایسا دکھلا دے اور میری اس حال مین
کشادگی اور نکاسی کر دے اور میرے خواب مین وہ چیز دکھا دے جس سے مین اپنے دعا کی قبول ہو جانیکو
دریافت کر جاؤن تو اگر تو اوسی رات وہ چیز خواب مین دیکھے جسکو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا اور نہین تو

اسیطرح دوسری رات کر سو اگر مطلب حاصل ہوا فہو المراد اور نہین تیسری رات بھی اسی طرح کر ساتوین رات تک انشاء اللہ تعالی ساتوین کے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کہہ جاویگا اس عمل کا ہماری صحبت والون نے تجربہ کیا ہے رُقْیَةُ الْمَحْمُوْمِ اَنْ یُکْتَبَ وَیُعَلَّقَ عَلٰی عَضُدِهٖ یَبْرَءُ سَرِیْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اِلٰی اُمِّ مِلْدَمٍ اَلَّتِیْ تَاْکُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنْ کُنْتِ یَهُوْدِیَّةً فَبِحَقِّ مُوْسَی الْکَلِیْمِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاِنْ کُنْتِ نَصْرَانِیَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِیْحِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْ لَا اَکَلْتِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَلَا شَرِبْتِ لَهٗ دَمًا وَلَا هَشَمْتِ لَهٗ عَظْمًا وَتَحَوَّلِیْ عَنْهُ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی بَرِیْءٌ مِنْكِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ جسکو تپ آتی ہوا وسکا افسون یہہ ہے کہ ایک کاغذ مین سے لکھے اور اوسکے بازو پر باندے جلد اچھا ہو جائیگا اللہ تعالی کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے ف ام ملدم عرب کی زبان مین تپ کی کنیت ہے اور بجائے فلان بن فلانہ کے مریض کا اور اوسکی ما کا نام لکھے وَاَیْضًا یُقْرَءُ کُلَّ یَوْمٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور یہہ بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ تین بار پڑہے تپ والے پر وَلِمَنْ بِهِ الْحُمّٰی یُعْقَدُ عَلٰی سَیْرٍ مِنَ الْاَدِیْمِ عَلٰی مِقْدَارِ طُوْلِ الْمَرِیْضِ اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ عُقْدَةً یَنْفُثُ فِیْ کُلِّ عُقْدَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَکَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَکِبْرِیَاءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَکَمَالِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ اور جسکی گردن مین کتہ بالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک وَلِمَنْ ظَهَرَتْ عَلٰی بَدَنِهِ الْحُمْرَةُ یُرْقِیْهِ بِهٰذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَیُشِیْرُ بِالسِّکِّیْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الْحَکِیْمِ الْکَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ اَیَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكِ جُنُوْدُ

مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ اَيُّهَا الرِّيحُ اَجِيبِي دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَالَهُ مِنْ مَلْجَاءٍ
وَمَالَهُ مِنْ ظَهِيرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُ يَكْفِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ
يُوذِيكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَعَلَّقَ بِكَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ
خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور جسکے
بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہووہ افسون کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑہنے
کیوقت چہری سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے ولمن یشکوا بصرہٗ یقراء ھٰذہٖ الاٰیۃ
فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ اور جو ضعف بصارت سے
نالان ہووہ یہہ آیت پڑہا کرے بعد ہر نماز فرض کے یعنے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ
الْيَوْمَ حَدِيدٌ وَلِمَنِ ابْتُلِيَ بِالصَّرْعِ يَاْخُذُ لَوْحًا مِنَ النُّحَاسِ فَيَنْقُشُ فِيهِ اَوَّلَ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْاَحَدِ
فِي طَرَفٍ مِنْهُ يَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِي لَايُطَاقُ انْتِقَامُهٗ يَا قَهَّارُ وَفِي طَرَفِ الْاٰخَرِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ
بِقَهْرِ عَزِيزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِينُ اور جو مرگی مین مبتلا ہو لوتانبے کا
پترلے سواوس مین یکشنبہ کی پہلی ساعت مین اوس پتر کی ایک کنارے پر یہہ نقش کرے یَا
قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِي لَايُطَاقُ انْتِقَامُهٗ اور دوسرے کنارے پر یہہ نقش کرے یَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ
بِقَهْرِ عَزِيزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنے اعمال کا اثر توفیق
اور اعانت ربانی پر منحصر ہے فصل مصنف قدس سرہٗ نے عالم ربانی یعنے عالم حقانی کی جو علم
ظاہر اور علم باطن دونون سے کامل ہے اوسکے آداب اس فصل مین ارشاد کئے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوا
اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ حق تعالی نے فرمایا سو کیون نہین نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ
دین کا فہم حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کے نافرمانی سے ڈراوین جب اونکی طرف پلٹ
جاوین شاید وہ پرہیز کرین نافرمانی سے ف مولانا نے فرمایا یعنے طالبان علوم دین کو چاہئے
کہ اپنی غایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے ارشاد قوم اور انذار اونکا ٹہراوین اور انذار یعنی ڈرانے
کو اسواسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ تبشیر یعنے خوشخبری رسانی کو کہ انذار اہم ہے ارشاد مین اور
اس آیت مین دلیل ہے اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنے ہر قوم اور ہر شہر اور گانو مین چند لوگون پر

علم دین کا سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون کو سکھانا ضرور ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھینگے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے غرض یہہ ہے کہ خود دین پر قایم ہوا ور باقی لوگون کو دین پر لاوے اور یہہ نہین کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا **نظم**

علم کز تو ترا نہ بستاند ❊ جہل ازان علم بہ بود صد بار ❊ شہ بدان لعنت ست بر ابلیس ❊ کہ نداند ہمین یمین و یسار ❊ بل بدان لعنت است کاندر دین ❊ علم داند بعلم نکند کار **اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِیُّ الَّذِیْ وَارِثُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ هُوَ مَنْ یُّحَافِظُ عَلٰی اُمُوْرٍ** عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیاء اور مرسلین کا وارث ہو وہ ہے جو محافظت کرے چند امور پر ازانجملہ مصنف حقانی نے پانچ امر یہان بیان فرمائے **مِنْهَا اَنْ یُّدَرِّسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّفْسِیْرِ وَالْحَدِیْثِ وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِالْکَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ** منجملہ اون امور کی جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہے یہہ ہے کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقاید اور نحو اور صرف کے اور اوسکو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول رہے حقتعالی نے سورہ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہ ہے جسنے ان پڑہون مین رسول بھیجا انھین مین سے یعنے وہ بھی امی ہے خواندہ نھین تلاوت کرتا ہے اون پر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکھاتا ہے اونکو کتاب یعنے قرآن مجید اور حکمت یعنے حدیث **ف** مصنف قدس سرہ نے اس آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن اور حدیث مین اور فقہ اور سلوک اور عقاید قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط ہین کتاب اور سنت سے کتاب اور سنت بجائے متن ہین اور علوم ثلثہ مذکورہ بجائے شرح کے اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین مین شمار ہوئی کہ فہم کتاب اور سنت کا اوسپر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے اسواسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہین اور اصول سے اصول فقہ یا اصول حدیث مراد نہین ہے

اسواسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوئی تو اونکے اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا نے حاشیہ مین فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہہ ہے کہ عقاید علم باللہ اور اوسکے صفات اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہوکر اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہون تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کی اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کی مباحث داخل ہین اور وہ یعنے علم کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلایل بدعیہ سے وَمَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيسِ مُرَاعَاتُهُ اَشْيَاءُ شَرْحُ الْغَرِيبِ لُغَةً اور تدریس مین جسکے مراعات واجب ہے چند چیزین ہین ایک شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنے اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال جسکے معنے نہ مفہوم ہوتے ہون تو اوسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالْعَوِيصِ الْمُغْلَقِ نَحْوًا اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اسکو بیان کرے یعنے اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردون کی ذہن پر صعب ہو تو اسکو موافق صرف اور نحو کے حل کردے وَتَوْجِيهُ الْمَسَائِلِ بِاَنْ يُصَوِّرَهَا بِالْاَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر کرنا کہ اوسکی صورت باندہ دے جزئی مثالون سے اور انکا حاصل بیان کرے یعنے اگر کتاب مین قواعد کلیہ مذکور ہون اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے ہون تو صاف صاف عبارت سے اونکے بعض جزئی مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اونکا اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کی ذہن مین آجاوے وَتَقْرِيبُ الدَّلَائِلِ لِيَحْصُلَ النَّتِيجَةُ بِلُزُومِ بَعْضِ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ وَاِنْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِي بَعْضٍ اور تقریب دلایل اسطرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہوجاوے بہ سبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض مین یعنے اگر کتاب مین کسی مسئلہ پر دلیل قایم ہو تو اوسکے مقدمات پیچیدہ کو اسطرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہے تو بسبب اندراج بعض کے بعض مین نتیجہ حاصل ہوجاوے و تقریب دلیل عبارت ہے سوق دلیل سے اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدُ الْقُيُودِ فِي التَّعْرِيفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَّاتِ اور فواید قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنے تعریف اور قاعدہ مین ہر ہر قید کا فائدہ

بیان

بیان کرے تا حد جامع ازمان نوع غیر مستدرک متصل ہو یعنی فلانے قیدا سواسطے مذکور ہوئی کہ فلانے فلانی صورت نکل جاوے جو معرف کے افراد مین نہین ہے مثلاً کلمہ کی تعریف مین لفظ اسواسطے مذکور ہوا کہ دوال اربع سے احتراز ہو جاوے اسواسطے کروہ کلمہ کی افراد مین نہین اور اسی طرح سے قواعد کلیہ مین چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسی سعید بن المسیب کے مراسیل امام شافعی کی نزدیک واجب العمل ہین کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَوُجُوْہِ الْحَصْرِ فِی التَّقْسِیْمَاتِ اور تقسیمات مین وجوہ حصر کی بیان کرنا یعنے بحسب استقرا یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین منحصر ہے وَدَفْعِ الشُّبُہَاتِ الظَّاہِرَۃِ کَمُخْتَلِفَیْنِ یُرٰی اَنَّہُمَا مُشْتَبِہَانِ اَوْمُشْتَبِہَیْنِ یُرٰی اَنَّہُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاہِبِ وَالتَّوْجِیْہَاتِ وَالْعِبَارَاتِ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسی دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال مین آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنے اگر دو مذہب یا دو توجیہین یا دو عبارتین اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہین وہ ظاہر مین مشتبہ معلوم ہوتی ہون تو دونون مین بتقریر واضح فرق بیان کرے اوسکو تفریق ملتبسین کہتے ہین اور اگر دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اوسکے حل اختلاف کو تطبیق مختلفین بولتے ہین خواہ اختلاف دونون کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک مطابقی ہو اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَکَلُزُوْمِ مَا یَمْتَنِعُ فِی التَّعْرِیْفَاتِ کَالْاِسْتِدْرَاکِ وَذِکْرِ الْاَخْفٰی وَالْبَرَاہِیْنِ کَجُزْئِیَّۃِ الْکُبْرٰی وَسَلْبِ الصُّغْرٰی اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم آنا اوسکا جو تعریفات مین ممتنع ہے جیسے استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا وعلیٰ ہذا القیاس عدم جمع و منع یا لازم آنا اوسکا جو براہین مین ممتنع ہے چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ کا اور سالبہ ہونا صغریٰ کا مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اوس لفظ سے جو کلام مین زیادہ ہو بلا فایدہ اور تعریف مین اخفی کا لانا چنانچہ نار کی تعریف مین کہنا ہو اُسْطُقُسٌ فَوْقَ الْاُسْطُقُسَّاتِ اَوْقَادِحٍ فِی اللُّزُوْمِ وَالْاِنْدِرَاجِ اَوْمُخَالَفَۃٍ بِعِبَارَۃٍ اُخْرٰی اَوْلِکَلَامِ اِمَامٍ مِنَ الْاَئِمَّۃِ یا دفع کرنا اوسکا جو قیاس استثنائی مین لزوم کا اور قیاس اقترانی مین اندراج کا قادح ہے یا دفع کرنا مخالفت کا اوس کتاب کی دوسری عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے امامون مین داخل ہے یعنے

اگر مصنف کی عبارت اسکی کتاب کے دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے مخالف ہو تو اوسکے توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کی کلام پر بادی الرائے مین نظر آتا ہو یا اوسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نکہاتا ہو تو اوسکا دفع کرنا ضرور ہے ہکذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ اخری فالعالم لایفید تلامذتہ فائدۃ تامۃ حتی یبین لہم ہذہ الامور ثم ینبہ علیہا فی درسہ تو عالم اپنے شاگردون کو فائدہ تامہ کا افادہ نکرے گا جب تک اون سے اون امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے پہر اونہین امور پر اثنائے درس مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد منجملہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہو گیا ومنہا ان یلقن الاشغال وقد ذکرناہا بالتفصیل ولیکن لہ وقت یجلس فیہ مع الناس متوجہا الیہم یلقی علیہم السکینۃ فان حجۃ اللہ تعالی لاتتم الا بالاستطاعۃ الممکنۃ ثم الاستطاعۃ المیسرۃ ومن الثانیۃ الصحبۃ والحث علی الاشغال قولا وفعلا وتصرفا بالقلب واللہ اعلم والیہ الاشارۃ فی قولہ تعالی ویزکیہم اور منجملہ اون امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر لازم ہے یہہ ہے کہ اشغال طریقت کے تلقین کرے اور ہمنے اونکو بتفصیل تمام فصول سابقہ مین ذکر کیا ہے اور اسکو ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جسمین لوگون کے ساتھہ بیٹھے اونکی طرف متوجہ ہو کر اون پر نسبت ڈالنے کو اسواسطے کہ حجت الہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم اور اسیکی طرف یعنے صفائی دل ببرکت صحبت کے اشارہ ہے حق تعالی کے اس قول مین ویزکیہم یعنے رسول کریم اونکو پاک کرتا ہے اپنی انوار صحبت سے ومنہا ان یتخولہم بالموعظۃ قال اللہ تعالی لرسولہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فذکر ان نفعت الذکری ولیجتنب القصص فقد روینا فی الاصول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم واصحابہ من بعدہ کانوا یتخولون بالموعظۃ وروینا فی سنن ابن ماجۃ وغیرہ ان القصص لم تکن فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ولا فی زمان ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما وروینا ان الصحابۃ کانوا یخرجون القصاص من المساجد فعلمنا ان القصص غیر موعظۃ وانہ مذموم وانہا محمودۃ اور منجملہ امور مذکورہ کی یہہ ہے

کہ لوگون کا خبر گیر رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے
کہ مقرر ہمکو روایت پہنچی ہے کتب حدیث مین کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب اونکے
بعد خبر گیری کیا کرتے تھے مسلمین کے وعظ اور نصیحت سے اور ہمکو روایت پہنچی ہے سنن ابن
ماجہ وغیرہ مین کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین نہ تھی اور نہ ابوبکر رض اور عمر رضی اللہ
عنہما کے زمانہ مین اور ہمکو بروایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ کرام قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیتے
تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہے اور وعظ و نصیحت کے سوا اور
یہہ معلوم ہوگیا کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ مین نہ تھے اور وہ قصہ
خوانون کو نکال دیتے تھے اور وعظ و نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اسواسطے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے فَالْقَصَصُ اَنْ يَذْكُرَ الْحِكَايَاتِ الْعَجِيْبَةَ النَّادِرَةَ
وَيُبَالِغَ فِيْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ اَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقٍّ وَلَا يَقْصُدُ فِيْ ذَالِكَ تَدْرِيْجَ تَلْقِيْنِهِمُ
السُّنَّةَ وَتَمْرِيْنِهِمْ بِهَا بَلِ التَّشَدُّقَ وَالْاِعْجَابَ وَالتَّمَيُّزَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ اِيْرَادِ
الْحِكَايَاتِ وَالْاَمْثَالِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا اَمْرٌ مُهِمٌّ وَسَنَعْقِدُ لَهُ فَصْلًا
سو قصہ گوئی سے مراد یہہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اسکے غیر کو مبالغہ
تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اس گفتار سے اوسکو یہہ مقصود نہین کہ لوگون کو
اتباع سنت کے تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ انکو اتباع سنت کا خوگر کردے بلکہ
مقصود اظہار زبان آوری اور اعجوبہ گفتاری اور لوگون مین ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن
ایراد حکایات اور ہر محل مثل گوئی سے خلاصۂ کلام یہہ ہے کہ قصہ گوئی اور وعظ مین فرق کرنا ضروری
امر ہے اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے شرایط تذکیر اور وعظ گوئی مین ؛ ف مولانا نے
فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کربلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کرکے
نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اسی طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو
ملا کر ذکر کرنا جیسے اہل علم کے کان بہرے ہوجاوین ایسی ہی حکایات مصداق ہین اوس حدیث کو
جو صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت مین کچھہ لوگ

ہونگے جو تم سے ایسی حدیثین نقل کرینگے کہ تمنے اور تمہارے باپون نے نہین سنین تو انکی صحبت سے آپ کو بچائیو دور رہیو وَمِنْهَا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ بِاَنْ يَرٰى اَحَدًا لَايَسْتَوْعِبُ الْغُسْلَ فَيُنَادِيْ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ وَلَايُتِمُّ الطُّمَانِيْنَةَ فَيَقُوْلُ صَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذَالِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَالْاٰدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَاِنَّمَا الْعُنْفُ وَالشِّدَّةُ شَانُ الْاُمَرَاءِ وَالْمُلُوْكِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور منجملہ امور مذکورہ کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو مین اور نماز مین کہ اگر دیکھے کسی کو کہ پانون کو پورا نہین دہوتا ہے تو پکارکے کہے کہ عذاب ہے ایڑیون کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانیت نہین کرتا تو کہے کہ نماز پہر پڑہ کہ البتہ تو نے نماز نہین پڑہی ہکذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور اسکے سوا اور امور مین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم مین بعضے لوگ دعوت الی الخیر کرین اچہے کام کا امر کرین اور برے کام خلاف شرع سے روکین اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہین اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین تلطف اور نرم کلامی آداب ہے اور سختی اور جہڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین امرا اور سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ مجادلہ کر اون سے اوس طریقہ پر جو نیک تر ہے یعنے تلطف اور نرمی سے وَمِنْهَا مُوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِ الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْاِمْكَانِ فَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهٗ اِخْوَانٌ مُوَافِقُوْنَ حَرَّضَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ فَاِذَا وُجِدَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ مُجْتَمِعَةً فِيْ شَخْصٍ وَاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ اَنَّهٗ وَارِثُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّهُ الَّذِيْ يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا وَاَنَّهُ الَّذِيْ يَدْعُوْا لَهٗ خَلْقُ اللّٰهِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَازِمْهُ لَايَفُوْتَنَّكَ فَاِنَّهُ الْكِبْرِيْتُ الْاَحْمَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کی خبرگیری اور حسن سلوک ہی فقرا اور طالب علمون سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہو اور اسکے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہون تو اونکو تحریص اور ترغیب دلاوے اونکے ساتھہ سلوک کرنیکے تو اگر یہہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکی ایک شخص مین عظیم الشان ہر گز شک نہ کرنا اوسکے وارث الانبیا والمرسلین ہونے مین اور یہی شخص ملکوت آسمانی مین عظیم الشان مشہور ہے اور ایسی ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہے یہان تک کہ مچہلیان پانی کے اندر دعا کرتی ہین چنانچہ

حدیث مین وارد ہے تو اے مخاطب اسکا ساتھہ نہ چھوڑ تو کہین ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جاوے
اسو اسطے کہ بلا شک یہہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح
مین وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمہارے اونی شخص پر اور آنحضرت علیہ
الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کرکے اونہین مین بیٹھے اور فرمایا۔
اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنے مین تعلیم کیواسطے مبعوث ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہہ ہے کہ علم حقانی
فی نفسہ کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور
یہی سر ہے خلافت کا اسواسطے کہ اسیکے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہے
خلق مین اور اسیکی طرف اشارہ ہے اس آیت مین هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
ولہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لایا وَاعْلَمْ اَنَّ کُلَّ مَنِ انْتَصَبَ
مَنْصَبَ الْهِدَایَةِ وَالدَّعْوَةِ اِلَی اللّٰهِ مَتٰی مَا اَخَلَّ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ فِیْهِ ثُلْمَةً حَتّٰی یَسُدَّهَا
اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قایم ہوا جب کہ وہ خلل انداز ہو گا کسی
امر مین امور مذکورہ سے تو اوس مین رخنہ ہے تا اینکہ اسکو بند کرے یعنے اوس صفت
کو حاصل کرے تب کامل ہو ف یعنے کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور علم باطن دونونکا
جامع ہو والا نقصان سے خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطن
نسبت والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنیکا حاجتمند ہے تا جامع النورین اور مجمع البحرین
اور یادگار اولیائے سابقین اور وارث الانبیا والمرسلین ہو جاوے وَاَنَا اُوْصِیْ
طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ مِّنْهَا اَنْ لَّا یَصْحَبَ الْاَغْنِیَاءَ اِلَّا لِدَفْعِ مَظْلَمَةٍ عَنِ النَّاسِ اَوْ بَعْثِ عَامَّتِهِمْ
عَلَی الْخَیْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِیْقِ بَیْنَ الْاَحَادِیْثِ الدَّالَّةِ عَلٰی ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوْكِ
وَبَیْنَ مَا صَحِبَهُمْ کَثِیْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو
چند امور کی از انجملہ یہہ ہے کہ اغنیا اور امرا سے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کی خلق
پرسی یا اونکو مستعد کرنیکے واسطے خیر پر اور یہہ وہی وجہ ہے جس سے اون احادیث کے
درمیان مین جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتے ہین اور درمیان اوسکے کہ اکثر علمائے
صالحین نے اونکی صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر تعارض رفع ہوتا ہے وَمِنْهَا اَنْ لَّا یَصْحَبَ جُهَّالَ الصُّوْفِیَّةِ

وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا الْغُلَاةَ مِنْ أَصْحَابِ الْمَعْقُوْلِ وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُوْنُ عَالِمًا صُوْفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَجُّهِ إِلَى اللّٰهِ مُنْصَبِغًا بِالْأَحْوَالِ الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَآثَارِ الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا وَبَيَانِهَا وَمِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ الْمَائِلِيْنَ إِلَى الْحَدِيْثِ عَنِ النَّظَرِ وَأَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَأْخُوْذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِيْنَ فِي الدَّلِيْلِ الْعَقْلِيِّ تَبَرُّعًا وَأَصْحَابِ السُّلُوْكِ الْجَامِعِيْنَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِيْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَقِّقِيْنَ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ إِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ اورازانجملہ یہہ وصیت ہے کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور نہ فقیہوں کی جوزاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہین اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو معقول کو دلیل سمجھکر استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ طالب حق کو چاہئے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دہیان مین حالات بلند مین ڈوبا سنت مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنے والا اون فقہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور اون اصحاب عقاید کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے جو ناظر ہین دلیل عقلی مین بطریق تبرع اور بر عدم لزوم کی اور ان اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین علم اور تصوف کی تشدد کرنے والے نہین اپنے نفوس پر اور نہ دقت کرنے والی سنت نبویہ پر بڑہ کر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اوس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہے **ف** مصنف قدس سرہ نے مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی راہزن دین نہو حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا **شعر** نخست موعظت پیر صحبت این سخن است + کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید + صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا **شعر** خیالات نادان خلوت نشین + بہم برکند عاقبت کفر و دین + اور فقیہ زاہد خشک اور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ مین متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ

بخلاف اوس مرد کامل الوجود کی جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار
ہو کر وارث سید الابرار ہے ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیائے سعادت ہے حق تعالیٰ اپنی رحمت
بے علت سے ہمکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَا یَتَکَلَّمَ فِیْ تَرْجِیْحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا
عَلَی الْبَعْضِ بَلْ یَضَعُهَا کُلَّهَا عَلَی الْقَبُوْلِ بِجُمْلَةٍ وَیَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِیْحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوْفَهَا فَاِنْ کَانَ
الْقَوْلَانِ کِلَاهُمَا مُخَرَّجَیْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَیْهِ الْاَکْثَرُوْنَ فَاِنْ کَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِیَارِ وَیَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ
کُلَّهَا کَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَیْرِ تَعَصُّبٍ اور ازا نجملہ یہہ ہے کہ گفتگو نکرے فقہائے کیار کے
مذاہب مین ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور اونمین سے
اسپر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہون اور
دونون ماخوذ اور مستنبط ہون سنت سے تو اوس قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر دونون طرف
کثرت فقہا برابر ہے تو وہ مختار ہے تو چاہیے اس قول پر عمل کرے چاہیے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ
کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے ف چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذہب
اربعہ مین حق دائر ہے لہذا اسیکو مجملا حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے
منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان مین مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہوجاتا ہے
چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگے ہین اور بعضے شافعی متعصب مذہب
حنفی پر طعن کرتے ہین اسی بہید سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے
مجکو افضل نکہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے جسکا مطلب
ماہرین لغت عرب کے افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم مین متفق
علیہ ہو یا ترمذی اور ابو داؤد اور اونکے سوا اور ائمہ حدیث نے اوسکی روایت اور تصحیح کی
ہو اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہہ مطلب ہے کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فیما بین
شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہے جیسے بعضے حنفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس مین
تو وہ شخص درصورت اختلاف مختار ہے یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث
صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہے جس پر صریح نص نہ دلالت کرے لیکن نص اسکی نظیر مین وارد
ہے سو فقہا نے اوسپر قیاس کرلیا ہے یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہے جس سے جواب اس مسئلہ کا

نکلتا ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ وہ نص دوسرے مقدمہ کے ساتھ بلکہ جواب مسئلہ کے مقتضی سے ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ اس حکم کی طرف مشیر ہے مترجم کہتا ہے موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اوس عالم محقق ماہر فی الحدیث کے حصہ میں ہے جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہے اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ ماول اور غیر ماول پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمار محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہے اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہین جو مشکوۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کرکے آپکو محدث قرار دیتا ہے شعر تکیہ برجاے بزرگان نتوان زد بگزاف + مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی - وَمِنْهَا اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيْحِ طُرُقِ الصُّوْفِيَّةِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرُ عَلَى الْمَغْلُوْبِيْنَ مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمُأَوِّلِيْنَ فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهٖ وَلَا يَتَّبِعُ هُوَ نَفْسُهٗ اِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي السُّنَّةِ وَمَشٰى عَلَيْهِ اَصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِيْنَ الرَّاسِخِيْنَ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ اور ازانجملہ یہ ہے کہ گفتگو نکرے صوفیون کے طریقہ مین بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو اونمین مغلوب الحال ہین اونپر انکار نکرے اور نہ اونپر جو سماع وغیرہ مین تاویل کرتے ہین اور خود پیروی نکرے مگر اوسکے جو سنت سے ثابت ہے اور جسپر وہ اہل علم چلے ہین جو منجملہ محققین راسخین ہین اور حق تعالی توفیق دینے والا ہے اور مددگار

ف اولیاے طریقت کے طریقہ مین حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع ہین پہر یون کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہے قادریہ اور چشتیہ سے یا عکس اسکے کہنا بے فائدہ ہے جو جسکو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اوسکو اختیار کرے اور یہہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نکرے سو بیان ہے خواجہ نقشبند کے قول کا کہ انکار میکنیم ونہ این کار میکنیم یعنے مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہین کہ وہ تاویل سے یہہ فعل کرتے ہین تحلیل حرام صریحًا نہین کرتے جو انکے انکار واجب ہو اور پیروی انکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہہ امر مسنون نہین چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالہ مین فرمایا خذ ما صفا ودع ما کدر نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست ورسوم ایشان ہیچ نمی ارزد

فصل اس فصل مین اداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہین جسکے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا - قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ لِكَلِيْمِهٖ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ فَالتَّذْكِيْرُ

دیکھی

رُكْنٌ عَظِيمٌ وَلْنَتَكَلَّمْ فِي صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيرِ وَالْغَايَةِ الَّتِي يَلْحَظُهَا الْمُذَكِّرُ وَمِنْ أَيِّ عِلْمٍ اسْتِمْدَادُهُ وَمَاذَا أَرْكَانُهُ وَمَا آدَابُ الْمُسْتَمِعِينَ وَمَا الْآفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي فِي وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَةُ ‑ حق تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا بوجھایا کر تو ہے مذکر اور واعظ ہے اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ اونکو یاد دلایا کرو تاریخ سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین مین رکن عظیم ہے اور ہمکو چاہیئے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی کیفیت مین اور اس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور تذکیر کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے والون کے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانہ کے واعظون کے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے وَأَمَّا الْمُذَكِّرُ فَلَابُدَّ أَنْ يَكُونَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَطُوا فِي رَاوِي الْحَدِيثِ وَالشَّاهِدِ مذکر اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلف یعنے مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنے متقی ہو چنانچہ راوی حدیث اور شاہدین علمانے تکلیف اور عدالت شرط کی ہے **ف** مولانا نے فرمایا تو لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لایق تذکیر کے نہین مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ مِنْ أَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہے کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِي بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِكُتُبِ الْحَدِيثِ بِأَنْ يَكُونَ قَرَأَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِإِخْبَارِ حَافِظٍ أَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِيهٍ وَكَذَالِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِيبِ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيهِ مُشْكِلِهِ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ السَّلَفِ فِي تَفْسِيرِهِ اور محدث سے ہم یہہ مراد لیتے ہین کہ کتب حدیث یعنے صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہون اسطرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استادھی سے پڑھ کر سند کر چکا ہو اور اونکے معانی کو بوجھا ہو اور احادیث کے صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسیطرح مفسر سے ہم یہہ مراد لیتے ہین کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل کا واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اوسکو جانتا ہو وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذَالِكَ أَنْ يَكُونَ فَصِيحًا

لَا یَتَکَلَّمُ مَعَ النَّاسِ اِلَّا قَدْرَ فَہْمِہِمْ وَاَنْ یَکُوْنَ لَطِیْفًا ذَا وَجْہٍ وَمُرُوَّۃٍ ۔ اور اوسکے ساتھ مستحب
یہہ ہے کہ فصیح یعنے صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگون کے ساتھ مگر بقدر اونکی فہم کے اور یہہ کہ مہربان
صاحب وجاہت اور مروت ہو ف مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ علی مرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اوسقدر جتنا اونکے سمجھہ مین آوے کیا تم
یہہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنے جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو اون کی
عقل مین نہین آتا ہو تو اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہے تو معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر
اور حقایق توحید اور مسائل مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہین کہ اوسمین ضلالت کا خوف
ہے مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنے بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین
بے حقیقت ہے اوسکا کلام اثر نہین کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنے جوانمردی
اور حسن عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمین یہہ صفت حاصل نہین وہ اون لوگون کے مشابہ ہے جنکا قول
فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے واعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہین وَاَمَّا کَیْفِیَّۃُ التَّذْکِیْرِ اَنْ لَّا
یُذَکِّرَ اِلَّا غِبًّا وَلَا یَتَکَلَّمُ وَفِیْہِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِیْہِمُ الرَّغْبَۃَ وَیُقْطَعُ عَنْہُمْ وَفِیْہِمْ رَغْبَۃٌ
اور کیفیت وعظ گوئی کی یہہ ہے کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دیکر یعنے ہر روز یا ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ
کلام کرے اوس حالت مین جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اوسوقت وعظ شروع کرے
جب لوگون مین رغبت اور شوق کو دریافت کرلے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ اون مین رغبت
باقی ہو ف مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین تاثیر نہین ہوتی سعدی علیہ الرحمہ نے
فرمایا ع ازان پیش بس کن کہ گویند بس ۔ وَاَنْ یَجْلِسَ فِیْ مَکَانٍ طَاہِرٍ کَالْمَسْجِدِ وَاَنْ یَبْدَءَ الْکَلَامَ
بِحَمْدِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَیَخْتِمُ بِہِمَا وَیَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عُمُوْمًا وَ
لِلْحَاضِرِیْنَ خُصُوْصًا اور یہہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے چنانچہ مسجد مین اور یہہ کہ حمد اور
درود کلام کو شروع کرے اور انہین پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کیواسطے عموما اور حاضر
لوگون کیواسطے خصوصا وَلَا یَخُصُّ فِی التَّرْغِیْبِ وَالتَّرْہِیْبِ فَقَطْ بَلْ یَشُوْبُ کَلَامَہٗ مِنْ ہٰذَا وَمِنْ
ذٰلِکَ کَمَا ہُوَ سُنَّۃُ اللّٰہِ مِنْ اِرْدَافِ الْوَعْدِ بِالْوَعِیْدِ وَالْبِشَارَۃِ بِالْاِنْذَارِ اور یہہ کہ مخصوص نکرے
کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ کلام کو ملاتا

ملاتا رہے کبھی اِس سے اور کبھو اوسے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید مین وعدہ کے
پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھہ انذار اور تخویف کو ملانا **ف** اسواسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک
ہوجاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس اور نا امیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر
ذکر کرنا چاہیئے۔ مصرع۔ چو ہر کز ن کہ جراح و مرہم نہ است۔ وَاَنْ یَكُوْنَ مُیَسِّرًا لَا مُعَسِّرًا وَیُعَمِّمَ بِالْخِطَابِ
وَلَا یَخُصَّ طَائِفَةً وَاَنْ لَا یُشَافِهَ بِذَمِّ قَوْمٍ اَوِ الْاِنْكَارِ عَلٰی شَخْصٍ بَلْ یُعَرِّضَ مِثْلَ اَنْ یَقُوْلَ مَا
بَالُ اَقْوَامٍ یَفْعَلُوْنَ كَذَا وَكَذَا اور واعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنے والا ہو نہ سختی کرنے والا
اور یہہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نکرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی
قوم مخصوص کی مذہب یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہ نکرے بلکہ بطریق اشارہ کے کہے چنانچہ یون کہنا کیا
حال ہے لوگون کا کہ ایسا ایسا کرتے ہین۔ **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہ مذہب اور پر انکار
واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگی اس قوم اور شخص معین کے ساتھہ تو بعید نہین ہے کہ بعضے
سامعین کا دل منقبض ہو اور دلون سے اوسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکر کا فائدہ
نہ حاصل ہوگا وَلَا یَتَكَلَّمُ بِسَقَطٍ وَهَزْلٍ اور وعظ مین کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نہ بولے۔ **ف**
اسواسطے کہ کلام سخیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور مہابت کو کھوتے ہے تو غرض تذکیر مین خلل واقع
ہوگا وَیُحَسِّنَ الْحَسَنَ وَیُقَبِّحَ الْقَبِیْحَ وَیَاْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا یَكُوْنُ اِمَّعَةً اور
خوبی بیان کرے نیک بات کی اور برائی کہول دے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے اور
منکر سے نہی کرے اور مر دہر جائے رکابی مذہب نہو کہ جس محفل مین جاوے اونکی خواہش نفسانی کے
موافق وعظ شروع کرے۔ وَاَمَّا الْغَایَةُ الَّتِیْ یَلِیْهَا فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُرَوِّقَ فِیْ نَفْسِهٖ صِفَةَ الْمُسْلِمِ
فِیْ اَعْمَالِهٖ وَحِفْظِ لِسَانِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ وَاَحْوَالِهِ الْقَلْبِیَّةِ وَمُدَاوَمَتِهٖ عَلَی الْاَذْكَارِ ثُمَّ لِیُحَقِّقَ فِیْهِمْ
تِلْكَ الصِّفَةَ بِكَمَالِهَا بِالتَّدْرِیْجِ عَلٰی حَسْبِ فَهْمِهِمْ فَیَاْمُرَ اَوَّلًا فَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِیَ
السَّیِّئَاتِ فِی اللِّبَاسِ وَالزِّیِّ وَالصَّلٰوةِ وَغَیْرِهَا فَاِذَا تَاَدَّبُوْا فَلْیَاْمُرْ بِالْاَذْكَارِ فَاِذَا اَثَّرَ فِیْهِمْ
فَلْیُحَرِّضْهُمْ عَلٰی ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَلْیَسْتَعِنْ فِیْ تَاْثِیْرِ هٰذِهٖ فِیْ قُلُوْبِهِمْ بِذِكْرِ اَیَّامِ اللّٰهِ وَ
وَقَائِعِهٖ مِنْ بَاهِرِ اَفْعَالِهٖ وَتَصْرِیْفِهٖ وَتَعْذِیْبِهِ الْاُمَمَ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ
یَوْمِ الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّارِ وَكَذٰلِكَ بِتَرْغِیْبَاتٍ عَلٰی حَسْبِ مَا ذَكَرْنَا اور غایت وعظ کی جو مقصود ہے

سو مناسب یون ہے کہ اپنے دل مین تصور کرے مسلمان کی صفت کو اوسکے اعمال مین اور اوسکے حفظ لسان اور اخلاق مین اور اوسکے حالات قلبی اور اوسکے اذکار کی ملاومت مین پہر چاہیئے کہ اسی صفت متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین مین ثابت اور متحقق کردے اندک اندک اونکے فہم کی موافق نوبت بہ نوبت حسنات کے خوبیون اور سیات کی برائیون کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ مین پہر جب اسکی خوگر ہوجاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پہر جب اون مین ذکر کا اثر معلوم ہو تو اونکو رغبت اور حرص دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور اونکے دلون مین ان امور کی تاثیر کرنے مین اعانت چاہیئے ایام سابقہ اور وقایع گذشتہ کی ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور اسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر دنیا مین ہوچکی ہے پہر استعانت چاہیئے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہیئے اوسکے موافق جیسا ہم مذکور کرچکے ہین - وَاَمَّا اِسْتِمْدَادُہٗ فَلْیَکُنْ مِنْ کِتَابِ اللہِ عَلٰی تَاوِیْلِہٖ الظَّاھِرِ وَسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ الْمَعْرُوْفَۃِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَاَقَاوِیْلِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَغَیْرِھِمْ مِنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَیَانِ سِیْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد تو کتاب اللہ سے چاہیے اوسکے ظاہر تاویل یعنے تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہے اور صحابہ اور تابعین اور اونکے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے سے ف مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عندالاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطایف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لایق اور مناسب نہین + اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارہ مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانہ کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کی معانی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہان تک اوسکی جہالت کی نوبت پہنچی کہ اوسنے طہ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوئے تو یہہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوۃ والسلام کہ اے چودھوین رات کے چاند تو غور کرکہ اس واعظ کی جہالت اور بلے

امتیازی اسکو کہان کہپنچ لے گئی اور یہہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور اون احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھہ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہے جائز نہین وَلَا يَذْكُرُ الْقَصَصَ الْمُجَازَفَةَ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَنْكَرُوا عَلَى ذَالِكَ أَشَدَّ الْإِنْكَارِ وَأَخْرَجُوا أُولٰئِكَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوهُمْ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ هٰذَا فِي الْإِسْرَائِيلِيَّاتِ الَّتِي لَا يُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَفِي السِّيرَةِ وَشَانِ نُزُولِ الْقُرْآنِ اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصّون کو جو بروایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہے اور قصہ خوانونکو مساجد سے نکال دیا ہے اور اونکو مارا ہے اور یہہ واہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتے ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین وَأَمَّا الْأَرْكَانُ فَالتَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيبُ وَالتَّمْثِيلُ بِالْأَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَالْقَصَصُ الْمُرَقِّقَةُ وَالنُّكَاتُ النَّافِعَةُ فَهٰذَا طَرِيقٌ لِلتَّذْكِيرِ وَالشَّرْحِ اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہے اور مثال گذرانا کہلی مثالون سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات منفعت بخش سو یہہ طریقہ ہے تذکیر اور شرح کا۔ وَالْمَسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا إِمَّا مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ بَابِ الدَّعَوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْإِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَلِيُّ إِنَّ هُنَاكَ مَسْئَلَةٌ يُبَيِّنُهَا وَطَرِيقًا فِي تَعْلِيمِهَا اور جس مسئلہ کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس قول ظاہر یہہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اسکے سکہانیکا طریق معلوم ہو۔ وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمِعِينَ فَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْمُذَكِّرَ وَلَا يَلْعَبُوا وَلَا يَلْغَطُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ وَلَا يُكْثِرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمُذَكِّرِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ فَإِنْ كَانَ لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَحْتَمِلُهُ فَهُومُ الْعَامَّةِ فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ فِي الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ فَإِنْ شَاءَ سَأَلَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَإِنْ كَانَ لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيلِ إِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِيبٍ فَلْيَنْتَظِرْ حَتّٰى إِذَا انْقَضٰى كَلَامُهُ سَأَلَهُ اور وعظ سماعت کرنیوالونکے آداب سو یہہ ہین کہ مذکر کے سامنے ہون اور لہو لعب نکرین اور شور نمچادین اور آپسمین وعظ کے اندر باتین نکرین اور ہر امر مین واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اسکو مسئلہ مذکورہ کے ساتھہ تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین

اتنا سکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے موجود مجلس مین پہر اگر چاہے تو اسکو خلوت
مین پوچھ لے اور اگر اسکو مسئلہ کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا
دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کرے وَلْيُعِدِ الْمُذَكِّرُ كَلَامَهُ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ اور چاہیئے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے **ف** بخاری مین انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب
بوجھہ مین آجاوے فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلُ لُغَاتٍ شَتّٰى وَالْمُذَكِّرُ يَقْدِرُ أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلٰى أَلْسِنَتِهِمْ
فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ وَإِجْمَالَهُ سو اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کی بولی والے لوگ ہون
اور واعظ اونکی زبان پر قادر ہو تو اسکو یہہ کرنا چاہیئے یعنے ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیئے
دقیق اور مجمل کلام سے یعنے اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہین وَأَمَّا الْآفَاتُ
الَّتِي تَعْتَرِي الْوُعَّاظَ فِي زَمَانِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمُ
الْمَوْضُوعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمُ الصَّلٰوةَ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا الْمُحَدِّثُونَ مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ
اور وہ آفتین جو ہمارے زمانے کے واعظون کو پیش آتے ہین سو اونمین سے ایک عدم تمیز ہے درمیان
موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اونکا موضوعات اور محرفات ہے اور مذکور کرنا اونکا اون
نمازون اور دعاؤن کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین شمار کیا ہے ۔ **ف** سبب اسکا یہہ ہے
کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہین کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی کا تو جو روایت اور قصہ
کسی کتاب مین عوام فریب پایا اوسکو بے تمیزی سے ذکر کردیا حالانکہ حدیث صحیح مین ثابت ہے کہ جو عمدًا
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندہیگا وہ جہنمی ہے مترجم کہتا ہے تو اہل ایمان پر
واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نکرے اور سوائے اہل حدیث
کے کتابون مشہور کی ہر کتاب سے حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندہنا یا جھوٹی حدیث
کو بے تحقیق نقل کرنا دونو برابر ہین عذاب مین وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِي شَيْءٍ مِنَ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ
اور از انجملہ مبالغہ ذکر کرنا واعظون کا کسی شئے مین ترغیب اور ترہیب سے ۔ **ف** چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت
فلانی فلانی سورت سے فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑہے تو تمام عمر کے قضائے نماز کا عذاب
دور ہو جاتا ہے یا جو کوئی بہنگ پیئے اوسنے گویا اپنے ماں سے کعبہ معظمہ مین فعل بد کیا حق تعالے

بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَّةَ كَرْبَلَا وَالْوَفَاةِ وَغَيْرَ ذَالِكَ وَخُطَبُهُمْ فِيهَا اور ازانجملہ قصہ کربلا اور وفات کے قصہ خوانی اور اوسکے سوا اور سوموں مین قصہ گوئی اور اونمین خطبہ خوانی کرنا ف اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ طیار ہوتا ہے تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اولٹا زمانہ ہوگیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے فرایض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اس پر طعن اور تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نہ جاوے اور اوسکے بدعات مین نہ شریک ہو تو معلون خلق ہوتا ہے بلکہ اوسکے ایمان مین حرف آتا ہے کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے۔ شعر بہ بدیدہ زاصل کار نپوستہ * بفرع کم معتقد خدا و بسیار لشرع

فصل

اس فصل مین مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے صُحْبَتُنَا وَتَعَلُّمُنَا لِلْآدَابِ الطَّرِيقَةِ وَالسُّلُوكِ مُتَّصِلَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الصَّحِيحِ الْمُسْتَفِيضِ الْمُتَّصِلِ وَإِنْ لَمْ يَثْبُتْ تَعَيُّنُ الْآدَابِ وَلَا تِلْكَ الْأَشْغَالِ ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند سے جو مشہور اور متصل ہے یعنے مصنف سے تا مبداء رسالت بیچ مین کوئی واسطہ منقطع نہین اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہین یعنے باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کی اتصال تفصیل نہین بلکہ اجمالی ہے فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَلِيُّ اللهِ عَفَا اللهُ عَنْهُ وَأَلْحَقَهُ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِينَ صَحِبَ أَبَاهُ الشَّيْخَ الْأَجَلَّ عَبْدَ الرَّحِيمِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِيلًا وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُومَ الظَّاهِرَةَ وَتَأَدَّبَ عَلَيْهِ بِآدَابِ الطَّرِيقَةِ وَرَأَى مِنْهُ الْكَرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيرًا مِنْ فَوَائِدِ الطَّرِيقَةِ وَالْحَقِيقَةِ وَمَا جَرَى عَلَيْهِ وَعَلَى شُيُوخِهِ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْأَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ اللهُ سُبْحَانَهُ عَنْهُ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيهِ خَيْرًا تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے حقتعالی اوس سے عفو کرے اور اسکو اسکے سلف صالحین کے ساتھ ملاوے زمانہ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ اجل عبد الرحیم کے خدا راضی ہو اوسنے اور اوکو راضی کرے اور انہین سے علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور اون سے کرامات دیکھے اور مشکلات پوچھے اور اونسے

اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کی سنی اور جو ادن پر اون کے مرشدون پر واقعات اور حالات اور کرامات
گذری او سنے مسموع ہوئی اللہ سبحانہ مولف اور باقی اون کے مستفیدون کی طرف سے اونکو نیک
بدلہ دے - وصحب هو شيوخا كثيرا اجلهم ثلثة اولهم خواجه خرد صحب الشيخ
احمد السهرندي والشيخ الهداد وخواجه حسام الدين صحبوا خواجه محمد باقي وثانيهم السيد
عبد الله صحب الشيخ البنوري صحب الشيخ السهرندي صحب خواجه محمد باقي وثالثهم
الخليفة ابو القاسم صحب ملا ولي محمد صحب الامير ابا العلا اور شیخ عبد الرحیم بہت
مرشدون کے صحبت مین رہے بزرگتر اونمین سے تین مرشد ہین اول اون مین خواجہ خرد ہین جو شیخ احمد
سہرندی اور شیخ الہداد برادر خواجہ حسام الدین کی صحبت مین رہے اور تینون خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے
اور دوسرے مرشد شیخ عبد الرحیم کے سید عبد اللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی صحبت مین رہے اور وہ شیخ
احمد سہرندی کی صحبت مین رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور تیسرے مرشد شیخ عبد الرحیم
کے خلیفہ ابو القاسم ہین جو ملا ولی محمد کی صحبت مین رہے اور وہ امیر ابو العلا کی صحبت مین رہے -
ف سہرند شہر لاہور کی قریب اور بنور بروزن تنور قصبہ ہے سہرند کے توابع سے ثم الخواجه
محمد باقي صحب خواجه محمد امكنكي صحب اباه مولانا محمد درويش صحب مولانا محمد زاهد
صحب خواجه عبيد الله الاحرار والامير ابو العلا صحب الامير عبد الله صحب الامير يحيى صحب
خواجه عبد الحق صحب خواجه عبيد الله الاحرار المذكور پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنگی کی صحبت رہے وہ اپنے
باپ مولانا درویش محمد کی صحبت مین رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ احرار
کی صحبت مین رہے اور امیر ابو العلا امیر عبد اللہ کی صحبت مین رہے وہ امیر یحیی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت
مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت مین رہے والخواجه الاحرار صحب شيوخا كثيرين مولانا يعقوب الجرخي
وخواجه علاء الدين الغجدواني صحبا خواجه نقشبند بلا واسطة وصحب الاول ايضا خواجه
علاء الدين عطار والثاني خواجه محمد پارسا وهما من كبار اصحاب خواجه نقشبند اور خواجہ
احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اونمین سے مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی
ہین وہ دونون خواجہ نقشبند کی صحبت مین رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنے مولانا یعقوب چرخی خواجہ
علاء الدین عطار کی بہی صحبت مین رہے اور مرشد ثانی یعنے خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت

مین رہے اور دونون یعنے عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین ف چرخ قریہ ہے غزنین کے توابع سے اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب باف کو کہتے ہین خواجہ نقشبند اور انکے والدین پیشہ کرتے تھے وَالْخَوَاجَه نَقْشَبَنْد صَحِبَ شُيُوْخًا كَثِيْرِيْنَ اَجَلُّهُمْ خَوَاجَه مُحَمَّد بَابَا سَمَّاسِيْ وَخَلِيْفَتُهُ الْاَمِيْرُ سَيِّدُ كُلَالٍ وَالْخَوَاجَه مُحَمَّدُ صَحِبَ خَوَاجَه عَلِيِّ الرَّامِيْتَنِيْ صَحِبَ خَوَاجَه مَحْمُوْدِ اَبَا الْخَيْرِ الْفَغْنَوِيْ صَحِبَ خَوَاجَه عَارِف رِيْوگَرِيْ صَحِبَ خَوَاجَه عَبْدَ الْخَالِقِ الْغَجْدَوَانِيْ صَحِبَ خَوَاجَه يُوْسُفَ الْهَمَدَانِيْ صَحِبَ عَلِيِّ الْفَارْمَدِيْ اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین رہے بزرگتر انمین خواجہ محمد بابا سماسی ہین اور انکے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین رہے ف سماس بفتح سین وتشدید میم قریہ ہے طوس کے توابع سے اور رامیتن قصبہ ہے بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فا وسکون غین معجمہ قریہ ہے بخارا کے توابع سے اور ریوگر بکسر را مہملہ قریہ ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کے توابع سے صَحِبَ شُيُوْخًا كَثِيْرِيْنَ اَجَلُّهُمْ اِثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ اَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيْ صَحِبَ اَبَا عَلِيِّ الدَّقَّاقُ صَحِبَ اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَابَادِيْ وَالْحُضْرِيَّ الشِّبْلِيْ صَحِبَ سَيِّدُ الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدَ الْبَغْدَادِيَّ وَالثَّانِيْ خَوَاجَه اَبُو الْقَاسِمِ الْكُرْكَانِيْ صَحِبَ اَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيْ صَحِبَ اَبَا عَلِيِّ الْكَاتِبِ صَحِبَ اَبَا عَلِيِّ الرُّوْذَبَارِيْ صَحِبَ جُنَيْدَ الْبَغْدَادِيْ علی فارمدی بہت مشایخ کی صحبت مین رہے بزرگتر ان مین سے دو ہین ایک امام ابو القاسم قشیری وہ ابو علی دقاق کی صحبت مین رہے وہ ابو القاسم نصر ابادی اور ابو حسین حضرمی کی صحبت مین رہے اور دونون یعنے نصر آبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت مین رہے وہ سید الطائف جنید بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابو القاسم کرکانی ہین جو ابو عثمان مغربی کی صحبت مین رہے وہ ابو علی کاتب کی صحبت مین رہے وہ ابو علی رودباری کی صحبت مین رہے وہ جنید بغدادی کے صحبت مین رہے ف ابو القاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان مین نہایت عمدہ کتاب ہے

قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہے اور کرکان بضم کاف عربی و تشدید راے مہملہ و کاف عجمی ایک گانو کا نام ہے رودباری منسوب بناحیہ کہ انکے ابا کا پیشہ تھا۔

ف سقطی یعنے پارچہ فروش کہ جسکو بزاجہ کہتے ہین وَالْجُنَیْدُ الْبَغْدَادِیُّ صَحِبَ خَالَهُ السَّرِیَّ السَّقَطِیَّ صَحِبَ مَعْرُوفَ الْکَرْخِیَّ صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّهُمْ اِثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ عَلِیُّ بْنُ مُوْسَی الرِّضَا صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُوْسَی الْکَاظِمَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ جَعْفَرَ الصَّادِقَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ نِ الْبَاقِرَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ حُسَیْنَ صَحِبَ اَبَاهُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ صَحِبَ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَثَانِیْهِمَا دَاؤُدَ الطَّائِیُّ صَحِبَ فُضَیْلًا وَحَبِیْبَ نِ الْعَجَمِیَّ وَذَا النُّوْنِ صَحِبُوْا شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَتَبَعِهِمْ اَجَلُّهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ صَحِبَ هٰؤُلَاءِ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَنَسٌ خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَحَافِظُ سُنَّتِهٖ فَهٰذِهٖ سِلْسِلَةُ الصُّحْبَةِ لَا شَکَّ فِیْ صِحَّتِهَا وَ اِتِّصَالِهَا اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری سقطی کی صحبت مین رہے وہ معروف کرخی کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی بہت مرشدون کی صحبت مین رہے بزرگتر انمین دو مرشد ہین ایک تو امام علی بن موسی رضا ہین وہ اپنے والد امام موسی کاظم کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابیطالب کی صحبت مین رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد داؤد طائی ہین جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت مین رہے اور تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین مین سے بہت بزرگون کی صحبت مین رہے بزرگتر انمین سے حسن بصری ہین اور یہہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت مین رہے انمین سے انس بن مالک ہین جو خادم تھے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور اونکے احادیث کی حافظ تو یہہ سلسلہ ہے صحبت کا اسکی صحت اور اتصال مین کچھہ شک نہین۔

ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کہ ابوالحسن خرقانی کے ساتھہ نسبت رکھتے ہین اس رسالہ مین کیون نہ ذکر فرمائے فرمایا کہ یہہ نسبت اویسیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالہ مین غرض یہہ ہے کہ نسبت صحبت کی من وجہ عالم شہادت مین

جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن اویسیت کے نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اور انکو بایزید بسطامی کی روحانیت سے اور انکو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہے چنانچہ رسالہ قدسیہ مین خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا ہے۔

وَلِلْاِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ اَیْضًا اِنْتِسَابٌ اِلٰی جَدِّہٖ اَبِیْ اُمِّہٖ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور امام جعفر صادق کو انتساب ہے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی طرف بہی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے اونکو ابی بکر صدیق سے اونکو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمِنْہَا سَلَاسِلُ اُخْرَی الْاِتِّصَالُ فِیْ طَرَفٍ مِنْہَا بِالصُّحْبَۃِ وَفِیْ طَرَفٍ بِالْبَیْعَۃِ اَوِ الْخِرْقَۃِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِیْفُ وَلِیُّ اللّٰہِ اَخَذَ الطَّرِیْقَۃَ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الشَّیْخِ اٰدَمَ عَنِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّہْرَنْدِیِّ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ شَاہ کَمَالٍ اور ہماری اور بہی سلاسل ہین جنکے بعض مین بنا بر صحبت کے اتصال ہے اور بعض مین بنا بر بیعت یا خرقہ پوشیکی تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے اونہون نے سید عبد اللہ سے اونہون نے شیخ آدم بنوری سے اونہون نے شیخ احمد سہرندی سے اونہون نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے انہون نے شاہ کمال سے وَاَیْضًا عَنْ شَیْخِ سِکَنْدَرَ عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ کَمَالِ الْمَذْکُوْرِ عَنِ السَّیِّدِ فُضَیْلٍ عَنِ السَّیِّدِ گدای رَحْمٰن عَنِ السَّیِّدِ شَمْسِ الدِّیْنِ عَارِفٍ عَنِ السَّیِّدِ گدای رَحْمٰن بْنِ اَبِی الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّیْنِ الصَّحْرَائِیِّ عَنِ السَّیِّدِ عُقَیْلٍ عَنِ السَّیِّدِ بَہَاءِ الدِّیْنِ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ الْوَہَّابِ عَنِ السَّیِّدِ شَرَفِ الدِّیْنِ قَتَّالٍ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِیْہِ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الْقُرَشِیِّ عَنْ اَبِی الْفَرَجِ الطَّرْطُوْسِیِّ عَنْ اَبِی الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الشِّبْلِیِّ بِسَنَدِہِ الْمَذْکُوْرِ اور شیخ احمد سہرندی کو شیخ سکندر سے بہی طریقہ ملا اور انکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور سے اونکو سید فضیل سے اونکو سید گدائی رحمٰن سے انکو سید شمس الدین عارف سے اونکو سید گدائے رحمٰن بن ابو الحسن سے اونکو شمس الدین صحرائی سے انکو سید عقیل سے انکو سید بہاؤ الدین سے اونکو سید عبد الوہاب سے اونکو سید شرف الدین قتال سے اونکو سید عبد الرزاق سے

اونکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہ سے اونکو ابو سعید مخزومی
سے اونکو ابو الحسن قرشی سے اونکو ابو الفرج طرطوسی سے اونکو ابو الفضل عبد الواحد
تمیمی سے اونکو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے اونکو ابو بکر شبلی سے اونکو وہی سند ہے جو قبل
اسکے مذکور ہو چکے یعنے جنید بغدادی سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ ف یہہ شرف الدین کا
لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کے ریاضت کی مخرم بضم میم وتشدید راء مہملہ مشددہ مفتوحہ بغداد کا
ایک کوچہ ہے وَاَیْضًا تَاَدَّبَ شَیْخُنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ عَلٰی رُوْحِ جَدِّہٖ لِاُمِّہٖ الشَّیْخِ رَفِیْعِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ وَ
اَجَازَ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یُّوْلَدَ بِسِنِیْنَ بِطَرِیْقِ خَرْقِ الْعَادَۃِ عَنْ اَبِیْہِ قُطْبِ الْعَالَمِ نَجْمِ الْحَقِّ جَائِلَدَہٗ عَنِ
الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اور یہی ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین
کی روح سے اور انہوں نے اونکو اجازت طریقت کی دی اونکی پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے
بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور اونکو نجم الحق جائلدہ سے
اونکو شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہیں وَلَہٗ طُرُقٌ اُخْرٰی اَجَازَ لَہُ السَّیِّدُ عَظَمَۃُ
اللّٰہِ الْاَکْبَرْ اٰبَادِیْ عَنْ اٰبَائِہٖ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ قَاضِیْ خَانْ یُوْسُفَ النَّاصِحِیْ عَنْ
حَسَنِ بْنِ طَاہِرٍ عَنْ سَیِّدِ الرَّاجِیْ حَامِدْ شَاہ عَنِ الشَّیْخِ حُسَامِ الدِّیْنِ الْمَانِکْپُوْرِیْ عَنْ خَوَاجَہ
نُوْرِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ اَبِیْہِ عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ اَسْعَدَ الْاَہُوْرِیِّ الْبَنْگَالِیْ اَخِیْ سِرَاجِ عُثْمَانَ الْاَوَدِیْ عَنِ
الشَّیْخِ نِظَامِ الدِّیْنِ اَوْلِیَاءَ عَنِ الشَّیْخِ فَرِیْدِ الدِّیْنِ گَنْجِ شَکَرْ عَنْ خَوَاجَہ قُطْبِ الدِّیْنِ بَخْتِیَارْ کَاکِیْ
عَنْ خَوَاجَہ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السَّنْجَرِیْ عَنْ خَوَاجَہ عُثْمَانَ ہَارُوْنِیْ عَنْ حَاجِیْ شَرِیْفِ الزِّنْدَنِیْ عَنْ
خَوَاجَہ مَوْدُوْدْ چِشْتِیْ عَنْ اَبِیْہِ خَوَاجَہ یُوْسُفَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِمْعَانِ چِشْتِیْ عَنْ خَالِہٖ خَوَاجَہ مُحَمَّدْ چِشْتِیْ
عَنْ اَبِیْہِ خَوَاجَہ اَبِیْ اَحْمَدْ چِشْتِیْ عَنْ خَوَاجَہ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّامِیْ عَنْ مَمْشَاد عُلُوِّ الدِّیْنَوَرِیْ عَنْ اَبِیْ ہُبَیْرَۃَ الْبَصْرِیْ عَنْ حُذَیْفَۃَ
الْمَرْعَشِیْ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ اَدْہَمَ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ عِیَاضٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیْ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ
سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور شیخ عبد الرحیم کے اور بہی طرق ہیں انکو اجازت دی
سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے اونکو سند حاصل تہی اپنے باپ دادون سے اونکو شیخ عبد العزیز سے
اونکو قاضی یوسف ناصحی سے اونکو حسن بن طاہر سے اونکو سید راجی حامد شاہ سے انکو شیخ
حسام الدین مانکپوری سے اونکو خواجہ نور قطب عالم سے اونکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے

جو اصل مین لاہوری ہین اور مسکن مین بنگالی اونکو اخی سراج عثمان اودہی سے اونکو سلطان المشایخ
نظام الدین اولیا سے اونکو شیخ فرید الدین گنجشکر سے اونکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے
اونکو خواجہ معین الدین سجزی یعنے سیستانی سے اونکو خواجہ عثمان ہارونی سے اونکو حاجی شریف
زندنی سے انکو خواجہ مودود چشتی سے انکو اپنے والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے انکو اپنے
ماموں خواجہ محمد چشتی سے انکو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے انکو خواجہ ابو اسحق شامی سے
انکو شمشاد علو دنیوری سے انکو ابو ہبیر بصری سے انکو حذیفہ بن مرعشی سے اونکو ابراہیم بن ادہم
سے انکو فضیل بن عیاض سے انکو عبد الواحد بن زید سے اونکو حسن بصری سے انکو امیر المومنین
علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے انکو سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** مولانا نے
فرمایا مانکپور پورب مین ایک قصبہ ہے الہ آباد کے قریب اور اودہ ایک شہر ہے پورب مین جسکو اب
فیض آباد کہتے ہین اور سجزی بکسر سین مہملہ وسکون جیم وزائے معجمہ منسوب ہے سجستان کی طرف جو
معرب ہے سیستان کا اور ہر چند اولیا جمع ہے ولی کے لیکن حضرت نظام الدین کا اسواسطے لقب ہوا
گویا کہ ایک ولی اولیاء کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور
اسکی مثالین بہت ہین جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور کعب کا لقب احبار اور زندنی ایک پرگنہ
ہے بخارا کے سات پرگنون مین سے اور ہارون قریہ ہے زندنی سے آدہ کوس پر اور چشت شہر ہے
درۂ کوہ مین واقع ہے دو منزل ہرات سے اور اب اسکو شاقلان کہتے ہین اور مرعش ایک شہر ہے شام کے
تواابع سے وَتَأَدَّبَ سَيِّدِي الْوَالِدُ اَيْضًا بِحَسْبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
وَذَالِكَ اَنَّهٗ رَاٰهُ فِيْ مُبَشِّرَةٍ فَبَايَعَهٗ وَعَلَّمَهُ النَّفْيَ وَالْاِثْبَاتَ وَاَيْضًا مِنْ زَكَرِيَّا النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ فَاِنَّهٗ عَلَّمَهٗ اِسْمَ الذَّاتِ اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہوئے بحسب
باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی بایں طریق کہ آنحضرت کو خواب مین دیکہا سو اون سے
بیعت کی اور آپنے اونکو نفی اور اثبات کے تعلیم فرمائے اور حضرت زکریا پیغمبر سے بہی علیہ الصلوۃ
والسلام ادب آموز ہوئے ذکر اسم ذات کی اونہون نے تعلیم فرمائے وَاَيْضًا مِنْ رُوْحِ الْاَئِمَّةِ الشَّيْخِ
اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ وَالْخَوَاجَهْ بَهَاءِ الدِّيْنِ مُحَمَّدٍ نَقْشَبَنْد وَالْخَوَاجَهْ مُعِيْنِ الدِّيْنِ
بْنِ الْحَسَنِ الْجِشْتِيِّ وَاَنَّهٗ رَاٰهُمْ وَاَخَذَ مِنْهُمُ الْاِجَازَةَ بِعَمَلِ نِسْبَةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى حِدَتِهَا

ثُمَّ أَفَاضَ مِنْهُمْ عَلَى قَلْبِهِ وَكَانَ يَحْكِي لَنَا حِكَايَتَهُمَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ
اور بھی والد مرشد نے فیض پایا ائمہ طریقت کی ارواح سے یعنے شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ
بہاؤالدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن کی روح سے اور انکو خواب مین دیکھا اور انسے
اجازت اور ہر بزرگ کی نسبت انسے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا اون حضرات کی طرف
سے انکی دل پر اور حضرت والد سے اوسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالی انسے
اور اون حضرات سے راضی ہو وَأَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاهِرَةُ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ
وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْكَلَامِ وَالْأُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِي الْوَالِدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَهُوَ قَرَأَ صِغَارَ الْكُتُبِ عَلَى أَخِيْهِ أَبِي الرِّضَى مُحَمَّدٍ وَالْكِبَارَ مِنْهَا عَلَى مِيْرْزَاهِدِ الْهَرَوِيِّ صَاحِبِ
الْحَوَاشِي الْمَشْهُوْرَةِ عَنْ مِيرْزَا فَاضِلٍ عَنْ مُلَّا يُوْسُفَ الْكَوْسَجِ عَنْ مِيرْزَاجَانَ وَغَيْرِهِ عَنِ
الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَانِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَسْعَدَ وَغَيْرِهِ عَنْ تَلَامِذَةِ الْعَلَّامَةِ التَّفْتَازَانِيِّ وَالْعَلَّامَةِ
الشَّرِيْفِ الْجُرْجَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ اور علوم ظاہر منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقاید
اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کے سوا انکو ہمنے پڑہا اپنے مرشد والد سے رضی اللّٰہ
عنہ اور والد نے چہوٹی کتابین اپنے بہائی ابو الرضا محمد سے پڑہین اور بڑی کتابین میرزاہد ہروی سے
پڑہین جو مصنف ہین حواشی مشہورہ درسیہ کے اور میرزاہد نے مرزا فاضل سے انہون نے ملا یوسف
کوسج سے انہون نے مرزاجان وغیرہ سے اونہون نے محقق ملا جلال دوانی سے انہون نے اپنے
باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللّٰہ عنہم **ف**
علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہے لہذا مصنف نے
اوسکو نہ ذکر فرمایا وَأَجَازَنِي مِشْكٰوةَ الْمَصَابِيْحِ وَالصَّحِيْحَ الْبُخَارِيَّ وَغَيْرَهُ مِنَ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ الثِّقَةُ
الثَّبْتُ حَاجِي مُحَمَّدٌ أَفْضَلُ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْأَحَدِ عَنْ أَبِيْهِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهِ شَيْخِ الطَّرِيْقَةِ
الشَّيْخِ أَحْمَدَ السَّهْرَنْدِيِّ بِسَنَدِهِ الطَّوِيْلِ الْمَذْكُوْرِ فِي مَقَامَاتِهِ وَهٰذَا آخِرُ مَا أَرَدْنَا إِيْرَادَهُ فِي هٰذِهِ
الرِّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا اور مجکو اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری
وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے اونہون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے
انہون نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سہرندی سے اونکی سند طویل مذکور ہے انکے مقامات اور

تصانیف مین اور یہہ تمامی ہے اوس مضمون کی جسکے لانے کا ہمنے اس رسالہ مین ارادہ کیا تہا اور شکر ہے
اللہ تعالی کا ابتدا مین بہی اور انتہا مین بہی اور ظاہر مین بہی اور باطن مین بہی مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ
اسکے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجمیل کا جو بیسوین ربیع الآخر ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹھہ ہجری مین پورا ہوگیا
حق تعالی میرے بہول چوک اور کج فہمی کو بہ برکت ارواح طیبہ اولیا ء کرام رضی اللہ عنہم کے معاف
کرے اور اون حضرات کے نور باطنی سے میرے ظلمت کدہ دلکو نورانی فرما دے آمین اور اہل
اسلام کو اس ترجمہ سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکھے

آمین ثم آمین

خاتمة الطبع

لاکھہ لاکھہ شکر اوس واہب بے منت کا کہ جسنے ہمکو عقل واسطے معرفت کے مرحمت فرمائی اور قرآن شریف
بہیجکر سیدہی راہ حقیقت کی بتائی اسپر بہی بغرض شفقت پیغمبر کو مبعوث کیا تا انکی اقتدا مین قدم نہ ڈگمگے
سالک کا ہزار ہزار درود اون ہادی برحق کی شان مین وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيْرًا
آیا اور دَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا اونکے حق مین حق نے حق فرمایا اونہین کی
بدولت ہمنے خدا کی معبودیت اور اونکے بیان فصیح سے وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ کو پہنچانا راضی ہو خدا
اونکے آل اور اصحاب سے کہ جنہون نے اشاعت دین مین جان و مال کو کچہہ مال نہ سمجہا نا خدا کی راہ کی
جان نثار جیسے شمع پر پروانہ آسمان ترویج اسلام کے ستارے ہین اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ گواہ صادق ہے
ہادیان دین متین ہین بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ اسپر ناطق ہے اب سالکان مسالک معرفت پر
واضح ہو اور رہروان طریق حقیقت پر لائح کہ مختصر پیران طریقت کے اشغال مین رسالہ پیری مریدی
کے احوال مین افراط تفریط سے دور منافع فوائد سے معمور موافق شریعت غرائے نبوی کے اور مطابق
سنت مصطفوی کے علم سلوک مین کتاب عدیم المثل شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل مین اٰيَةٌ مِّنْ اٰيَاتِ اللهِ
مولانا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ کا ترجمہ مولانا خرم علی بلہوری ابقاہ اللہ کا فائدے
اور حواشی مولانا حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز کے ترجمہ کئے ہوئے مترجم تحریر
با تمیز کے بر حسن اہتمام سعی و بلیغ کے جناب قاضی فتح محمد صاحب بن قاضی نور محمد مرحوم و جناب شیخ نور الدین
بن جیوا خان صاحب کے مطبع حیدری واقع بمبی مین بتاریخ ۲۷ ماہ محرم الحرام ۱۳۰۱ کے چہاپی ہر چند

اغلاط اعراب و الفاظ کہ جو نسخہ مطبوع سابق مین بمقتضائے بشریت کے باقی رہے تھے کئی نسخے مطبوعہ بہم پہونچا
تا بمقدور درست ہوئی لیکن جو انسان کی ترکیب خطاو نسیان سے ہے اگر پھر بھی کوئی غلطی باقی ہو کیا عجب
ہے امید ناظرین سے یہہ کہ جب اس مجموعہ پر فواید سے فائدہ اوٹھاوین جناب مصنف و مغفور و مترجم
و مہتممین اور اسکے کاتب کو دعائے خیر سے یاد فرماوین کہ اجر احسان کا بڑا آیا ہے اسواسطے
حق تعالی نے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین فرمایا ہے

تمت تمام

قطعہ

ہے مقام شکریہ رب جلیل
مطلع خورشید پر ہے یہہ دلیل

نسخہ امراض عصیان لا دوا
پھر ہوا طیار پھر ہر علیل

ہو جدا اوسکا ہے نسخہ روحی طبیب
حاذق و حاذق بڑا دانا عقیل

ہین مرکب اور مفرد نسخہ جات
منکر انکا ہوگا کوئی مرد ذلیل

عالم علویین بھی مشہور ہے
تجربہ انکا ہوا ہے بے عدیل

جو کرے معمول اسکو صبح و شام
صحت قلبی ہو حاصل اے خلیل

فارغ کمتر کا ہے یہہ ہی عمل
راست کہتا ہون تجھی مین ای نبیل

بقلم خاکسار محمد کریم اللہ دہلوی